نَامِيَةً لَا انْقِطَاعَ لِاَبَدِهَا وَلَا انْتِهَاءَ لِاَمَدِهَا اما بعد خادم فضل رحمن اعنی عبد الوارث خان غفرلہ ولوالدیہ کو ایک مدت سے شوق تھا کہ تذکرۂ خواجگان نقشبندیہ خصوصًا سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ جسمین اُسکو شرف بیعت حاصل ہی لکھے کیونکہ اسوقت تک کوئی تذکرہ ایسا نہ تھا کہ جسمین مسلسل حالات مع کشف و کرامات بزرگان سلسلہ مندرج ہون۔ پس کتب معتبرہ جیسے رشحات و مدارج النبوۃ واخبار الاخیار و تذکرۃ الاولیا و زبدۃ المقامات و خزینۃ الاصفیا وغیرہ سے اخذ کر کے تذکرہ لکھا اور اسکا تاریخی نام اخبار الاتقیا رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مولانا و مرشدنا حضرت مولوی محمد علی صاحب قبلہ تک مسلسل حالات ہین یہ تذکرہ گویا شجرۂ طیبہ ہی۔ عجب نہین جو بطفیل حمد و نعت و مدح بزرگان دین مؤلف تذکرہ کے گناہ بفضل جناب باری بخشے جائین اور مقاصد دارین برآئین کیونکہ

رشتہ واپس ندہد ہر کہ گہر می گیرد	می پذیرند بدان را بطفیل نیکان

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالثَّنَاءُ۔

ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ للمؤلف

مگر آرزو ہاست از گفتگو	ندارم زبان تا کنم وصف او

ہمارے نبی کریم ایجاد عالم مین سب سے پہلے ہین اور نبوت مین بھی مقدم ہین

بفحوائے کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ اور اول جواب دہندہ بروز میثاق اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی۔ وَاَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْہُ وَاَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَہٗ بِالسُّجُوْدِ وَاَوَّلُ مَنْ یُّفْتَحُ لَہٗ بَابُ الشَّفَاعَۃِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلِ الْجَنَّۃَ باوجود سبقت و اولیت بعث و رسالت میں سب سے آخر ہیں

پیش از ہمہ شاہانِ غیور آمدہ	ہرچند کہ آخر بظہور آمدہ
ای ختم رسل قرب تو معلوم شد	دیر آمدہ زراہ دور آمدہ

آپ کی کتاب آپ کا دین آخر کتب و آخر ادیان ہی چنانچہ ارشاد ہی کہ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ اور فی الحقیقت یہ آخریت فضیلت میں اولیت و سابقیت ہی آپ کی کتاب اور آپ کا دین ناسخ جمیع کتب و جمیع ادیان ہوا اور سب کو مکمل کیا۔ آیت کریمہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ آپ کے انتہائے مراتب پر دال ہی و آیت قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنٌ سے بھی آپ کی قدر و منزلت نمایان بے قیل وقال ہی۔ اور آپ کو پروردگار عالم نے نور تام و سراج منیر کے نام سے موسوم فرمایا ہی قولہ تعالے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۵ یہ وہ سراج ہی کہ

و بلک چراغست درین خانہ کہ از پرتو آن	ہرکجا می نگری انجمنے ساختہ اند

کسکا منھ ہی کہ اوس ممدوح کی مدح کرے جس کا مداح پروردگار عالم ہو ولنعم ما قیل شعر

لَا یُمْکِنُ الثَّنَآءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خصوصیات سرور کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات - پروردگار نے بغرض اظہار وقار سید الابرار وہ چیزین اپنے حبیب کو عطا فرمائین کہ جو کسی فرد بشر کو اسمین کا ادنی حصہ بھی نہین ملا اور وہ خصوصیات یہ ہین کہ نظر آپ کی پس و پیش برابر تھی جیسا کہ آگے سے ملاحظہ فرماتے اسی طرح پس پشت سے بھی ملاحظہ فرماتے اور رات کو اندھیرے مین ایسا دیکھتے تھے جیسا کہ دن کو روشنی مین اور آپ کے آب دہن سے آب شور میٹھا ہوتا تھا اور جس لڑکے کے منھ مین ایک قطرۂ لعاب دہن ڈالدیتے تو اُسکو تمام دن بھوک پیاس نہ معلوم ہوتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغل مبارک سفید رنگ تھی اور بال نہ تھے اور آپ کی آواز اُس جگہ پہونچتی تھی جہان دوسرے کی آواز مطلقاً نہین پہونچ سکتی تھی اور اتنی دور کی آواز آپ سنتے تھے کہ دوسرے اسقدر مسافت سے نہین سُن سکتے اور گو آپ کے چشم مبارک خواب آلودہ ہوتے مگر دل بیدار رہتا تھا اور تمام عمر آپ نے جمائی نہین لی اور نہ احتلام ہوا اور آپ کے جسم کا پسینہ معطر و معنبر تھا یہانتک کہ لوگ گلی کوچے مین اُس خوشبو پر آپ کو ڈھونڈھتے ہوئے جاتے تھے کہ حضرت اس راہ سے تشریف لے گئے ہین اور کسی نے آپ کا فضلہ نہین دیکھا زمین نگل جاتی تھی اور اُس جگہ خوشبو پھیلتی تھی اور آپ بوقت تولد مختون و ناف بریدہ و پاک صاف پیدا ہوئے جسم مبارک پر بالکل اثر نجاست نہ تھا اور بعد تولد سجدہ کنان زمین پر گرے اور انگشت مبارک

آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے تھے بوقت تولد اُس یکتائے عالم کے اک نور درخشندہ ایسا نظر آیا کہ جسکی روشنی مین آپ کی والدہ نے ملک شام کے شہر دیکھے اور آپ کا گہوارہ ملائکہ ہلاتے تھے اور گہوارے مین آپ ماہتاب سے باتین کرتے تھے اور آپ جب اشارہ فرماتے تو ماہتاب آپ کے اشارے پر جُھک جاتا تھا اور گہوارے مین بارہا آپ نے باتین کین ہین اور ہمیشہ دھوپ مین آپ پر ابر سایہ کرتا تھا اور جس درخت کے نیچے آپ تشریف رکھتے اُس درخت کا سایہ آپ کے قریب ہوجاتا اور آپ کا سایہ زمین پر نہین پڑا اور آپ کے جسم پر کھی نہین بیٹھی اور آپ کے کپڑون مین جون نہین پڑی۔ اور جس جانور پر آپ سوار ہوتے وہ جانور تا مدت سواری مبارک بول و براز نکرتا اور عالم ارواح مین سب سے پہلے آپ کی پیدائش ہے اور اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب مین سب سے پہلے آپ ہی نے بلیٰ فرمایا ہے سیر معراج و سواری براق و آسمان پر جانا اور قاب قوسین کی حد تک پہونچنا اور دیدار آلہی سے مشرف ہونا مخصوص آپ ہی کے لیے ہے۔ اور جنگ و جہاد مین آپ کے ہمراہ فرشتون کا ہونا اور کارجنگ و قتال کرنا بھی سرور عالم کی خصوصیات مین سے ہے اور شق القمر و دیگر معجزات عجائب و غرائب بھی آپ ہی کے لیے مخصوص ہین قیامت مین جو کچھ آپ کو ملے گا کسی کو نہ ملے گا سب سے پہلے آپ ہی روضۂ اقدس سے اُٹھین گے اور براق پر سوار ہون گے ستر ہزار ملائک گرداگرد آپ کے جلوس مین ہون گے

اور جانب راست عرش آپ کو جاے دیجائیگی اور مقام محمود سے آپ مشرف ہون گے اور آپکے دست مبارک مین لواے حمد دیا جائیگا حضرت آدم علیہ السلام اور انکی تمام ذریات اسی کے سائے مین رہین گے اور تمام انبیاء و مرسلین اپنی اپنی امت کے ساتھ آپ کے پیچھے پیچھے ہون گے اور دیدار جمال الٰہی کی ابتدا آپ ہی سے ہوگی اور اس روز آپ شفاعت عظمیٰ کے ساتھ مخصوص ہون گے سب سے پہلے جس کا گذر پل صراط سے ہوگا وہ آپ ہی ہون گے اور تمام خلائق کو حکم ہوگا کہ اپنی اپنی آنکھین بند کرلین تاکہ حضرت فاطمۃ الزہرا دختر نبی الورا علیہ الصلوٰۃ والثنا پل صراط سے گذر جائین اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ آپ ہی کھولین گے اور قیامت مین آپ کو مرتبۂ وسیلہ دیا جائیگا اور یہ وہ عالی مرتبہ ہی کہ کسی مخلوق کو وہ رتبہ حاصل نہین ہوگا اور اسکی حقیقت سے واقفیت ہم کوتاہ بینون کی نظر سے متجاوز ہی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمنزلۂ پادشاہ و وزیر کے ہون گے

شفیع الوری خواجۂ بعث و نشر	امام الہدی صدر دیوان حشر
نماند بعصیان کسے در گرو	کہ دارد چنین سید پیش رو

علیہ وعلی آلہ من الصلوات افضلہا و من التحیات اکملہا۔ امت نبویہ کے فضائل و خصائص سے شان و عظمت نبی الورا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہر و باہر ہی کیونکہ جسکی امت کے ایسے فضائل ہین تو اس امت کے سردار کی شان و عظمت کیا کچھ ہوگی

کسی امت کی ایسی تو نہین توقیر و عزت ہی	نبی ہوگا وہ کس رتبے کا جسکی ایسی امت ہی

یات و آثار مین فضائل اُمت نبویہ بیحد و بیشمار ہین اور سب سے بڑھکر یہ فضیلت
ہی کہ محمدؐ کی امت ہی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ بقدر حسنہ و جمالہ و قدرہ جیسا کہ آپ
خاتم النبیین و جامع فضائل و کمالات انبیا ہین ویسا ہی یہ امت بھی خاتم الامم
ہی اور مخصوص ہی ساتھ کمال دین و اتمام نعمت کے قولہ تعالی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ اور بوجہ غایت محبت حبیب رب العالمین یہ امت مرحومہ
ابتدا مین بلا واسطہ اس خطاب سے مشرف ہوئی ہی کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ ہستید شما بہترین اُمت کہ خارج کردہ شدید برای شہادت۔ یون تو فضائل
امت مرحومہ کے بہت کچھ ہین مگر از انجملہ جو کتب سابقہ مین فضائل مذکور ہین انھین پر اکتفا
کرتا ہون۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے کہ موسی علیہ السلام نے پروردگار عالم کی جناب مین عرض کیا کہ کوئی امت
میری امت سے زیادہ تیرے نزدیک معزز و عزیز نہوگی کہ تو نے اُن پر ابر کا سایہ
کیا اور اُن کے لیے مَن و سلوی بھیجا پس فرمایا خالق الورا نے کہ اے موسی کیا
تو نہین جانتا کہ فضل امت محمدیہ تمام امم پر ہی جیسا کہ میرا فضل تمام مخلوق پر پس
عرض کیا موسی علیہ السلام نے کہ الٰہی تو مجھے اُس امت کو دکھلا حکم ہوا کہ تو نہین
دیکھ سکتا لیکن تجھکو ہم اُن کی آواز اور باتین سناتے ہین پھر آواز دی پروردگار
عالم نے اور جواب دیا اُنھون نے باتفاق بیک آواز لبیک اللھم لبیک
حالانکہ وہ اُسوقت اپنے مان باپ کے صلب و رحم مین تھے پھر فرمایا

ارحم الراحمین نے کہ صَلٰوتِی علیکم و رحمتی سبقت غضبی وعفوی سبق عذابی
اور فرمایا کہ تمھاری دعا مقبول ہی قبل اسکے کہ تم دعا کرو اور جو کوئی مجھ سے ملے اس
حال سے کہ وہ گواہی دیتا ہو ساتھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے تو مین اُسکے
تمام گناہ بخشون گا پھر کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ الٰہی کیا پیاری آواز ہی اس
امت محمدیہ کی مجھکو پھر ایک بار آواز سنوا۔ ابو نعیم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
راوی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق تعالیٰ نے وحی بھیجی
موسیٰ علیہ السلام پر کہ جو شخص مجھکو پائے دران حالیکہ وہ منکر احمد ہو تو مین اُسکو دوزخ
مین ڈالون گا۔ عرض کیا موسیٰ علیہ السلام نے کہ احمد کون ہی فرمایا جل شانہ نے
کہ احمد وہ شخص ہی کہ اُس سے بہتر مین نے کوئی مخلوق پیدا نہین کی ہی اُنکا نام
اپنے نام کے ساتھ عرش پر قبل پیدائش آسمان و زمین لکھا ہی اور تمام خلق پر
جنت حرام ہی جب تک کہ وہ اور اُسکی اُمت اُسمین نہ داخل ہون پھر موسیٰ
علیہ السلام نے کہا کہ الٰہی اُن کی امت کے صفات بیان فرما۔ پس حق تعالیٰ
نے صفات امت مرحومہ بیان فرمائے پھر عرض کیا موسیٰ علیہ السلام نے کہ
الٰہی مجھے اُس امت کا نبی گردان حکم ہوا کہ اُنکا ہم جنس ایک نبی پیدا ہوگا
پھر عرض کیا کہ الٰہی مجھے اُس نبی کی امت مین گردان وہب بن منبہ راوی
ہین کہ وحی بھیجی گئی اشعیا علیہ السلام پر کہ مین ایک ایسا نبی اُمّی بھیجون گا

لہ میری رحمت تمپر ہو اور میری شان رحمت شان غضب پر غالب ہی اور میرا عفو میرے عذاب سے بڑھا ہوا ہی۔ ۱۲

اور تمام صفات بیان کیے کہ وہ نبی باین صفات وباین کمالات ہوگا اور اُسکی امت
بہترین اُمت ہی اور وہ امت پابند اوامر ونواہی ہی اور مجھپر ایمان لائی ہی اور مجھکو
ایک جانتی ہی اور جو احکام کہ اُنکے پیغمبر نے بیان کیے ہین اُنکی وہ تصدیق کرتی
ہی اور وہ محافظ اوقات نماز ہین اور مین اُنکو الہام کرتا ہون تسبیح وتکبیر وتحمید
وتوحید کا ہر موقع ومحل وسفر وحضر مین اُٹھتے بیٹھتے اور مسجدون مین اُنکی صفت
ایسی ہی جیسے کہ صفوف ملائکہ گرد عرش وہ میرے دوست ہین اور مجھکو مدد
دینے والے ہین اُنکے لیے اپنے دشمنون کے ساتھ بدلہ نہین کرتا میرے واسطے
وہ نماز پڑھتے ہین کھڑے اور بیٹھے اور رکوع کرتے ہین اور سجدہ کرتے ہین
اور اپنے ملک سے باہر نکلتے ہین اور اپنا مال راہ خدا مین صرف کرتے ہین اور
میری رضا کے لیے قتال کرتے ہین اُنکی کتاب خاتم کتب ہی اُنکی شریعت
خاتم شریعت اُنکا دین خاتم ادیان ہی۔ اور جو کوئی اُنکا زمانہ پائے اور اُن پر ایمان
نہ لائے اور اُنکے دین وشریعت کو قبول نہ کرے وہ میرا نہین اور مین اُس سے
بیزار ہون اور وہ لوگ جب غضب مین آتے ہین تو تہلیل کرتے ہین اور میری تسبیح
کہتے ہین اور اُنکی انجیل اُن کے سینے مین ہی راتون کو وہ رہبان ہین اور دن کو وہ
شیر ہین وہ بڑا خوش نصیب ہی جو اُنکے طریقے پر ہی اور فرماتا ہی پروردگار ذٰلِكَ فَضْلُ
اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ[1] رواہ ابو نعیم مدارج النبوۃ حضرتکے وفات کی

[1] یعنی یہ اللہ کا فضل ہی جسکو چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہی ۱۲

تاریخ بارھوین ربیع الاول اور بقول اصح دوم ربیع الاول ہی اور مدفن شریف مشہو رہی یعنی مدینہ منورہ

ذکر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ

خلیفہ اولین رفیق سید المرسلین افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ

تعریف صدیق رضؓ

صدیق اُسکو کہتے ہین کہ جسکی قوت نظریہ مثل قوت نظریہ انبیای کامل ہو اور ابتدائے عمر سے دروغ گوئی اور دورویہ بات نہ کی ہو اور جملہ مقدمات دینی مین اُس سے اخلاص تمام صادر ہو جسمین حظ نفس کا بالکل لگاؤ نہو اور یہ بھی صدیق کی علامت ہی کہ اپنے ارادے مین متردد نہو اور بحالت نماز دائین بائین التفات نہ کرے اگرچہ اُسپر حادثہ عظیم پیش آئے اور اُسکا ظاہر و باطن ایک ہو اور کسی پر لعنت نہ کرے اور علم تعبیر رویا کما حقہ جانتا ہو فتح العزیز حضرت صدیق ان تمام صفات سے موصوف تھے اور ہمیشہ قول و فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر و غائب تصدیق فرماتے تھے اس لیے صدیق کے لقب سے ملقب ہوئے۔

خواجہ علاء الدین عطار علیہ الرحمۃ رسالہ قدسیہ مین فرماتے ہین۔ کہ اہل تحقیق بر انند کہ امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ بعد از حضرت رسالت از خلفای رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ بر امیر المومنین مقدم بودہ اند ہم بہ نسبت باطن تربیت یافتہ اند و شیخ الطریقہ

شیخ ابو طالب مکی قدس اللہ روحہ در کتاب قوت القلوب فرمودہ است کہ قطب الزمان در ہر عصر الی یوم القیامۃ در مرتبہ و مقام نائب و مناب حضرت صدیق ست رضی اللہ تعالی عنہ و آن سہ دیگر از او تاد کہ فروتر از قطب اند در ہر زمان نائب مناب آن سہ خلیفہ دیگر اند رضی اللہ عنہم اجمعین۔ تم عبارتہ۔ الغرض آپ کے فضائل بیشمار ہین از انجملہ یکی از صد ہزار بیان کیے جاتے ہین حضرت رسالت علیہ الصلوۃ والتحیۃ نے ارشاد فرمایا ہی کہ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلاً وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا اَحَدًا خَلِیْلاً لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلاً اور تمام مفسرین کا اسبات پر اتفاق ہی کہ سورۂ واللیل حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی شان مین نازل ہوئی اُس سورہ مین لفظ اتقی سے مراد حضرت صدیق ہین اور اشقی سے مراد امیہ بن خلف ہی کہ جسنے حضرت بلال رض کو تکلیف کے ساتھ مقید رکھا تھا اور صدیق اکبر رض نے اُس ظالم کے قبضے سے چھڑایا تھا۔ اور دوسری آیت اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ بھی حضرت ممدوح کی شان مین ہی جس سے اُنکی افضیلت ظاہر ہی اور اس سے کمال مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ظاہر ہی کہ حق تعالی جل شانہ نے بمقام دلجوئی نبی کریم سورۂ والضحی مین وعدہ فرمایا ہی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی اسی طرح سورۂ واللیل مین حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین وعدہ فرمایا ہی کہ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی یعنی بیقین راضی ہوگا ابو بکر خدا ے تعالے سے یا خدا ے تعالی اُس سے بہر حال مدعا حاصل ہی۔ ونعم ما قیل ؎

بخت اگر مدد کند دامنش آورم بکف	گر بکشم زہی طرب ور بکشد زہی شرف

حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کسی کا مجھپر احسان نہین سوائے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے۔ اُسکے وہ احسانات مجھپر ہین جسکا بدل مجھ سے نہوا قیامت مین حق تعالی اُسکے مکافات کا متکفل ہی۔ اور سرور کائنات نے آخر حیات مین وفات سے چند روز پہلے خطبہ پڑھا جسمین مناقب ومدائح صدیق اکبر رض کے تھے از انجملہ یہ تھا کہ مجھپر کسی کا احسان نہین جتنا کہ صدیق رض کا احسان ہی اسنے اپنی لڑکی میرے نکاح مین دی اور مجھ سے مہر نہ لیا اور بلال رض کو خرید کر آزاد کیا اور مجھکو دار الہجرۃ سے مع اسباب سفر وزاد راحلہ اُٹھا کر لایا اور ہر وقت میرے ساتھ جان ومال سے رفاقت دی اب تمام دروازے مسجد کے بند کرو سوائے دروازہ ابو بکر رض کے اور خود پروردگار عالم اخلاص دلی حضرت صدیق رض پر گواہی دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ یہ کوئی کام نہین کرتا اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ[1] ایسی رضامندی کا مرتبہ سب سے بلند ہی کہ اسمین طمع ثواب ودفع عذاب مقصود نہین حدیث مین آیا ہی کہ جب حضرت صدیق رض نے غلام وکنیز مسلمین بصرف زر کثیر خرید کر آزاد کیے تو آپ کے والد ابو قحافہ رض نے ملامت کی اور کہا کہ اگر تمکو آزاد ہی کرنا تھا تو ایسے غلام خریدتے اور آزاد کرتے جو قابل کسب ولائق امداد ہوتے بخلاف اُسکے تمنے ایسے غلام وکنیز خریدے کہ آزادی کے بعد بھی

[1] مگر اپنے برترین پروردگار کی رضاجوئی کے لیے ۱۲

اُنکا نان و پارچہ تمھارے ہی ذمے ہی آپ نے فرمایا کہ یہ کام مین نے بغرض
رضامندی پروردگار کیا ہی نہ کسی اورغرض سے۔ الغرض حضرت صدیق رضؓ نے
ازدیاد شوکت اسلام و مہم ہجرت و خرید زمین مسجد و حمایت مسلمانان مین تمام مال
فدائے رسول ذو الجلال کردیا اور یہانتک نوبت پہونچی کہ بوجہ تنگ دستی کے
لباس پوشیدنی تک نرہا ایک روز کمل بجاے کرتہ گلے مین ڈال اور تنکون
سے اُسکو باہم مربوط کرکے مجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوئے
اتنے مین جبرئیل علیہ السلام آئے اور پوچھا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم باوجود مال
و متاع آج ابوبکرؓ کو کیا ہوا جو بلباس فقر بیٹھا ہوا ہی فرمایا کہ میرے کام مین اور خدا کی
راہ مین اپنا مال تمام صرف کرکے مفلس ہوگیا ہی۔ یہ سنکر جبرئیل علیہ السلام نے
کہا کہ حق تعالی ابوبکرؓ کو سلام کہتا ہی اور پوچھتا ہی کہ اس فقر مین تو مجھسے راضی ہی
یا کچھ کدورت رکھتا ہی یہ سنتے ہی صدیق اکبرؓ پر ایک حالت طاری ہوئی اور مانند
ارباب وجد جھومتے تھے اور کہتے تھے کہ مین اپنے پروردگار سے کیون کدورت
رکھون اَنَا رَاضٍ عَنْ رَبِّي اَنَا رَاضٍ عَنْ رَبِّي فتح العزیز۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ
فرماتی ہین کہ ایک شب مہتاب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹے ہوئے
تھے اور حضرت کا سر مبارک میری گود مین تھا مین نے پوچھا کہ یارسول اللہ ایسا
بھی کوئی شخص ہی جسکے حسنات مثل شمار ستارگان آسمان ہون فرمایا کہ ہان
عمرؓ کے حسنات مقدار شمار ستارگان ہین مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صدیقؓ

کے حسنات کہان گئے فرمایا کہ عمرؓ کے تمام حسنات ابوبکرؓ کے ایک حسنہ کے برابر ہین
مدارج النبوۃ جابر بن عبداللہ صفحہ ۸۰ سے مروی ہی کہ ہم ایک روز قریب دروازہ
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بڑی جماعت کے ساتھ مہاجرین و انصار حاضر تھے
اور آپسمین لوگون کی بزرگی و فضائل بیان کر رہے تھے باتون باتون مین ہماری
آواز بلند ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ کس شغل
مین ہو عرض کیا کہ بعض لوگون کے فضائل و بزرگی بیان کر رہے ہین فرمایا کہ اگر تم
ایسا کرتے ہو تو خبردار کسی کی ابوبکر صدیقؓ پر تقدیم نکرنا کیونکہ وہ تم سب مین
افضل ہی دنیا و آخرت مین ابودرداؓ راوی ہین کہ ایک روز مین راستے مین صدیق اکبرؓ
کے آگے جا رہا تھا ناگاہ رسول کریم علیہ و علی آلہ الصلوۃ و التسلیم سے اثنائے راہ
مین ملاقات ہوئی فرمایا کہ تو کس کے آگے جا رہا ہی کہ جو تجھ سے دنیا و آخرت
مین بہتر ہی اور فرمایا کہ واللہ کوئی شخص ایسا نہین جو بہتر ابوبکرؓ سے ہو بعد انبیاء و
مرسلین کے۔ اور یہی حدیث ابن سمان نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
سے باین سلسلہ روایت کی ہی کہ وہ اپنے والد امام باقر اور وہ سیدنا زین العابدین
اور وہ سید الشہدا حضرت سیدنا امام حسین شہید دشت کربلا اور وہ امیر المومنین
سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے رضی اللہ تعالی عنہم روایت کرتے ہین کہ مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ آفتاب نے طلوع و غروب نہین کیا اوپر
جو ابوبکرؓ سے بہتر ہو بعد انبیاء و مرسلین کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین

کہ مین ایک روز رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی مین حاضر تھا۔
فرمایا کہ اب ایک ایسا شخص آرہا ہی کہ حق تعالی نے میرے بعد اُس سے بہتر
کسی کو پیدا نہین کیا اور اُسکی شفاعت قیامت مین مثل پیغمبران ہوگی حضرت
جابر فرماتے ہین کہ تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ حضرت صدیقؓ تشریف لائے اور آنحضرت
علیہ الصلوۃ والتحیۃ اُٹھے اور پیشانی پر بوسہ دیکر اپنی بغل مین ایک ساعت و بائے
رہے اس حدیث سے فضائل حضرت صدیقؓ اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جسطرح
رضامندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اُمت مین محصور ہی اسی طرح
رضامندی صدیقؓ بھی امت کی شفاعت مین ہی کیونکہ رضا مے صدیقؓ رضا ے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین فانی ہی ابو مسعود انصاریؓ فرماتے ہین کہ صدیق اکبرؓ
سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ قبل بعثت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم
مین نے خواب مین دیکھا کہ آسمان سے نور عظیم کعبہ پر نازل ہوا یہان تک منتشر
ہوا کہ کوئی جگہ کعبہ شریف کی اسکے پرتو سے خالی نرہی اور پھر وہ نور میرے
مکان مین آیا جب صبح ہوئی تو مین نے وہ خواب ایک یہودی سے بیان کیا اُسنے
کہا کہ یہ خیال ہی اسکا کچھ اعتبار نہین اتفاقاً مجھے سفر درپیش ہوا وہان بحیرا نامی
ایک راہب تھا اُس سے ملاقات ہوئی مین نے وہی خواب پھر اُس کے
آگے بیان کیا اُسنے کہا کہ تو کون ہی مینے جواب دیا کہ اہل قریش سے ہون راہب نے
کہا کہ تم مین سے ایک شخص پیغمبر ہوگا اور تو اُسکا وزیر ہوگا اور بعد وفات

پیغمبر موصوف تو اُسکا خلیفہ ہوگا جسوقت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور مجھکو دعوت اسلام دی تومین نے کہا کہ اس دعوے کی دلیل چاہیے فرمایا کہ میری رسالت کی دلیل تیرا وہ خواب ہی جسکی تعبیر بحیرا راہب نے تجھے دی تھی حضرت صدیقؓ فرماتے ہین کہ مین نے کہا کہ یہ آپ نے کس سے سنا فرمایا جبرئیل امین سے پس مین نے کہا کہ لا الہ الا اللہ انت رسول اللہ خزینۃ الاصفیا صاحب شواہد النبوۃ لکھتے ہین کہ فرمایا حضرت صدیقؓ نے کہ مین ایک روز ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھا تھا یکایک اُس درخت کی شاخ میری طرف جھکی یہان تک کہ وہ میرے سر پہ آگئی اور اُسمین سے آواز آئی کہ فلان وقت ایک پیغمبر آخر الزمان پیدا ہوگا تجھکو چاہیے کہ تو اُسکی تصدیق کرے اور سب سے پہلے تاکہ تو صدیق ہوجائے یہ سنکر مین نے کہا کہ مین اور صراحت چاہتا ہون کہ وہ کون پیغمبر ہی اور کیا نام ہی آواز آئی کہ محمد ابن عبداللہ قریشی مکی ہاشمی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نے کہا کہ وہ تو میرا حبیب وانیس ہی پھر اُس درخت سے مین نے عہد لیا کہ جسوقت وہ مبعوث ہون مجھے خبر دے پس جسوقت رسول پاک مبعوث ہوئے تو مین اُس درخت کے پاس گیا آواز آئی کہ ہوشیار باش ای پسر ابوقحافہ کہ وحی بر محمدؐ نازل شد پس سبقت کن کہ از سابقان باشی و تصدیق کن کہ از صدیقان باشی۔ اُسوقت در دولت رسالت پر حاضر ہوا اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ خزینۃ الاصفیا

ملفوظات از منبہات ابن حجر عسقلانی

جو شخص قبر مین بلا توشہ یعنی بلا عمل داخل ہوا گویا وہ سوار ہوا دریا مین بغیر کشتی کے ولہ جسکی زبان فاسد ہوتی ہی اُسپر انسان روتے ہین اور جسکا قلب فاسد ہوتا ہی اُسپر فرشتے روتے ہین ولہ تین چیزین تین چیزون سے حاصل نہین ہوتی دولت خواہش سے جوانی خضاب سے صحت دوائیون سے ولہ پانچ تاریکیان ہین اُسکے چراغ بھی پانچ ہین الفت دنیا تاریکی ہی اور تقوی اُسکا چراغ ہی گناہ تاریکی ہی توبہ اُسکا چراغ ہی قبر تاریک ہی اُسکا چراغ کلمۂ طیبہ ہی آخرت تاریک ہی اُسکا چراغ عمل صالح ہی پل صراط تاریک ہی اُسکا چراغ یقین ہی ولہ بخیل سات چیزون مین سے کسی ایک چیز سے بچ نہین سکتا وہ مرجاتا ہی اُسکا مال مسرف کے ہاتھ آتا ہی اور وہ بُرے کامون مین صرف کرتا ہی یا اُسپر حق تعالی بادشاہ ظالم مسلط کرتا ہی جو اُسکو ذلیل کرکے مال چھین لیتا ہی یا اُسکو ایسی شہوت نفسانی پیدا ہوتی ہی کہ اُسمین مال صرف کرتا ہی یا اُسمین ویران زمین آباد کرنے کی عقل پیدا ہوتی ہی یا تعمیر کا شوق ہوتا ہی اُسمین وہ مال خرچ کرتا ہی یا اُسپر کوئی مصیبت دنیوی ایسی آتی ہی جسمین اُسکا مال برباد ہوتا ہی جیسے چوری یا مال کا جلنا یا ڈوب جانا یا ہمیشہ کا کوئی مرض پیدا ہونا یا کسی جگہ دفن کرکے بھول جاتا ہی اور وہ مال

صفت ہاتھ سے جاتا رہتا ہی **ولہ** آٹھ چیزون کی زینت آٹھ چیزون سے ہی
فقیری کی زینت پرہیزگاری سے اور نعمت کی شکر سے مصیبت کی زینت
صبر سے علم کی حلم سے اور متعلم یعنی علم سیکھنے والے کی زینت عاجزی سے خوف
کی زینت کثرت بکا سے اور احسان نرکھنا احسان کی زینت اور نماز کی زینت
خشوع سے **ولہ** عبادت کرنے والون کی تین قسمین ہین اور ہر قسم کی تین
علامتین ہین ایک وہ ہین جو بخوف خدا عبادت کرتے ہین دوسرے لغرض
امید ثواب و دفع عذاب عبادت کرتے ہین تیسرے وہ جو محبت و اخلاص
سے عبادت کرتے ہین قسم اول کی تین نشانیان ہین اپنے کو حقیر جاننا اور
بھلائیون کو کم برائیون کو زیادہ سمجھنا۔ قسم دوم کی تین نشانیان ہین کہ وہ
شخص پیشوائے عالمیان ہوتا ہی اور سخی ہوتا ہی اور حق تعالی کے ساتھ
حسن ظن رکھتا ہی اور تیسرے قسم کی تین علامتین ہین اسکی راہ مین اپنی
چیز دینا اور پروا نکرنا اور ہمیشہ خلاف خواہش نفس کے عمل کرنا اور اپنے
مولا کے امر و نواہی کا پابند رہنا **ولہ**[1] چون بندہ عجز خویش از شناختن ذات
خدائے تعالی بداند از طبقہ خداشناسان باشد از بہر آنکہ غایت فکرت و نہایت
نظرت تا بدینجا بیش نرسید و گفتہ اند لَا یَعْرِفُ اللہَ اِلَّا اللہُ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللہِ

[1] ایک رسالہ مسمی تحفۃ الصدیق میرے یہان قلمی ہی اسمین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ملفوظات ہین اُسکی نقل
لفظ بلفظ کردی گئی اگر ترجمہ کیا جاتا تو وہ لطف نہ رہتا ۱۲

وله بانزول مصائب وحدوث نوائب صبر باید کرد و بگرد جزع نباید گشت چه صبر رنج مصیبت را ضائع نگرداند و مردم را بثواب مخلد و سعادت مؤبد رساند و جزع فوائد و ثواب را باطل گرداند و آن کس که مرده است باز نیاید **وله** هر چه بمردم رسد در دنیا از اصناف بلیه و انواع اذیت مرگ از انجمله سخت ترست و هر چه بمردم رسد در عقبی از هول جواب و خوف حساب و عقاب مرگ از انجمله آسان ترست **وله** هر مسلمانی که او را مصیبتے بیفتد باید که از وفات رسول خدا بیندیشد و آن مصیبت را پیش خاطر آرد تا مصیبت بر وسهل گردد و رنج او براحت بدل شود و اجر جمیل و ثواب جزیل مدخر گردد **وله** مردمان غافلند از عاقبت کار و خاتمت روزگار خویش همچو مرغی که بر درخت می پرد و میوه میخورد و از سرانجام حال خویش خبر ندارد هرگز تیر و دام صیاد ان را پیش خاطر نیارد **وله** ای کسیکه جماعتی را پیشوای ست و طائفه رفقت را سخت سرگشته و از راه برگشته اگر صبر کنی و بروشنای شریعت راه بری بکرامت ابدی و سعادت سرمدی سرافراز گشتی و اگر همچنین خطا کنی در ظلمات شهوات وی بدریای حیرت و غمرات شدت افتی

اے که هادی راه اسلامی ۔ سوئے عصیان مرو ز راه نجات
فسق و رشد ند همچو ظلمت و نور ۔ کس نه رفته ز نور در ظلمات

وله گفتار تو نباید که لغو باشد نه در حال عفو و نه در حال عقوبت چه اگر گفتار تو لغو باشد هیچکس از عفو و امان تو

شاد نباشد و هیچکس از تهدید و تخویف تو نهراسد **وله** چون نیکی از تو درگذرد
بشتاب و آن نیکی را دریاب و چون بدی ترا دریابد بگریز و ازان بدی بپرهیز
وله خویشتن را نگاهدار در سر و علانیه طریق سداد و سنن رشاد را نگذار که
خدای عز و جل را چشمهاست از علم و قدرت که ضمائر و سرائر ترا لایخفی علیه
خافیه بدان چشمها می بیند و در حرکات و سکنات ترا مشاهده می کند والعلم عند الله
وله مرد عاقل را طریق احتیاط نگه باید داشت و هفتاد در از حلال که دران شائبهٔ
شبهه و رائحهٔ ریبه نباشد باید طلبید تا از موانع حرام و مواضع آثام رسته باشد
وله خدای تعالی را مطیع تر فرمان او را سمیع تر آنکس باشد که گناه خویش را
فرو گذارنده تر و معصیت خویش را دشمن دارنده تر باشد **وله** از خدای عز و جل
بترس و در سر و علانیه پرهیزگار باش که خدای تعالی چنانکه ظاهر ترا می بیند
باطن ترا نیز می بیند **وله** مردم را میازار تا مردم ترا نیازارند و خلق را از خویشتن
خوشنود دار تا خلق ترا از خویشتن خوشنود دارند **وله** انچه گفتنی ست بباید گفت
و انچه نهفتنی ست بباید نهفت و کارها را سهل نباید گرفت و سر خویش را
چون علانیه بصحرا نباید گذاشت و اگر چنین کنی نظام از کار و صلاح از روزگار
پسندیده نیاید **وله** از صاحب مشورهٔ خویش هیچ چیز پنهان مدار تا او تدبیر
بواجب بتواند کرد و خیر و شر احوال بتو خواهد نمود چه اگر بخلاف این کنی انچه
بتو رسد از ملامت و ندامت بواسطهٔ نفس خویش رسیده باشد **وله** نفس را از

شهوت بازدار که اگر عنان او بدست شهوت دهی و آنچه مقتضای اوست در کنار او نهی پیوسته بسوی او گرداند و بعد از ین تهدید او متعذر گردد **وله** با همسایه بدی مکن و روی بمعادات او میار چه تو و همسایهٔ تو چون از دنیا روند آن بدی عقب تو خواهد ماند **وله** چون پیغمبر صلی الله علیه وسلم خواست که با اهل مکه صلح کند عمر بن الخطاب رضی الله عنه ازین کار انکار می کرد صدیق اکبرؓ فرمود یا عمرؓ دست در رکاب او زن که هرچه کند حق کند **وله** بندهٔ نیک بخت نزد خدای عزوجل آنکس باشد که از تائبان شاد شود و گناهگاران را آمرزش خواهد و روی گردانندگان را از خیرات بخیرات یاد کند و نیکوکاران را بر نیکوکاری یاری دهد **وله** مرد را باید که با خواص صالح و اعوان ناصح مجالست کند تا اگر نیک کند ایشان او را یاری دهند و اگر بد کند او را از ان باز آرند **وله** تا من اطاعت خدای عزوجل و رسول او دارم شما نیز اطاعت من مگذارید و در زیر این کلمه اسرار بسیارست هرکه از هوای نفس و طمع و خشم دور باشد درین جهان از رستگان بود **وله** آدمی را فخر نباید کرد از بهر آنکه فخر نرسد آنکس را که از خاک آمده باشد و باز بخاک خواهد رفت و طعمهٔ کرمان خواهد گشت امروز اگرچه زنده است فردا مرکب عمر بسر آید و رخت اقامت بگورستان برد و تا یوم الحشر آنجا بماند **وله** از دعای بد مردم ستم رسیده بباید ترسید که زخم آن بدتر از صد هزار تیغ برنده باشد **وله** مسارعت نمایند و در افعال خیر و اعمال نیک تا برحمت یزدانی و نعمت جاودانی بر سند

بعض خوارق عادات

صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے ہین کہ ایک روز حضرت صدیق رضؓ کے مکان پر چند مہمان آئے اور صدیق اکبرؓ موجود نہ تھے حاضرین خانہ نے طعام ماحضر پیش کیا مہمانون نے انکار کیا کہ ہم بغیر صاحب خانہ کے آئے کھائین گے۔ اتنے مین حضرت صدیق تشریف لائے اور طعام ماحضر پیش کیا گیا مگر وہ کھانا اتنا نہ تھا جو سب کے لیے کافی ہوتا حضرت صدیقؓ بھی مہمانون کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھ گئے خدا کی شان کچھ ایسی برکت ہوئی کہ جتنے لقمے کھاتے تھے اُس سے زیادہ اُسمین موجود پاتے تھے یہانتک کہ تمام مہمان وحاضرین مجلس وغیرہ پیٹ بھر کے کھا چکے اور کھانا پہلے سے تگنا باقی رہ گیا۔

مرض الموت مین حضرت صدیق رضؓ نے اپنے تمام متعلقین کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کیا اور اپنے مملوکہ اسباب کے لیے وصیت کی کہ تین لڑکیون پر تقسیم کردینا حضرت موصوفہ نے عرض کیا کہ ابا جان میری تو سوا ایک بہن کے دوسری بہن نہین ہے آپ یہ کیا فرماتے ہین۔ کہا کہ میری اہلیہ حاملہ ہے غالباً اُسکے لڑکی ہوگی اور ویسا ہی ظہور ہوا۔ حضرت موصوف کا سن شریف ۶۳ برس کا تھا ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری شب سہ شنبہ مین وصال ہوا۔

حسب وصیت حضرت صدیقؓ روضۂ پاک سرور لولاک کے پاس جنازہ
لے گئے اور عرض کیا کہ ابوبکرؓ حاضر ہیں روضۂ منورہ کا دروازہ کھلا اور
آواز آئی کہ دوست کو دوست کے پاس پہونچا دو رضی اللہ تعالی عنہ
خزینۃ الاصفیا غار حرا مین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے معجزۂ
رسول کریم علیہ الصلوۃ و التسلیم اثر زہر مار جو جاتا رہا تھا پھر بوقت رحلت
اُس زہر نے عود کیا اور اُسمین آپ کی رحلت ہوئی اور اسمین یہ بھید
تھا کہ آپ کو درجۂ شہادت حاصل ہو چنانچہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات بھی بسبب اسی سِرّ کے بعود اثر زہر ہوئی تھی۔ الکلام المبین
فی آیات رحمۃ للعالمین مولفۂ مفتی عنایت احمد صاحب نور اللہ مرقدہ

ذکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ

شمع شبستان اہل تحقیق سلسلۂ جنبان صدیق رفیق رسول پاک زمین و زمان
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہی۔ ابتدائے
عمر مین آپ مجوس تھے اسکے بعد دین موسوی اختیار کیا پھر دین نصاری
مین داخل ہوئے۔ جس راہب کے ہاتھ پر حضرت سلمانؓ نے دین نصاری
مین بیعت کی اُسنے بوقت آخر آپ کو بشارت دی کہ ایک پیغمبر آخر الزمان
مدینے مین مبعوث ہوگا تجھے لازم ہی کہ اُسکا دین قبول کرے اور یہان سے

مدینے کو چلا جائے۔ بعد وفات راہب مذکور حضرت مسطور عازم مدینہ ہوئے اثنائے راہ مین آپ کسی تہمت مین گرفتار رہے۔ اور مدینے مین فروخت کیے گئے بعد بعثت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دین اسلام سے مشرف ہو کر بامداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلامی سے خلاصی پائی اور صحبت رسول اللہ مین ہمیشہ ممتاز رہے ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلسَّابِقُ مِنَّا اَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ وَصُهَيْبُ سَابِقُ الرُّوْمِ وَسَلْمَانُ سَابِقُ الفرسِ وَبِلَالُ سَابِقُ الْحَبَشَۃِ اور بروز خندق حضرت سلمان کی شان مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلِ الْبَيْتِ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو والیے مدائن کیا تھا عہد خلافت خلیفہ ثالث مین شہر مدائن مین وفات پائی نقل ہی کہ قریب وفات حضرت ممدوح نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ تھوڑا سا مشک پانی مین گھول کر میرے اطراف چھڑک دے اس لیے کہ اب وہ قوم میرے پاس آنے والی ہی جو انس ہو نہ جن آپ کی خاتون نے حسب الحکم تعمیل کی اور باہر گئی پھر حجرے مین سے آواز آئی کہ السلام علیک یا صاحب رسول اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ یہ آواز سنکر صاحبہ موصوفہ اندر تشریف لے گئین دیکھا کہ وفات پا چکے ہین رضی اللہ تعالے عنہ۔ صاحب شواہد النبوۃ فرماتے ہین کہ سعید بن مسیب عبد اللہ بن سلام سے راوی ہین

کہ ایک روز سلمان رضؓ نے مجھ سے کہا کہ ہم دونون مین سنے جو کوئی پہلے مرے خواب مین آکر ایک دوسرے سے کیفیت بیان کرے جسوقت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اُسکے بعد وہ میرے خواب مین آئے اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ مین نے بعد جواب سلام پوچھا کہ کہو حق تعالی نے تمھارے ساتھ کیا کیا فرمایا کہ لطف وکرم بہ سبب توکل ورضا۔ آپکی وفات ۳۳ھ ہجری مین ہوا اور عمر شریف بقول صحیح دو سو پچاس برس کی تھی مولف خزینۃ الاصفیا تاریخ وفات یون سے لکھتے ہین ؎

روح پاکش پاک بود و پاک رفت ہست سال ارتحالش پاکباز
۳۴

ذکر حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ

عالم باعمل کامل مکمل قدوۃ الفقہا زبدۃ العلما چراغ محفل عارفین مشعل بزم صدیقین جبیب الرب الاحد امام قاسم بن محمد رضی اللہ تعالی عنہ۔ آپ کبار تابعین سے ہین علم فقہ مین مدینہ طیبہ مین آپ کا عدیل نہ تھا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا جو آپکی پھوپھی تھین اونھین کے پاس آپ نے تعلیم وتربیت پائی یحیی ابن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین شہر مدینے مین علم وعمل وفضل وفقہ وحدیث وتفسیر وعلوم طریقت وحقیقت مین اُنکا مثل مین نے نہین دیکھا عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہین کہ اگر خلافت کا کام میرے اختیار مین ہوتا تو مین امام قاسم

کے سپرد کرتا۔

سو برس سے زیادہ سن شریف تھا باتفاق اہل سیر ۱۴۸ھ ہجری مین وفات پائی اور بعض سال وفات ۱۱۱ھ ہجری لکھتے ہین۔ سال وفات از خزینۃ الاصفیا

قطب دان سالک بخوان عارف بگو ہم ولی اللہ رقم کن والسلام

ذکر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ

خسرو ملت مصطفی برہان حجت مرتضی عالم علوم اولین و آخرین پیشوائے اولیائے متقدمین و متاخرین رہنمائے خداپرستان امام محمدیان عارف عاشق ابو محمد امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ الغرض بجمیع صفات موصوف اور زمین و زمان مین مشہور و معروف تھے۔ **نقل ہی** کہ داؤد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے حضرت امام کے غلام کو مارا اور مال و متاع سب چھین لیا۔ حضرت ممدوح داؤد کے مکان پر گئے اور کہا کہ تونے جو کچھ میرے غلام کے ساتھ کیا بہت برا کیا مین بددعا کرون گا اُسنے حقارت سے کہا کہ تو مجکو بددعا کرنے سے ڈراتا ہی۔ یہ سُنکر حضرت امام واپس آئے اور شب کو داؤد کے غلامون نے داؤد کو مار ڈالا۔ ابو نصیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے چند اشخاص کو حضرت امام کی خدمت مین جاتے ہوئے دیکھا میرا بھی دل چاہا کہ اُن کے ساتھ مین بھی شرف زیارت سے مشرف ہون پس مین

اُن کے ہمراہ ہوا حالانکہ مین اُسوقت جنابت کی حالت مین تھا حضرت امام
نے فرمایا کہ اے ابو نصیر اہل بیت کے یہان ایسی حالت مین آنا تجھے مناسب
نہین عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ مجکو شوق دیدار یہان کھینچ لایا فرمایا کہ اگر
تو غسل کرکے آتا تو دیدار و ثواب دونون تجھکو میسر ہوتے نقل ہی کہ ایک روز
حضرت امام کا گذر ایک عورت کے گھر پر ہوا کہ وہ اپنے آگے گاے مری
ہوئی پر نالہ و فریاد کر رہی تھی اور کہتی تھی کہ مین اور میرے عیال و اطفال
اسکے دودھ پر رفع فاقہ کرتے تھے افسوس کہ آج وہ ذریعہ معیشت بھی
ہاتھ سے گیا۔ الغرض حضرت امام نے اسکے حال زار پر رحم فرماکر کہا کہ تو
چاہتی ہی کہ گاے زندہ ہوجاے اسنے کہا کہ اے شخص تو مجھ ضعیفہ سے
کیون ہنسی دل لگی کرتا ہی فرمایا کہ واللہ مین ہنسی سے نہین کہتا اور دعا
کی اُسی وقت وہ زندہ ہوگئی اور ضعیفہ بہت خوش ہوئی خزینۃ الاصفیا
نقل ہی کہ حضرت امام حج کو جاتے تھے راستے مین حضرت امام کو بھوک
لگی ایک کھجور کا درخت سوکھا ہوا تھا اُسکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے
درخت ہمارے لیے کچھ کھانے کی تیاری کر تھوڑی دیر مین وہ درخت تر و
تازہ ہوا اور خوشہ تازہ سے بار آور ہوا حضرت امام نے آواز دی کہ آؤ
کھاؤ راوی کہتا ہی کہ مین بھی اُسوقت حاضر تھا وہ کھجور ایسی شیرین اور
لطیف تھی کہ عمر بھر کبھی ایسی کھانے مین نہین آئی تھی ایک شخص وہان

بدبخت بھی تھا اُسنے کہا کہ تو بڑا ساحر ہی کہ تیرے سحر نے کیا اثر کیا فرمایا یہ سحر نہین ہی اسکو دعاے مستجاب کہتے ہین اگر تو امتحان چاہتا ہی تو دیکھ کہ مین تیری صورت مسخ ہونے کے لیے دعا کرتا ہون تیری صورت ہمشکل سگ ہو جائے گی پس اس اعرابی نے لطور استہزا کہا کہ اچھا دعا کرو آپ نے دعا کی کتے کی شکل ہوگئی دُم ہلاتا ہوا اپنے گھر کی طرف چلا حضرت امام نے اپنا ایک خادم اُسکے ساتھ کر دیا۔ الغرض کتا اپنے گھر مین آیا گھر والون نے مار کر اسکو نکال دیا پھر وہ محروم روتا ہوا حضرت امام کے پاس آیا اور خاک پر لوٹا ایسی حرکتین کین جس سے انتہا کی عجز وانکساری ظاہر تھی۔ امام کو رحم آیا پھر آپ نے دعا کی آپ کی دعا کی برکت سے پھر وہ اصلی حالت پر آگیا (خزینۃ الاصفیا) صاحب شواہد النبوۃ لکھتے ہین کہ مجھ سے کسی نے کہا کہ مین ایک جماعت کے ساتھ حضرت امام کی خدمت مین حاضر تھا وہان حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے معجزے کا ذکر ہوا کہ حضرت خلیل علیہ السلام نے حسب حکم الٰہی چار جانور ذبح کیے اور انکا گوشت ریزہ ریزہ کر کے ملا دیا پھر سب کو زندہ کر دیا۔ امام نے فرمایا کیا تم بھی ویسا ہی تماشا دیکھنا چاہتے ہو حاضرین نے عرض کیا کہ ہان یا ابن رسول اللہ حضرت نے آواز دی کہ اے طاؤس والے غراب والے باز والے کبوتر والے معاً چارون جانور حاضر ہوئے چارون کو ذبح کیا اور ریزہ ریزہ کیا اور ملا دیا اور اُن چارون کے سر علیحدہ رکھ دیے راوی کہتا ہی کہ ہمنے دیکھا ہی

کہ سب کے گوشت ایک جگہ ملا دیے گئے تھے بعد حضرت امام نے سر طاؤس اُٹھایا اور کہا کہ اے طاؤس اِس آواز کے ساتھ جسقدر اجزاے طاؤس تھے سب اُس سر طاؤس مین آکر مل گئے اور وہ زندہ ہو کر اُڑ گیا اسیطرح اور تینون جانور بھی زندہ ہو کر اُڑ گئے۔ **نقل ہی** کہ ایک شخص جو حضرت کے دوستون مین تھا کعبہ شریف کو جاتے وقت دس ہزار درم حضرت کے سپرد کیے اور کہا کہ آپ میری واپسی تک میرے لیے ایک سرا خرید رکھیے تاکہ مین بعد واپسی اُسمین آکر رہون۔ جس وقت وہ حج کو چلا گیا حضرت نے وہ تمام درہم راہ خدا مین صرف کر دیے جب وہ حج سے واپس آیا اور سرا کا طالب ہوا فرمایا کہ مین نے تیرے لیے جنت مین ایک سرا خرید کی ہی کہ جسکی حد اول شاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایوان منور سے ملحق ہی اور حد ثانی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور حد ثالث و رابع ایوان حسنین سے ملحق ہی اور مین تجکو نوشتہ دیتا ہون یہ کہکر آپ نے نوشتہ دیا اُسنے اسکو اپنے پاس حفاظت سے رکھا اور مرتے وقت وصیت کی کہ یہ کاغذ میرے کفن مین رکھ دینا بعد وفات اُسکے متعلقین نے حسب وصیت عمل کیا وفات کے دوسرے روز وہی کاغذ دستخطی امام قبر سے باہر نکلا اور اُسپر لکھا ہوا تھا کہ جعفر بن محمدؑ نے جو کچھ اسمین لکھا تھا وہ وعدہ وفا کیا (خزینۃ الاصفیا) داؤد طائی رحمۃ اللہ

لہ وفات روز شنبہ پانزدہم رجب ۱۴۹ھ ہجری جنت البقیع بروضۂ پدر و جد خود رضی اللہ تعالی عنہم ۱۲

علیہ نے حضرت امام سے کہا کہ میرا دل سیاہ ہوگیا ہی مجکو کچھ نصیحت کرو امام نے کہا کہ مین اسبات سے ڈرتا ہون کہ قیامت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھسے پوچھین کہ تو نے میری متابعت کا حق کیون نہین ادا کیا تو مین کیا کہون گا اس لیے کہ یہ کام نسبًا صحیح نہین ہی یہ کام عمل کے ساتھ ہی بیس داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ روئے اور کہا کہ آلٰہی جسکی معجون طینت آب نبوت سے ہی اور جسکی ترکیب طبیعت اہل برہان وحجت رسول سے وہ اسس حیرانی مین ہی تو داؤد کا کیا ٹھکانا ہی **نقل ہی** کہ ایک روز حضرت امام نے حاضرین سے فرمایا کہ آؤ عہد کرو کہ جو شخص حاضرین سے قیامت مین رستگاری پائے وہ سب کی شفاعت کرے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ آپ کو ہماری شفاعت کی کیا ضرورت ہی اس لیے کہ آپ کے جد اعلی شفیع جملہ خلائق ہین فرمایا کہ مجکو اسبات سے شرم آتی ہی کہ مین قیامت مین بغرض شفاعت اپنے جد کا منھ دیکھون **نقل ہی** کہ ایک روز حضرت امام لباس گرانمایہ پہنے ہوئے تھے کسی نے یہ کہا یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ ھٰذَا مِنْ مِّلَّتِكَ حضرت نے اُسکا ہاتھ پکڑکر اپنی آستین مین کھینچا تو کیا دیکھتا ہی کہ جسم مبارک پر ٹاٹ کا کپڑا ہی اور اُسپر وہ لباس فاخرہ ہی حضرت نے فرمایا کہ ھٰذَا لِلْخَلْقِ وَھٰذَا لِلْحَقِّ رضی اللہ عنہ **نقل ہی** کہ حضرت امام نے حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہما سے پوچھا کہ عاقل کسکو کہتے ہین کہا جو شخص خیر و شر مین تمیز کرے وہ عاقل ہی فرمایا

یہ بات توحیوان مین بھی ہی یعنی جو شخص اُن کو تکلیف دیتا ہی اس بھاگنے مین جو محبت کرتا ہی اسکے نزدیک رہتے ہین حضرت ابو حنیفہ نے کہا کہ آپ کے نزدیک کون عاقل ہی فرمایا کہ وہ ہی جو دو خیر و دو شر مین تمیز کرے دو خیر سے خیر الخیرین اختیار کرے اور دو شر سے خیر الشرین قبول کرے نقل ہی کہ حضرت امام سے لوگون نے کہا کہ آپ جامع کمالات اور قرۃ العین سرور کائنات ہین با این ہمہ آپ بہت متکبر ہین فرمایا کہ مین متکبر نہین ہون مگر کبریائی ہی جسوقت سے کہ مین نے غرور کو نکال دیا اُسی وقت کبریائی نے اُس مقام پر قبضہ کرلیا اور جانشین بن گئی اپنی خودی سے تکبر کرنا نہین چاہیے اور اُسکی کبریائی کیوجہ سے کبر کرنا کوئی قباحت نہین تذکرۃ الاولیا

ذکر حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ

گوہر دریاے معرفت دُرِّ آبدار بحر حقیقت رونق بزم کاملین ضیاے شمع عارفین سرخیل اولیاے نامی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ آپ کا لقب سلطان العارفین اسم بامسمّٰی ہی۔ اور آپ کا اصلی نام طیفور بن عیسی بن آدمؑ بن سروشان ہی کامل عصر و عارف دہر تھے آپ کو حضرت امام جعفر صادقؓ سے روحانی تربیت ہی اشباہ اور ارشاد رحیمیہ ملاحظہ ہو کیونکہ حضرت بایزید بسطامیؒ کی ولادت حضرت امام جعفر صادقؓ کی وفات کے سینتالیس برس بعد ہوئی

اور آپ کا وطن شریف بسطام ہی سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ
علیہ انکی شان مین فرماتے ہین کہ بایزید درمیان ما چون جبرئیل در فرشتگان
است اور شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہیجدہ ہزار عالم از بایزید
منور ست و بایزید درمیان نہ یعنی آنچہ در بایزید ست در حق محو ست حضرت
بایزید بسطامی ولی مادر زاد تھے چنانچہ آپ کی والدہ فرماتی ہین کہ جسوقت بایزید
میرے شکم مین تھے اگر کوئی لقمہ شبہ کا کھالیتی تھی تو میرے پیٹ مین درد
ہوجایا کرتا تھا جب تک وہ لقمہ نہین نکلتا تھا مجکو چین و آرام نہین ہوتا تھا
نقل ہی کہ لوگون نے حضرت بایزید سے پوچھا کہ مرد را درین راہ چہ بہتر ست
گفت دولت مادر زاد گفتند اگر نبود گفت چشم بینا گفتند اگر نبود گفت گوش شنوا
گفتند اگر نبود گفت مرگ مفاجات نقل ہی کہ آپ کی والدہ نے آپ کو ایک
استاد کے سپرد کیا استاد نے قرآن مجید شروع کرایا ایک روز سورہ لقمان
مین اس آیت پر پہونچے اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ استاد سے معنی
دریافت کیے استاد نے کہا کہ اس کے معنی یہ ہین کہ اللہ کا شکر اور اپنے
والدین کا شکر کرو یہ سنتے ہی وہان سے اٹھے اور اپنی والدہ کے پاس
آکے اور کہا پروردگار عالم فرماتا ہی کہ میری خدمت اور والدین کی خدمت کر یہ دونون
خدمتین مجھسے ادا نہین ہوسکتین آپ دعا کرکے مجکو اپنی خدمت کے لیے
اللہ سے مانگ لو یا اپنی خدمت مجکو معاف کرو آپ کی والدہ نے فرمایا کہ مین نے

اپنے حقوق سب معاف کیے۔ تو اپنے خالق کی خدمت بجا لائیں حضرت ممدوح
نے صحرانوردی اختیار کی اور تیئس برس تک صحرائے شام پھرتے تھے اور
ریاضت اور مجاہدہ کرتے تھے ایک سو تیرہ شیوخ کی خدمت کی اُنمین سے
شیخ آخر حضرت امام جعفر صادق ہین کہ جنکے فیض سے کامل ترین اولیاء اللہ
مین شامل ہوئے نعمت وافر نصیب ہوئی۔ بعد تکمیل طریقہ پھر بسطام مین تشریف
لائے نقل ہی کہ شیخ بایزید حج کو جارہے تھے زادراہ اپنا اور اپنے مریدون کا
اونٹ پر لادے ہوے تھے کسی نے کہا کہ اے شیخ اس غریب مسکین اونٹ پر
پر اسقدر بوجھ ظلم صریح ہی فرمایا کہ یہ بوجھ اُٹھانے والا کوئی دوسرا ہی ذرا غور
سے تو دیکھ اسکے بعد جو اُسنے اونٹ کیطرف دیکھا تو وہ بوجھ اونٹ سے
ایک بالشت اوپر معلق نظر آیا نقل ہی کہ شیخ نے شہر ہمدان سے تخم خریدکر
بسطام مین لائے جب دیکھا تو اُسمین چند چیونٹیان ہین کہا کہ افسوس مین نے
ان غریبون کو انکے وطن سے آوارہ کیا یہ کہکر اُٹھے اور اُنکو پھر ہمدان مین پہونچاکر
واپس آئے نقل ہی کہ ایک روز بحالت مستی کلمہ سُبحانی اعظم شانی شیخ
کی زبان سے نکلا جب ہوش آیا مریدین نے اُسکا ذکر کیا فرمایا کہ اگر بار دیگر
ایسا کلمہ میری زبان سے نکلے تو تم مجکو قتل کرو اور ایک ایک چھری سب کو
دی اتفاقاً پھر کسی دن وہی کلمہ شیخ نے کہا مریدون نے حسب الایما بقصد قتل
چھریان مارنے لگے مگر اسکا اثر شیخ کے جسم پر کچھ نہوا جب وہ حالت سُکر

حالت اصلی سے مبدل ہوئی مریدون نے تمام کیفیت بیان کی فرمایا
کہ اسوقت جو تم سے باتین کر رہا ہی یہ بایزید ہی اور وہ کلمہ جس نے کہا وہ بایزید
نہ تھا نقل ہی کہ شیخ ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید سے کہا کہ تو
بایزید کو دیکھنا چاہتا ہی کہا کہ جو شخص خدا کو ہر وقت دیکھے اسکو بایزید
کے دیکھنے کی کیا حاجت ہی شیخ نے کہا کہ تو اپنے حوصلے کے موافق خدا کو
دیکھتا ہی جب تو بایزید کے پاس جائیگا اُسکے حوصلے کے موافق دیکھے گا
پس دونون ملکر بایزید کے گھر پر آئے دیکھا کہ حضرت بایزید پانی لانے کے لیے
باہر کہین گئے ہوئے ہین یہ دونون اُنکی تلاش مین باہر نکلے راستے مین
ملاقات ہوئی جسوقت حضرت بایزید کی نظر مرید ابو تراب پر پڑی معًا بیہوش ہو کر
زمین پر گرا اور روح اصل حق ہوا۔ شیخ ابو تراب نے کہا کہ اے شیخ ایک نظر مین
تو نے جان لی کہا کہ اس شخص کے قلب مین نور تھا مگر ہنوز منکشف نہوا تھا بایزید
کو دیکھتے ہی کشف ہوا وہ اُسکا متحمل نہو سکا مرگیا نقل ہی کہ چند لوگون نے خشک سالی
کی شکایت حضرت بایزید سے کی اور طالب دعا ہوئے آپ نے دعا کی اُسیوقت
ایک ٹکڑا ابر کا اُٹھا اور مینھ برسنا شروع ہوا نقل ہی کہ ایک روز حضرت ممدوح
پاؤن پھیلائے ہوئے بیٹھے تھے آپ کا ایک مرید بھی اُسیطرح بیٹھا۔ حضرت
نے پاؤن کھینچ لیے اُس مرید نے بھی چاہا کہ پاؤن کھینچے مگر نہو سکا اُسیطرح
ایک پاؤن سوکھ کر رہگیا اور تمام عمر اسی حالت پر رہا بلکہ اُسکی کئی پشت تک

یہ علت قائم رہی کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ ایک کی بے ادبی سے
کئی پشت کا اس بلا مین ماخوذ ہونے کا کیا سبب ہی کہا جو شخص سخت تیر انداز ہوتا
ہی اُسکا تیر بہت دور جاتا ہی نقل ہی کہ شیخ یوسف بخورانی بغرض امتحان
خوارق شیخ بایزید کے پاس گئے شیخ نے اُنکو اپنے ایک مرید جن کا نام
ابوسعید راعی تھا سپرد کیا اور کہا کہ ہمنے حصہ کرامت و خوارق اُسکے حوالے
کیا ہی شیخ یوسف حسب الایما شیخ راعی کے پاس گئے دیکھا کہ وہ جنگل مین
نماز پڑھ رہے ہین اور اُنکی بکریون کی نگہبانی بھیڑیا کر رہا ہی جب وہ نماز سے
فارغ ہوئے شیخ یوسف نے شیخ راعی سے انگور تر کی فرمائش کی شیخ راعی
نے اپنے ہاتھ کی لکڑی کو دو ٹکڑے کیا۔ ایک ٹکڑا اپنی طرف زمین مین گاڑا
دوسرا ٹکڑا شیخ یوسف کی جانب پس اُسیوقت وہ سوکھے ہوئے ٹکڑے ہرے
ہوے اور اُنمین انگور پیدا ہوئے۔ جو درخت انگور شیخ راعی کی طرف تھا اُسمین
سفید انگور نکلے اور دوسری جانب مین سیاہ شیخ یوسف نے اختلاف
رنگہاے انگور پوچھا فرمایا کہ مین از راہ یقین انگور کا خواستگار ہوا اور تونے
بغرض امتحان انگور مانگا تھا اسکے بعد شیخ نے شیخ یوسف کو ایک کمل دیا اور کہا
کہ اسکو اپنے پاس رکھ شیخ یوسف وہ کمل لیکر حج کو گئے جسوقت عرفات مین
پہونچے وہ کمل غائب ہو گیا بعد واپسی سفر حج وہ کمل شیخ نے شیخ راعی کے
پاس دیکھا شیخ فرید الدین عطار فرماتے ہین کہ شیخ بایزید فرمایا کرتے تھے مین

چاہتا ہون کہ قیامت جلد قائم ہو تا کہ مین اپنا خیمہ دوزخ کیطرف لگاؤن تا کہ میرے سبب سے دوزخ پست ہو اور میرے سبب سے لوگون کو راحت ہو کسی نے شیخ حاتم اصم کا ذکر بایزید بسطامی علیہ الرحمہ سے کیا کہ وہ اپنے مریدون سے کہتے تھے کہ جو شخص قیامت مین اہل دوزخ کی شفاعت نکرے وہ میرا مرید نہین شیخ بایزید نے فرمایا کہ میرا مرید وہ ہی کہ کنارے دوزخ پر کھڑا رہے اور اہل دوزخ کا ہاتھ پکڑ کے جنت مین داخل کرے اور خود اُسکی جگہ دوزخ مین چلا جائے نقل[1] ہی کہ ایک روز شیخ بایزید علیہ الرحمہ حضرت امام جعفر صادق کے روبرو بیٹھے ہوے تھے امام نے فرمایا کہ بایزید طاق مین سے کتاب اُٹھا لا عرض کیا کس طاق مین کتاب ہی فرمایا تو اتنی مدت سے میرے پاس رہتا ہی تجکو طاق کی خبر نہین عرض کیا کہ مجکو طاق سے کیا غرض تھی مین نظارہ کے لیے نہین آیا تھا امام نے کہا جب ایسا ہی تو اب تو اپنے وطن کو جا کہ تیرا مقصود حاصل ہی نقل ہی کہ شیخ فرماتے تھے کہ مین بارہ برس تک اپنے نفس کا لوہار بنا رہا اور اسکو ریاضت کی موش[2] مین رکھکر مجاہدہ کیا آگ بھی دھونکتا تھا اور ملامت کے ھتوڑے سے کوٹتا تھا یہان تک کہ آئینہ بنایا اور پانچ برس

---

[1] یہ روایت غلط معلوم ہوتی ہی کیونکہ حضرت امام جعفر صادق کی وفات سنہ۱۴۰ ہجری اور بقولے سنہ۱۴۸ ہجری مین واقع ہوئی ہی اور حضرت بایزید کی ولادت سنہ۱۸۸ ہجری مین اس حساب سے حضرت بایزید امام کی وفات کے بعد پیدا ہوے ہین ۱۲ مصحح

[2] ظرفے کہ دران نقرہ و طلا گدازند ۱۲

تک اپنا آپ آئینہ بنا اور انواع طاعت وعبادت سے اُسکا زنگ نکالا اور
پھر ایک سال بنظر اعتبار دیکھا معلوم ہوا کہ غرور طاعت وناز عمل کا ایک زنار
گلے مین ہی اور پانچ برس تک کوشش کی یہانتک کہ وہ زنار کٹ گئی
اور اسلام تازہ سے مشرف ہوا اسکے بعد تمام خلائق کو مردہ دیکھا اور چار تکبیر
نماز جنازہ اُن پر پڑھ کے پلٹا اور بے زحمت خلق وبتائید حق واصل حق
ہوا نقل ہی کہ شیخ ممدوح چالیس برس مسجد مین جاروب کش رہے مسجد کا
لباس علیحدہ اور گھر کا لباس علیحدہ تھا چالیس سال تک سوا دیوار مسجد کے
کسی دیوار کو اپنی پیٹھ کا تکیہ نہ بنایا فرماتے ہین کہ چالیس برس تک مین نے
آدمیون کی غذا نہین کھائی یعنے میرا قوت اور جا سے آتا تھا۔ اور
فرماتے ہین کہ مین چالیس سال تک اپنے دل کا دیدبان رہا جب دیکھا تو
بندگی اور خداوندی دونون اللہ تعالی کی طرف سے نظر آئی اور فرماتے ہین کہ
مین تیس برس خدا کا طالب رہا جب دیکھا تو مین مطلوب تھا اور وہ طالب
اور تیس برس سے جب تک مین منھ اور زبان کو نہین دھوتا خدا کا نام نہین
لیتا۔ ابو موسی نے شیخ سے پوچھا کہ راہ سلوک مین کونسا کام سخت تر ہی آپ
نے فرمایا کہ مین ایک مدت تک اپنے نفس کو درگاہ حق مین لیجانا چاہا مگر وہ
ہر دم روتا تھا جب مدد حق شامل حال ہوئی وہ مجکو کشان کشان لے جاتا تھا
اور ہنستا تھا نقل ہی کہ ایک رات شیخ کو عبادت مین مزا نہ آیا خادم سے پوچھا

دیکھ تو سہی گھر مین کوئی چیز تو نہین ہی خادم سے نے دیکھا کہ انگور کا خوشہ رکھا ہوا تھا
فرمایا کسی کو دیدو میرا گھر بقال کی دوکان نہین ہی پھر وہ بڑے لطف سے
عبادت مین مشغول ہوے نقل ہی کہ ایک گبر سے کسی نے کہا کہ تو مسلمان
ہو جا اُسنے کہا کہ مسلمانی اگر یہی ہی جو بایزید کی مسلمانی ہی تو مجھ مین طاقت نہین
جو قبول کرون اور اگر اسلام یہ ہی جو تم رکھتے ہو تو ایسے اسلام کا مجکو اعتبار
نہین نقل ہی کہ جب صفات پروردگار کا کوئی ذکر کرتا تو آپ بہت خوش
ہوتے اور جب ذات کا ذکر ہوتا تو ایک کیفیت طاری ہوتی اور کھڑے ہو جاتے
شیخ نے اپنے ایک مرید کو یہ کہتے ہوئے دیکھا کہ عجب دارم از کسیکہ او را داند
و طاعتش نکند شیخ نے کہا۔ عجب دارم از کسیکہ او را داند و طاعتش کند۔ یعنی
نہ اُنکے ہوش و حواس درست رہین گے نہ وہ عبادت کریگا نقل ہی کہ ایک شخص
شیخ کے دروازے پر کان لگائے ہوے صبح کے وقت کھڑا تھا تا کہ شیخ کی
حالت معلوم کرے ناگاہ شیخ کی زبان سے اسم ذات نکلا اور زمین پر گرے
اور خون جاری ہوا لوگون نے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہی کہا کہ جسوقت میری زبان
سے اللہ کا نام نکلا تو آواز آئی کہ تو کیستی کہ حدیث ما کنی۔ شیخ کی خرق عادات
و کرامت و فضیلت بیحد و بیشمار ہین جن کا مجملاً ذکر تذکرۃ الاولیا مین ہی اور
ایک دفعہ شرف معراج بھی حاصل ہوا ہی جسکی صراحت اُسی تذکرہ مین ہی نقل ہی
کہ حضرت شیخ کی شب وفات مین شیخ ابو موسی قدس سرہ نے خواب دیکھا کہ گویا

وہ اپنے سر پر عرش الٰہی کو اُٹھائے ہوئے لیے جاتے ہین صبح کو اس خواب کی تعبیر مین حیران ہوے آخر کار شیخ کے گھر کی طرف روانہ ہوے تاکہ شیخ سے کیفیت خواب بیان کرین راستے مین خبر وفات شیخ سنی اور دیکھا کہ جنازہ شیخ پر خلق کا ہجوم ہی جب جنازہ اُٹھا ابو موسی نے بہت کچھ کوشش کی کہ پایۂ جنازہ ہاتھ لگے مگر میسر نہوا آخر بے صبر ہو کر جنازے کے نیچے چلے گئے اور جنازہ سر پر اُٹھا لیا جب جنازہ مدفن کے قریب رکھا گیا اور مخلوق کی زیارت کے لیے منہ پر سے کفن کھولا گیا اُسی وقت حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے آنکھین کھولین۔ اور ابو موسی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ سطے ابو موسی رات کے خواب کی یہی تعبیر تھی یعنی عرش الٰہی سے مراد جنازۂ بایزید ہی رحمۃ اللہ علیہ ولادت شریف ۱۳۶ھ ہجری مین ہی اور وفات شریف بقول صحیح ۱۵ شعبان روز جمعہ ۲۶۱ھ ہجری مین اور عمر شریف ۱۲۳ سال کی تھی مزار پر انوار بسطام مین ہی اور صاحب مخبر الواصلین و تذکرۃ العاشقین سال وفات ۲۶۹ھ اور ۲۶۲ھ لکھتے ہین

ملفوظات

اگر صفوت آدم و قدس جبرئیل و خلت ابراہیم و شوق موسیٰ و طہارت عیسیٰ و محبت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بتو دہند زنہار راضی نباشی ورای آن طلبی کہ ورای آن کارہاست صاحب ہمت باش و ہیچ سر فرو میار

که هرچه فرود آئی بدان محجوب شوی دیگر شصت سال یاد کردم چون خاموش شدم
نگریستم حجاب من همین ذکر بود دیگر کمترین درجهٔ عارف آنست که صفات حق
در وی بود دیگر گناه چنان زیان ندارد که بی حرمتی کردن برادر مسلمان دیگر بنده
را هیچ به ازین نباشد که نه هیچ باشد زهد دارد و نه علم و نه عمل چون بی همه شد
با همه شد دیگر کمترین چیزی که عارف را باشد آنست که از مال و ملک تبرا کند
و حق آنست که اگر هر دو جهان از دوستی او ترک کنی هیچ باشد و اگر از عرش
تا تحت الثری صد هزار آدم باشد و صد هزار فرشته چون جبرئیل و میکائیل قدم
از عدم در زاویهٔ دل عارف نهد او در جنب وجود معرفت حق ایشان را موجود
نه پندارد و خبر ندارد و الا مدعی بود و نه عارف دیگر هر که را حق تعالی دوست میدارد
سه خصلت دهد سخاوت چون سخاوت دریا و شفقت چون شفقت آفتاب
و تواضع چون تواضع زمین دیگر علم غدر است و معرفت مکر و مشاهده حجاب
پس کی خواهی یافت چیزی که می خواهی دیگر گفتند فریضه و سنت چیست گفت
فریضه محبت مولی و سنت ترک دنیا دیگر پرسیدند که راه بحق چگونه است
گفت تو از راه بگذر که بحق رسیدی دیگر گفتند چرا بشب نماز نمی کنی گفت فراغت
نیست من گرد ملکوت می گردم دیگر در خواب دیدم که زیادت می خواستم از حق
پس از توحید حق را بخواب دیدم گفت چه می خواهی گفتم آن می خواهم که تو میخواهی
فرمود که من تراام چنانچه تو مرائی بیدار شدم گفتم یارب زیادت نمی خواهم بعد ازا

توحید گفت مثل من دریاست کہ آن را عمق پدید نیست و نہ اول و آخر پیداست دیگر گفتند کہ عرش چیست گفت منم گفتند کرسی و لوح و قلم گفت منم گفتند خدای را بندگانند ابراہیم و موسی و عیسی صلوات اللہ علیہم اجمعین گفت این ہمہ منم گفتند کہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل صلوات اللہ علیہم اجمعین گفت ہمہ منم و فرمود کہ خلق می دانند کہ من چون ایشان کسی ام اگر صفت من در عالم غیب بہ بینند ہمہ عالم ہلاک شوند۔ **تم کلامہ الشریف**۔

ذکر حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

راکب مرکب عرفان شہسوار میدان خداشناسان شیخ لاثانی حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نام نامی علی بن جعفر اور وطن شریف خرقان ہی۔ غوث و قطب روزگار و فرید عصر و وحید دہر تھے علم ظاہری و باطنی سے آراستہ زیور شریعت و طریقت سے پیراستہ تھے نسبت روحانی حضرت بایزید بسطامی سے رکھتے ہین ظاہری ملاقات نہین ہی کیونکہ حضرت بایزید رح کی وفات کے بہت مدت بعد حضرت شیخ ابوالحسن پیدا ہوئے ہین حضرت بایزید کی وفات ۲۶۱ھ مین ہوئی ہی اور حضرت کی وفات ۴۲۵ھ مین ہوئی ہی نقل ہی کہ حضرت ممدوح ابتدا مین بارہ سال تک نماز عشا خرقان مین جماعت سے پڑھکر مزار شیخ بایزید بسطامی کے لیے جایا کرتے تھے اور وہان پہونچکر کہتے کہ الٰہی جو خلعت

کہ تونے بایزید کو دی ہی مجھے بھی عطا فرما - یہ کہکر وہان سے رخصت ہوتے صبح
کی نماز عشا کے وضو سے خرقان مین پڑھتے اور واپسی کے وقت شیخ کے
مزار کی طرف بیٹھ نہین کرتے تھے اسیطرح بارہ برس گذرے ایک روز
مزار پُرانوار سے آواز آئی کہ اے ابوالحسن وہ وقت اب آگیا ہے اب تو ایک
جگہ بیٹھ جا اور خلق کی رہنمائی کر عرض کیا کہ مین اُمی ہون قرآن وعلم دین ورموز
شریعت کچھ نہین جانتا آواز آئی یافتی انچہ از حق خواستی - فاتحہ آغاز کن
شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ فاتحہ شروع کی اور وہان سے چلے خرقان
مین پہونچتے پہونچتے قرآن مجید ختم کیا اور تمام علوم ظاہری و باطنی اپنے اوپر
مفتوح پائے نقل ہی کہ ایک روز شیخ ابوالعباس و ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہما
دونون ایک جا بیٹھے تھے ابوالعباس کے آگے ایک ظرف پُرآب رکھا تھا
شیخ نے اپنا ہاتھ اُسمین ڈالکر ایک مچھلی زندہ نکالی اور حضرت ابوالحسن کے
سامنے رکھدی شیخ ابوالحسن نے اِدھر اُدھر دیکھا تو خانقاہ مین ایک تنور گرم
تھا اُسمین ہاتھ ڈالکر ماہی زندہ نکالی اور فرمایا کہ پانی سے مچھلی نکالنا سہل ہی
آگ سے زندہ مچھلی نکالنا چاہیے نقل ہی کہ ایک جماعت سفر کو جاتے وقت
شیخ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ کچھ دعا بتلائیے تاکہ وقت نزول بلا
کام آوے فرمایا کہ مجکو یاد کرلینا - اس بات سے وہ لوگ کچھ خوش نہوئے واپس
چلے آئے اتفاقاً اثناء سفر مین رہزنون نے آگھیرا اُنمین سے ایک نے شیخ کو

یاد کیا معًا وہ شخص مع مال رہزنون کی نگاہ سے غائب ہو گیا باقی سب کا مال و
اسباب لُٹ گیا جب راہزنون نے اپنا راستہ لیا تو یہ مع مال و اسباب کے صحیح
سالم نکلا ہمراہیون کو سخت تعجب ہوا لوگون نے اسکا سبب پوچھا اُسنے کہا
کہ مین نے شیخ کے حکم کی تعمیل کی اور اُنھین کے نام کی برکت سے حفظ
و امان الٰہی مین رہا نقل ہی کہ ایک مرید شیخ کا حسب اجازت کوہ لبنان کو بغرض
ملاقات قطب عالم گیا بہزار دقت و مشقت وہان پہونچا دیکھا کہ لوگون کا ہجوم
ہی اور ایک جنازہ رکھا ہوا ہی اُسنے لوگون سے پوچھا کہ نماز مین کیا دیر ہی کہا
کہ پانچون وقت یہان قطب عالم تشریف لاتے ہین اُنکا انتظار ہی کیونکہ وہ یہان
امامت کرتے ہین یہ سنکر وہ بہت خوش ہوا اور منتظر بیٹھا تھوڑی دیر مین
تشریف آوری قطب عالم کی دھوم ہوئی۔ دیکھا تو شیخ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ
علیہ چلے آتے ہین مارے رُعب و ہیبت کے بیہوش ہو کر گرا جب ہوش
آیا تو نہ وہ جنازہ تھا نہ قطب عالم تھے لوگون سے پوچھا کہ وہ پھر کب آئین گے
کہا کہ عصر کے وقت اسنے لوگون سے کہا کہ مین شیخ کا مرید ہون بغرض ملاقات
قطب عالم آیا تھا مجھے یہ کیا معلوم تھا کہ میرا شیخ ہی قطب عالم ہی اگر مجکو پہلے
سے معلوم ہوتا تو مین اتنی دور کیون مشقت اُٹھا کر آتا اب وہ جب یہان آئین
آپ لوگ میری سفارش فرما کر مجکو اُنکے ساتھ کرا دین الغرض اُن لوگون
نے وعدہ سفارش کیا بوقت عصر جب حضرت ممدوح تشریف لائے

مرید شیخ نے شیخ کی دست بوسی کی اور دامن پکڑ کر کہا کہ مین اپنے کیے پر نادم
ہون اور خواستگار معافی شیخ نے فرمایا کہ معاف اس شرط پر کرتا ہون کہ تو
میری زندگی تک یہ راز فاش نکرے اُسنے قبول کیا - اور حضرت کے ساتھ روانہ
ہوا تھوڑی دیر مین خرقان مین آگیا **نقل ہی** کہ شیخ بو علی سینا حضرت کی کرامت
و ولایت کا شہرہ سنکر خرقان مین آئے اُسوقت آپ مکان مین نہ تھے لکڑیان
لانے جنگل کو گئے ہوے تھے حضرت کی اہلیہ جو حضرت کی کشف و کرامت
کی منکر تھی موجود تھین - اُن سے شیخ بو علی سینا نے پوچھا کہ شیخ ابو الحسن کہان
ہین کہا کہ تجکو اُس زندیق سے کیا کام ہی سوا اسکے اور بھی کلمات ناشایستہ
شیخ کی شان مین کہے - بو علی سینا نے اپنے جی مین کہا کہ جسکی اہلیہ منکر حال
ہی تو وہ کیا ہوگا - بہر حال دیکھ لینا اور ملاقات کرنا بہتر ہوگا یہ سوچ کر جنگل کیطرف
روانہ ہوئے دیکھا کہ شیخ شیر کی پیٹھ پر لکڑی لادے ہوے چلے آتے ہین
بو علی نے جب یہ کرامت دیکھی عرض کیا کہ یا شیخ یہ کیا ماجرا ہی اور وہ جو آپ کی
اہلیہ کی زبانی سنا وہ کیا بھید ہی فرمایا کہ مین اپنے گرگ یعنی اہلیہ کا بار اُٹھاتا ہون
اور میرا بوجھ شیر اُٹھاتا ہی - غرض دونون شہر مین آئے شیخ بغرض تیاری
دیوار حصار مٹی مین پانی ڈالکر کلند جو از قسم پھاوڑہ ہی ہاتھ مین لیکر مشغول بکار
خود ہوے بو علی چپکے بیٹھے رہے اتفاقاً دیوار بناتے بناتے شیخ کے
ہاتھ سے وہ کلند گر پڑا ابو علی نے چاہا کہ وہ اُٹھا کر شیخ کو دے ہنوز یہ اپنی

جاسے نہ اُٹھے تھے کہ وہ کلند خود بخود اُڑ کر شیخ کے ہاتھ مین چلا گیا **نقل ہی**
کہ عضدالدولہ وزیر بغداد درد شکم سے بہت مجبور ہو گیا تھا کوئی دوا کارگر نہوتی
تھی آخر شیخ سے ملتجی ہوا شیخ نے اپنی کفش عنایت کی اور کہا کہ بجاے
درد اسکو رکھدینا۔ جسوقت اس ارشاد کی تعمیل ہوئی معًا درد جاتا رہا **نقل ہی**
کہ ایک روز سلطان محمود غزنوی نے لباس ایاز خود پہنا اور اپنا لباس ایاز
کو پہنا کر خود بطور غلام پیچھے پیچھے اور ایاز بلباس شاہ آگے آگے اور چند کنیزین
بلباس مردانہ ہمراہ لیکر شیخ کی خانقاہ مین آیا اور سلام علیک کی شیخ جواب
سلام کا دیکر چپ ہو رہے کچھ نکہا سلطان محمود کہ ایاز کا لباس پہنے ہوے تھا
شیخ سے کہا کہ آپ کے یہان سلطان اسلام آیا اور آپ نے تعظیم نہین دی
نہ متوجہ ہوے فرمایا کہ سلطان انمین سے کون ہی۔ سلطان محمود نے ایاز کیطرف
اشارہ کیا جو بلباس سلطان کھڑا ہوا تھا۔ شیخ مسکرائے اور فرمایا کہ یہ سب مکرو
فریب ہی غلام کا لباس پہنکر تو اپنے کو چھپاتا ہی یہ کہکر سلطان کا ہاتھ پکڑ لیا
اور اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا کہ ان نامحرم عورتون کو جو بلباس مردانہ تیرے
ساتھ ہین باہر بھیجدے سلطان نے حکم کی تعمیل کی اور تخلیے مین عرض کیا کہ
مجکو کچھ نصیحت کیجیے تاکہ میرے کام آئے فرمایا کہ چار چیز کا ہمیشہ خیال
رکھ **اول** یہ کہ جیسا تجھپر اللہ نے احسان کیا تو بھی لوگون پر احسان کر دوسرا
یہ کہ حکم خدا و رسول بجالا اور ممنوعات سے پرہیز کر تیسرا یہ کہ تو خاکی ہی

خاک کیطرف رجوع کر جو تیری اصل ہی ایسا کام نکر جو آگ مین گرفتار ہو چوتھا یہ کہ
ہر نفس کو نفس واپسین سمجھ اور موت سے غافل نرہ سلطان محمود نے
عرض کیا کہ میرے لیے دعا فرمائیے۔ کہا کہ ہر روز اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ۔ کہتا ہون تو بھی اسمین شامل ہی عرض کیا کہ اس سے کچھ زیادہ
چاہتا ہون فرمایا اے محمود عاقبت محمود باد۔ پس سلطان نے اشرفیون کا
توڑہ نذر کیا شیخ نے ایک نان جوین خشک سلطان کو دی اور کہا کہ کھا یہ مال
حلال ہی سلطان نے ایک لقمہ لیا ہر چند چاہا کہ وہ لقمہ حلق سے فرو ہو
مگر نہوا۔ شیخ نے کہا کہ اے شاہ جس طرح یہ لقمہ تو کھا نہین سکتا اسیطرح یہ روپیہ
جو تو نے پیش کیا ہی میرے حلق مین نہین اُترتا اپنا روپیہ واپس لیجا۔ سلطان
نے مجبور ہو کر وہ توڑہ واپس لیا اور عرض کیا کہ مجکو کوئی چیز اپنی یادگار
دیجیے۔ شیخ نے اپنا پیراہن اُتار کر دیا اور رخصت کیا اتفاقاً انھین دنون مین
ہندوستان کا سفر درپیش ہوا اور معبد سومنات پر جو تمام ہندوستان کے
ہنود جمع ہو کر فتنہ بپا کیے ہوئے تھے وہان پہونچا اور لشکر ظفر پیکر آراستہ کر کے
مقابل ہوا بہت بڑی جنگ ہوئی آخر کار بوجہ قلت لشکر اسلام قریب تھا کہ
شکست ہو سلطان کو بغیر اسکے چارہ نہ تھا کہ تائید غیبی کا طالب ہوا الغرض
گھوڑے سے اُترا اور خرقہ شیخ اپنے آگے رکھکر سجدہ کیا اور کہا کہ الٰہی بعزت
وحرمت پیراہن شیخ ابوالحسن حبیب تو فتح ونصرت نصیب اہل اسلام کن

اُسی وقت دعا قبول ہوئی بحالت جنگ کچھ ایسا ہوا کہ لشکر کفار نے اپنے لشکر کو لشکر اسلام سمجھ کر قتل عام شروع کیا آپسمین ایک نے دوسرے کو مار ڈالا ہزارون مرگئے اور جو رہ گئے تھے بھاگ گئے الغرض فتح وفیروزی نصیب شاہ اسلام ہوئی اُسی شب کو سلطان محمود کے خواب مین شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ آئے اور کہا کہ اے محمود تو نے ہمارے پیراہن کی آبرو برباد کی اگر اُسوقت تمام ہنود ہندوستان کے مسلمان ہونے کے لیے دعا کرتا تو دعا تیری قبول ہوتی۔ صبح کو جب بادشاہ اُٹھا تو افسوس کرتا ہوا اُٹھا کہ مین نے کیا کیا **نقل** ہی کہ ایک رات شیخ نماز پڑھ رہے تھے آواز آئی کہ اے ابوالحسن کیا تو یہ چاہتا ہی کہ مین تیری کیفیت لوگون سے کہدون تاکہ تجھے سنگسار کرین عرض کیا کہ اے پروردگار کیا تو یہ چاہتا ہی کہ مین تیری رحمت کا حال جو مین جانتا ہون اور دیکھتا ہون لوگون سے کہدون تاکہ تجھے کوئی سجدہ نکرے **نقل** ہی کہ شیخ کے ملک مین ایک باغ تھا ایک بار رود نیل کو جوش ہوا اور باغ کو بہا لے گئی سب نیست ونابود ہوگیا اُس باغ کی زمین مین چاندی کی کان نکلی دوبارہ پھر پانی آیا اور بہ گیا پھر دیکھا تو اُسمین سونے کی کان ہی سلہ بارہ مین موتی وجواہر نکلے شیخ نے کہا کہ الٰہی مین اس دنیا پر فریفتہ نہین ہوتا کیا اس دنیا کے لیے تجھ جیسے پروردگار کو چھوڑ سکتا ہون **نقل** ہی کہ شیخ ابوسعید حضرت کے پاس آئے اور بعد

تناول طعام سماع کی اجازت چاہی شیخ نے کہا کہ مجکو سماع کی کچھ پروا نہین لیکن
تمہارے سبب سے سُن لونگا۔ پس قوالون نے کچھ شروع کیا اُسوقت
تک شیخ نے کبھی راگ نہین سنا تھا۔ شیخ ابو سعید نے کہا کہ یہ اُٹھنے کا وقت
ہی پس اُٹھے اور آستین چڑھائی اور سات دفعہ قدم زمین پر مارے تمام درو
دیوار خانقاہ شیخ کی موافقت مین جنبش مین آئے ابو سعید نے کہا کہ یا شیخ بس
کیجیے کہ بناسے خانقاہ خراب ہوئی جاتی ہی۔ فرمایا کہ درو دیوار کیا تمام زمین
وآسمان میری اتباع مین رقص کرین گے اور فرمایا کہ اُسکو راگ سننا درست
ہی کہ جسکو عرش سے فرش تک سب حال کھلا ہوا ہو۔ اور اپنے اصحاب سے
فرمایا کہ اگر لوگ تمسے پوچھین کہ راگ کیون سنا تو کہدینا کہ محض اُس قوم کی اتباع
کی جنھون نے راگ سنا ہی **نقل** ہی کہ ایک شخص خدمت شیخ مین حاضر ہوا اور
عرض کیا کہ مجکو خرقہ پہنائیے فرمایا پہلے تو میرے سوال کا جواب دے وہ
یہ ہی کہ اگر کوئی مرد عورت کا لباس اوڑھے تو وہ عورت بن جاوے گا عرض کیا
نہین فرمایا اسیطرح عورت اگر مرد کا لباس پہنے تو مرد نہو گی اگر تو مرد نہین ہی
تو خرقہ سے کب مرد ہوگا **نقل** ہی کہ ایک روز یہ آیت پڑھی اِنَّ بَطْشَ
رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ اور فرمایا کہ میرا بطش بطش پروردگار سے بڑھکر ہی اسواسطے
کہ وہ عالم کو پکڑیگا اور مین دامن کبریائی کو اور فرمایا کہ جو کچھ میرے دل مین ہی
اُسکا اظہار کرنے نہ پایا اس لیے کہ کسی کو اُسکا محرم نہ سمجھا اور فرمایا کہ قیامت

مین پروردگار مجھسے فرمائے گاکہ مانگ کیا مانگتا ہی تو کھونگا کہ آلہی مین اُن
لوگون کو چاہتا ہون جو میرے وقت مین تھے اور میرے بعد قیامت
تک جو میری زیارت کو آئین اور وہ جو نہ آئین اور جنھون سے نے میرا نام سُنا
اور نہین سُنا پس حق تعالی فرمائے گا کہ دنیا مین تو نے میرا کہا سنا اب
جو تو کہیگا وہ مین سنونگا پس حق تعالی سب کو میرے آگے کردیگا یعنی
بخش دیگا المختصر بہت سی باتین ایسی ہین جن سے شان و عظمت حضرت ممدوح
ظاہر و باہر ہی جسکو پورے حالات دیکھنا ہون وہ تذکرۃ الاولیا وغیرہ کتب مین
دیکھے نقل ہی کہ جب وقت وفات قریب پہونچا تو وصیت کی میری قبر تیس گز
عمیق کھودیجاے اسلیے کہ زمین بسطام کی خرقان کی زمین سے نیچے ہی ایسا
نہو کہ میرا جسم حضرت بایزید کے جسم سے اوپر رہے۔ بعد وفات حسب وصیت
عمل کیا گیا دفن کے بعد لوگون نے دیکھا کہ ایک سفید پتھر مزار شریف پر رکھا
ہوا ہی اور شیر کے پانؤن کے نشان بھی ہین لوگ سمجھے کہ شیر رکھ گیا ہی
اور ایک مدت تک وہ شیر طواف مزار پُرانوار کا کرتا رہا یہ وہی شیر ہی جسپر شیخ
لکڑیون کا بوجھ لایا کرتے تھے رحمۃ اللہ علیہ الی یوم القیامہ صاحب تذکرۃ الاولیا
لکھتے ہین کہ جو شخص سنگ سر مزار شیخ پر ہاتھ رکھکر جو دعا کریگا وہ قبول ہو گی اور
اسکو مجرب لکھا ہی۔ اور کیا عجب ہی جو ایسا ہو کیونکہ اس کرامت سے زیادہ
اُنکی شان و عظمت ہی نقل ہی کہ کسی نے بعد رحلت شیخ کو خواب مین دیکھا

اور پوچھا کہ حق تعالی نے تمھارے ساتھ کیا کیا فرمایا کہ میرا اعمال نامہ مجکو دیا
مین نے کہا کہ تو مجکو اعمال نامہ مین کیون مشغول کرتا ہی میرے عمل سے پہلے
تجکو علم تھا کہ مین کیا کیا کرونگا میرا نامۂ اعمال کراما کاتبین کو دیدے وہ پڑھتے
رہین گے مجکو چھوڑ کہ مین تیرا دم مارتا ہون۔ وفات شیخ ۱۵۔ رمضان
۴۲۵ھ ہجری مین ہی اور ایک قول مین ۱۰۔ محرم ۴۲۴ھ ہجری مین ہی۔

بعض ملفوظات جواہر قطعات حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

ہر کہ نماز بر وقت نخواند و تلاوت قرآن نکند و علم نیاموزد و سخاوت نکند مردگان
از وی بہر حال بہتراند دیگر اگر کسی صد کار با اخلاص کند و یکی بریا خوف آنست
کہ ہمہ کار خالص او نیست شود دیگر ہر کہ دعوی علم کند باید کہ عمل بہ وی بود و
ہر کہ دعوی عبادت کند باید کہ اخلاص با وی بود و ہر کہ دعوی تصوف کند باید
کہ فنا با وی بود دیگر ہر کہ حریص دنیا بود مالش حلال نباشد و ہر کہ دروغ گوید
ایمانش نبود و ہر کہ خیانت کند سیر ایمانش نباشد و ہر کہ کاہل نماز بود ایمان ندارد
دیگر زندگانی چنان دانید کہ گویا جان برلب رسیدہ۔ من ہفتاد و سہ سال ست
کہ با حق تعالی زندگانی کردم و یک سخن با وی برخلاف شرع نہ گفتم و یک نفس
بموافقت نفس نزدم و سفر چنان کردم کہ از عرش تا فرش ہمہ زیر یک قدم
من بود دیگر از حق تعالی بر من ندا آمد کہ اگر باندوہ پیش من آئی شادت کنم و اگر

با نیاز آئی تونگرت کنم واگر از خودی خود دست بداری آب وهوا را مسخرت کنم
دیگر سر من عرش ست وپای من تحت الثری ودستهای من مشرق ومغرب دیگر
ملائکه سه جا از اولیا را مدد دارند اول ملک الموت در وقت نزع ایشان دوم
کراماً کاتبین در وقت نوشتن نامه سوم منکر ونکیر بوقت سوال دیگر تا یقین
ندانستم که رزق بروی ست دست از کار باز نداشتم وتا عجز خلق ندیدم پشت بر
خلق نکردم دیگر تا تو طالب دنیا باشی دنیا بر تو سلطان بود وچون تو از وی
روگردانی تو بروی سلطان باشی دیگر درویشی کسی را بود که او را دنیا وآخرت
نباشد وغیبت نکند بدین هردو دیگر نماز را پیشتر از وقت از تو می طلبند تو نیز روزی
پیشتر از وقت از وی مطلب دیگر بنده را تا بحق راه است اما با حق کسی را راه نیست
وهر که او را یافت نماند وهر که او را یافت نمرد. در صد هزار سال یکی از رحم مادر
زاید که آن کس محبت وپرستش حق را شاید دیگر قبلۀ جوان مردان خدای تعالی
است که اَیْنَ مَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ دیگر پرسیدند از وی که خدا را کجا دیدی
گفت آنجا که خود را ندیدم دیگر چون ذکر نیکان میغ شنید پدید آید وباران رحمت
بارد چون ذکر خدای تعالی کنی میغی از نور پدید آید که عشق بارد اما ذکر بندگان
عام را رحمت ست وخاص را غفلت دیگر آن راه که به بهشت برد نزدیک ست
اما راهی که بخدای برد دورست دیگر می باید که در روزی هزار بار میری وباز زنده
شوی تا باشند که حیاتی یابی تا بعد شش موت نبود وچون هستی خویش یاد دهی

او هستی خویش بتود هد دیگر با خدا آشنائی کنید تا دل قوی شود چون غریبی که شهرها
میرود و چون در سفر آشنائی یابد قوی دل می گردد دیگر دوستی خدا در دل آن
کس نبود که او را رحم و شفقت بر خلق نبود دیگر انچه که خدای تعالی مر بنده را بعد
ایمان کرامت کند هیچ چیز بهتر از دل تارک و زبان راست نیست دیگر هر که درین
جهان از خدا و رسول او و پیران شرم دارد دران جهان خدا ازوی شرم دارد
دیگر یک بار خدای را یاد کردن صعب ترست ازانکه شمشیر بر روی خورد هزار بار
دیگر اگر جبرئیل علیه السلام از آسمان بانگ کند که ای فلان کسی مثل تو نیست و نخواهد بود
تو قول او را صادق داری اما از مکر خدا ایمن مشو و از آفت نفس خویش و عمل
شیطان غافل مباش دیگر یک بار دیدم خدا را بخواب که می گفت یا ابا الحسن خواهی
که من ترا باشم گفتم نی گفت تو مرا باشی گفتم نه گفت یا ابا الحسن همه عالم درین آرزو
اندکه من ایشان را باشم و ایشان مرا و تو چنین می گوئی گفتم خدا وندا آن که باشد که ترا
نخواهد اما تو اختیار بمن دادی از مکر تو که ایمن تواند بود که تو اختیار کس ندادی نمیکنی
هرچه می خواهی می کنی دیگر ازوی پرسیدند که بندگی چیست گفت عمر در ناکامی
گذاشتن دیگر ازوی پرسیدند که چه کنیم که بیدار باشیم گفت عمر یک نفس باز آورید
و این یک نفس را چنان دانید که واپسین ست و بر لب رسیده است دیگر
پرسیدند که فقیری چیست گفت سیاه دل بودن یعنی از پس رنگ سیاه رنگ
دیگر نباشد دیگر اگر همه گوشه شود و آن بر تو بزبان آید هیچ غم نباشد برابر آنکه

تکبیر اول از تو فوت شود بجماعت دیگر ہر کہ روز جمعہ دوازدہ رکعت بشش سلام
گزارد میان ظہر و عصر و دو رکعت صلوۃ الحاجت بخواند در ہر رکعت بعد فاتحہ
آیۃ الکرسی و شہد اللہ و قل اللہم مالک الملک تا بغیر حساب و انا انزلنا
یک یک بار بعد فراغ سر بزمین نہادہ بگوید کلمۂ توحید یک بار و بعد سر از سجدہ بر داشتہ
حاجت خواہد روا گردد دیگر دو رکعت نماز برای خوشنودی خصمان و ادای
حق بندگی باید خواند در ہر رکعت بعد فاتحہ آیۃ الکرسی و قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ
الْمُلْکِ تا بغیر حساب یکبار و ثواب آن بخصمان بخشد در قیامت خصمان زوی
راضی باشند و اگر بہ نیت ادای بندگی خواہد ادا کردہ باشد دیگر در شب پنجشنبہ
دو رکعت برای حق والدین بخواند میان شام و خفتن در ہر رکعت بعد فاتحہ
انا انزلنا و انا اعطینا و قل یا و اخلاص و معوذتین یک یک بار چنان
ثواب ست کہ گویا توریت و انجیل و زبور و فرقان خواندہ باشد دیگر اگر خدای تعالیٰ
روز قیامت ہمہ خلق را از مشرق تا بہ مغرب برای من بخشد از بزرگی ہمت خود
کہ با خدا دارم باز نہ نگرم دیگر مردی خرقہ پوشیدن خواست گفت اگر زن لباس
مرد پوشد مرد شود و اگر مرد لباس زن پوشد زن شود گفت نہ گفت چرا لباس
مردان پوشی اگر مرد نۂ و اگر مردی نیز حاجت نیست مقالات صوفیہ۔

حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ کا اسم مبارک علی ہے آپ کی نسبت وسائط سے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی تک پہونچتی ہے بڑے عالی نسبت وکیفیت سے تھے حالات مریدان کے ظہور پر آپ کو خاص کمال حاصل تھا بڑے لوگون سے کے کشف مشکلات سلوک آپ کے ذریعے سے ہوتے تھے اور بزرگان وکاملان آپ سے مستفید ہوتے تھے مصنف کتاب کشف المحجوب تحریر کرتے ہین کہ اتفاقاً مجکو ایک واقعہ راہ سلوک مین ایسا پیش آیا کہ جس کا حل مجھسے نہو سکا حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی کی خدمت مین روانہ ہوا انکی خدمت مین پہونچا اور آپ کو ایک مسجد مین پایا تنہا بیٹھے ہوئے ایک ستون سے میرے واقعہ مشکلہ کی کیفیت بیان فرمارہے ہین مین نے بے پوچھے اپنی مراد پائی اور عرض کیا کہ اے شیخ یہ واقعہ تو میرا ہی جسکو آپ بیان فرمارہے ہین آپ نے کہا عزیز من اللہ تعالے نے اس ستون کو گویا کردیا تھا یہ واقعہ مجھ سے پوچھا تھا۔ ایک دن شیخ ابوسعید اور شیخ ابوالقاسم طوس مین ایک تخت پر بیٹھے ہوے تھے اور ایک گروہ فقراے طالبین کا تخت کے چارون طرف کھڑا تھا ایک درویش کے دلمین گذرا کہ اس بزرگ کا مرتبہ نہ معلوم کیا ہی شیخ ابوسعید نے کہا کہ اگر کسی کو یہ خواہش ہو کہ دو بادشاہون کو ایک وقت مین ایک جگہ ایک تخت پر دیکھے تو اُس سے کہدو کہ دیکھ یہ بیٹھے ہوے ہین اُس فقیر نے جب یہ سنا تو اُنکے حالات باطنیہ پر نظر ڈالنا شروع کی خدا کی طرف سے حجاب اُٹھا دیے گئے اور

اسنے سب حالات پر نظر کی اور یقین ہو گیا کہ شیخ نے سچ کہا ہی۔ نفحات

شیخ ابو علی فارمدی قدس سرہ

سیاح ممالک الٰہی غواص محیط نامتناہی رہبر سالکان صمدی حضرت شیخ بو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ نام نامی فضل بن محمد ہی اور فارمد ایک قریہ کا نام ہی جہان آپ کی سکونت تھی شیخ الشیوخ خراسان تھے اور ہر علم مین یکتاے روزگار تھے حضرت امام ابو القاسم قشیری کے شاگرد تھے اور طریقت مین دو شیخ سے نسبت تھی ایک ابو القاسم گورگانی طوسی سے دوسرے شیخ المشائخ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے شیخ فرماتے ہین ابتداے جوانی مین مین نیشاپور مین علم دین پڑھتا تھا وہان شیخ سعید ابو الخیر تشریف لائے ہین اُن کی ملاقات کو گیا اور اُن کی صورت کا عاشق ہوا۔ ایک روز مین شیخ سے پوشیدہ اُنکے مکان مین کنارے بیٹھ گیا کہ شیخ کی نگاہ مجھپر نہ پڑے۔ الغرض شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ سماع مین مشغول ہوئے اور وجد ہوا اور اپنے کپڑے پھاڑے تھوڑی دیر کے بعد مریدون نے جامۂ شیخ کے ٹکڑے تبرکاً تقسیم کر لیے اُن مین سے ایک آستین اور کلی شیخ نے علیحدہ رکھ لی اور آواز دی کہ اے بو علی کہان ہی تو فرماتے ہین مین نے قصداً جواب نہین دیا اس لیے کہ شیخ مجکو پہچانتے نہین اور نہ مین اُنکی زیر نظر ہون۔ جب مکرر سہ کرر آواز

دی تومین گیا وہ آستین اور کلی مجکو مرحمت فرمائی اور کہا کہ یہ آستین اور کلی
تمھاری ہوئی پس۔ اُسی وقت میرے قلب مین اک روشنی پیدا ہوئی اور
روز بروز اُسمین ترقی دیکھتا تھا اور یہ کیفیت مین نے حضرت ابوالقاسم قشیری
سے کہی اُنھون نے مجکو مبارکباد دی اور فرماتے ہین کہ اس کے بعد بھی
مین علم پڑھتا رہا تین سال تک ایک روز دوات مین قلم ڈالکر جو نکالا تو سفید
نکلا اسی وقت مین نے اپنے اُستاد سے یہ حال بیان کیا اُنھون نے کہا
کہ بس اب تو دوسرے کام مین مشغول ہوجا۔ شیخ فارمدی فرماتے ہین کہ
ایک روز شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے حمام مین غسل کیا تو مین نے چند
ڈول آب کنوین سے لاکر وہان ڈالدیے۔ جب شیخ بعد غسل کے باہر نکلے تو
پوچھا کہ وہ کون تھا جس نے گرمابہ مین پانی ڈالا۔ یہ سنکر مین بہت پریشان ہوا
مجبوراً عرض کیا کہ مین تھا فرمایا کہ اے بوعلی جو کچھ ابوالقاسم کو ستر برس مین ملا
تو نے ایک ڈول پانی پر لے لیا۔ وفات شیخ ۷۷ کے ہجری مین ہے۔

خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قطب الاولیا خواجہ محمد پارسا قدس سرہ کتاب فصل الخطاب مین
لکھتے ہین کہ مولانا شرف الدین العقیلی الانصاری البخاری رحمۃ اللہ علیہ کے
ہاتھ کا لکھا ہوا مین نے دیکھا جو ایک علماے کبار و سلسلۂ خاندان نقشبندیہ

سے ہین وہ یہ لکھتے ہین کہ ابر طریقت بحر حقیقت ہادی گمرہان رہنماے
آوارگان عارف لاثانی حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ بعمر ہیجدہ
سال بغداد کو تشریف لے گئے اور ابی اسحاق فقیہ سے علم فقہ حاصل
کیا اور علم نظر کی پوری تکمیل کی حنفی مذہب تھے بہت دن اصفہان و بخارا
مین تعلیم فرماتے رہے اہل عراق و خراسان و خوارزم و ماوراء النہر مین مقبول
خاص و عام تھے ایک مدت تک کوہ آزر مین آپ سکونت رکھتے تھے حضرت
شیخ عبداللہ جوینی سے آپ کو خرقہ ملا ہی اور شیخ عبداللہ جوینی و شیخ حسن سمنانی
و شیخ بوعلی فارمدی رحمہم اللہ سے نسبت حاصل کی۔ آپ کی ولادت کا ۴۴۰ھ
ہجری ہی اور وفات شریف ۵۳۵ھ ہجری مین واقع ہوئی۔ حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ
علیہ اپنی تاریخ مین تحریر فرماتے ہین خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ صاحب احوال
و کرامات تھے اور بغداد و خراسان و عراق و سمرقند و بخارا مین مستفید ہوئے
اور ہزارون کو آپ سے نفع پہونچا۔ اور مرو مین رونق بخش ہو کر تھوڑے دن
وہان رہے اسکے بعد ہرات کو چلے گئے تھوڑے روز قیام فرماکر پھر مرو
مین واپس تشریف لائے اور چند روز آپ پھر ہرات مین رہے اور کچھ دنون
رہ کر بقصد سفر مرو وہان سے روانہ ہوئے جب ہرات سے باہر نکلے راہ
مین انتقال ہوا۔ بعض کہتے ہین کہ وہین دفن ہوئے بعض نے کہا ہی کہ ابن
النجار جو مریدون مین تھے سے آپ کا جسد مبارک مرو کو لیگئے اور وہین دفن

کیا منجملہ اصحاب دیگر چار خلفاے اعظم جو صاحب مقامات عالیہ سے تھے وہ خلعت خلافت حاصل کر کے دعوت و ارشاد خلق مین مشغول ہوئے وہ چارون خلیفہ علی الترتیب یہ ہین خواجہ عبد اللہ برقی خواجہ حسن اندقی خواجہ احمد یسوی سے خواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس سرہم۔ شیخ نجیب الدین برغش شیرازی فرماتے ہین کہ مجکو چند ورق کاغذ کے ملے جسے دیکھنے سے مین خوش ہوا مگر معلوم نہ تھا کہ اسکا مصنف کون ہی اور اسکے مصنف کی اور تصنیفین بھی اگر مجھے ملجائین تو خوب ہو۔ اُسی رات کو خواب دیکھا کہ ایک شخص باوقار سفید ریش و نورانی شکل خانقاہ مین آئے اور متوضی مین وضو کرنے کے لیے گئے۔ مین بھی ساتھ ساتھ گیا۔ سفید لباس تھا اور اُسپر آب زر آیۃ الکرسی نہایت خوشخط لکھی ہوئی تھی وضو کرتے وقت وہ کپڑے اُتار کر مجکو دیے سفید لباس کے اندر سبز لباس تھا اُسپر بھی آیۃ الکرسی لکھی ہوئی تھی وہ لباس بھی اُتار کر مجکو دیا اور فرمایا کہ اسکو حفاظت سے رکھ مین وضو کرتا ہون۔ وضو کے بعد فرمایا کہ ان دو لباسون مین سے تو جو مانگے وہ تجھے دیتا ہون مین نے کہا کہ آپ کو اختیار ہی جو چاہین مرحمت فرمائین پس جامۂ سبز مجکو پہنایا اور جامۂ سفید خود پہنکر کہنے لگے کہ تو مجکو پہچانتا ہی کہ مین کون ہون عرض کیا کہ نہین فرمایا مین اُن پرچون کا مصنف ہون اور میرا نام یوسف ہمدانی ہی جس کے چند پرچے تیرے ہاتھ لگے ہین اُس کتاب کا نام زینۃ الحیات ہی اور اُس سے بہتر بھی

میری تصنیفات ہین جیسے منازل السالکین منازل السائرین۔ جب
مین خواب سے بیدار ہوا تو بہت خوش ہوا۔ خزینۃ الاصفیا۔

ذکر حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ

نور چراغ معرفت ضیاے خورشید طریقت گل چین گلستان خدادانی حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ سردفتر خواجگان ہین اور خلیفہ خواجہ حضرت یوسف ہمدانی کے ہین قدس سرہما آپ کے والد کا نام عبدالجمیل ہی اور امام مالک علیہ الرحمۃ کی اولاد سے ہین اور مقتداے علوم ظاہر و باطن ہین اور وطن حضرت مولانا عبدالجمیل کی مان کا روم ہی۔ اور والدہ خواجہ اولاد شاہ روم سے ہین اور کہتے ہین کہ مولانا عبدالجمیل امام حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کے صحبت یافتہ ہین اور حضرت خضر علیہ السلام نے مولانا عبدالجمیل قدس سرہ کو حضرت خواجہ کی ولادت کی بشارت دی تھی حضرت خواجہ کے والد بزرگوار بسبب حوادث روزگار ملک روم سے ماورارالنہر و بخارا ہوتے ہوے غجدوان مین تشریف لائے اور سکونت اختیار کی حضرت خواجہ کا تولد وہین ہوا اور وہین آپ کا نشو ونما ہوا اور بخارا مین تحصیل علم ظاہری کی لکھتے ہین کہ ایک روز امام صدرالدین جو علماے کبار سے تھے اور حضرت خواجہ کے اُستاد تھے بوقت درس تفسیر اس آیت شریف پر

پہونچے اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اپنے اُستاد سے حضرت خواجہ نے پوچھا
کہ حقیقت خفیہ اور اُسکا طریقہ کیا ہی اگر ذاکر بآواز بلند ذکر کرے تو دوسرا
شخص واقف ہوتا ہی اور اگر دل سے ذکر کرے تو بحکم حدیث اَلشَّیْطَانُ یَجْرِیْ
اِبْنَ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ شیطان واقف ہوتا ہی اسکے جواب مین اُستاد نے کہا
کہ یہ علم لدنی ہی انشاء اللہ تعالیٰ تمکو کسی اہل اللہ سے اسکا طریقہ پہونچیگا۔ حضرت خواجہ
کو اُس روز سے اُسکا انتظار تھا ایک مدت کے بعد حضرت خواجہ خضر علیہ السلام
تشریف لائے اور آپ کو وقوف عددی کی تلقین فرمائی اور اپنی فرزندی
مین قبول فرماکر کہا کہ تو حوض مین اُترا ور غوطہ لگا اور دل سے کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ حضرت خواجہ نے ویسا ہی کیا اور اُسی کام مین مشغول
رہے یہان تک کہ تمام ابواب سلوک ومقامات آپ پر منکشف ہوئے حضرت
خواجہ ابتدائے حال سے انتہا تک مقبول خاص وعام رہے اور ہمیشہ
اتباع سنت کے پابند اور بدعت وہوائے نفس کے مخالف رہے اور
اپنی حالت کو نظر اغیار سے ہمیشہ مخفی رکھتے تھے۔ بخارا مین خواجہ یوسف
ہمدانی کی تشریف آوری کا اتفاق ہوا۔ حضرت خواجہ عبدالخالق قدس سرہ
کو بنور باطن معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ کو بھی شغل دل حاصل ہی پس آپ کی
صحبت سے مشرف ہوئے اور وہ جب تک بخارا مین تشریف رکھتے
تھے حضرت خواجہ آپ کی صحبت مین رہے۔ یہانتک کہ حضرت یوسف ہمدانی

نے حضرت خواجہ کو خرقہ پہنایا۔ اگرچہ یوسف ہمدانی کے طریقہ مین ذکر جہر کارواج
تھا۔ مگر حضرت خواجہ کو جس طرح خضر علیہ السلام سے پہونچا تھا اُسی پر مشغول رہنے
کا حکم دیا اُسمین کچھ تبدل وتغیر نہ کیا۔ حضرت خواجہ کی ولایت اس رتبے کو
پہونچی کہ ہر روز ایک وقت کی نماز کعبہ شریف مین پڑھتے تھے اور پھر واپس
تشریف لاتے تھے ولایت شام آپ کے مریدون کا معدن ہی۔ حضرت خواجہ
اولیاے کبیر قدس سرہ جو آپ کے فرزندان معنوی مین سے ہین اُن کے
نام جو وصیتین ہین وہ اسس غرض سے لکھی جاتی ہین کہ تمام متعلقان
وابستگان سلسلہ کو اس سے نفع ہو۔

وصیت نامہ

وصیت می کنم ترا ای پسر کہ من کہ بعلم وادب وتقوی در جمیع حال بر تو باد کہ
تتبع آثار سلف کنی وملازم سنت وجماعت باشی وفقہ وحدیث آموزی واز
صوفیان جاہل پرہیزی ہمیشہ نماز باجماعت گزاری بشرطیکہ امام وموذن نباشی ہرگز
طلب شہرت نکنی کہ آفت ست ونہ بمنصبے مقید مشو دائم گمنام باش ودر
قبالہ نام خود منویس وبمحکمۂ قضا حاضر مشو وضمان کسی مشو بوصایا ے مردم
درمیاو باملوک وابنای ملوک صحبت مدار خانقاہ بنا مکن ودر خانقاہ منشین وسماع
بسیار مکن کہ سماع بسیار نفاق پدید آرد وبسیاری سماع دل را بمیراند وبر سماع

انکار مکن کہ سماع را اہل سماع بسیار اند کم گوی و کم خور و کم خسپ و از خلق بگریز همچنانکہ از شیر بگریزند و ملازم خلوت خود باش و با امردان و زنان و مبتدعان و توانگران و عامیان صحبت مدار حلال خور و از شبہ بپرہیز و تا توانی زن مخواہ کہ طالب دنیا شوی و در طلب دنیا دین بادہی۔ بسیار مخند و از خندہ قہقہہ اجتناب نمای کہ خندہ بسیار دل را بمیراند باید کہ در ہمہ کس بچشم شفقت نگری و ہیچ فردی را حقیر نشمری ظاہر خود را میارای کہ آرایش ظاہر از خرابی باطن ست با خلق مجادلہ مکن و از کسی چیزی مخواہ و کسی را خدمت مفرما و مشائخ را بمال و تن و جان خدمت کن و بر افعال شان انکار منمای کہ منکر ایشان ہرگز رستگاری نیابد بدنیا و اہل دنیا مغرور مشو باید کہ دل تو ہمیشہ اندوہگین باشد و چشم تو گریان و عمل تو خالص و دعای تو بتضرع و جامہ تو کہنہ و رفیق تو درویش و مایہ تو فقیر و خانہ تو مسجد و مونس تو حق سبحانہ تعالی۔ تم کلامہ العالی قدس سرہ۔ اور یہ کلمات آپ ہی سے منقول ہین۔ ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن خلوت در انجمن۔ یاد کرد۔ باز گشت۔ نگاہ داشت۔ یاد داشت۔ ہر کلمے کی صراحت طوالت چاہتی ہی جسکو حق تعالی شوق جستجو عطا فرمائے وہ شفاء العلیل وغیرہ کتب مین ملاحظہ فرمائے اُسمین ہر ایک کلمے کی پوری تشریح ہی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ چار کلمہ آخر کے مختصر معنی یون بیان فرماتے ہین کہ یاد کرد عبارت از تکلف ست در ذکر و باز گشت عبارت رجوع ست

بحق سبحانہ بران وجہ کہ ہر بار کلمۂ طیبہ را گوید از عقب آن بدل اندیشد کہ خداوندا مقصود من تو ئی و نگہداشت عبارت از محافظت رجوع ست بی گفت زبان و یاد داشت عبارت از رسوخ ست در نگہداشت انتہی کلامہ حضرت خواجہ کے خلفا مین افضل و اکمل یہ چار خلیفہ ہین خواجہ احمد صدیق خواجہ اولیاے کبیر خواجہ سلیمان کوینی خواجہ عارف ریوگری قدس سرہم

خواجۂ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

عالی جناب ہدایت مآب مستغنی عن الالقاب مہر سیمای برتری خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ۔ خواجۂ ممدوح خلیفہ حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی ہین علم و حلم و ریاضت و متابعت سنت مین بعدیل سے تھے اور آپ کی وفات ۶۱۵ھ ہجری مین ہوئی مدفن ریوگرہی جو علاقۂ بخارا مین واقع ہی

بیان خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہ

مظہر فیوض ولایت مصدر برکات و ہدایت در دریاے تحقیق آب گوہر تدقیق عالم علوم صوری و معنوی حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ آپ حضرت خواجہ ریوگری کے خلیفہ اور صاحب ارشاد ہین آپ کا مولد قصبۂ انجیر فغنہ ہی۔ جو بخارا کے علاقے کا گاؤن ہی آپ نے بوجہ مصلحت وقت ذکر جہر

جاری فرمایا۔ بعد رحلت خواجہ ریوگری رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت خواجہ ایک
مسجد مین بذکر جہر مشغول ہوے مولانا حافظ الدین نے حسب اشارہ استاذ العلماء
شمس الائمہ حلوانی کے بمواجہہ علماے کثیر حضرت خواجہ سے سوال کیا کہ
آپ نے کس سبب سے ذکر جہر اختیار کیا۔ آپ نے فرمایا اسلیے کہ شخص خوابیدہ
جاگے اور غافل ہوشیار ہوا ور اُسکو ترغیب ہوا ور راہ نیک پر آئے۔ مولانا
حافظ الدین نے کہا کہ جب آپ کی نیت مین یہ ہی تو بیشک آپ کے لیے
ذکر جہر جائز ہی اور پھر عرض کیا کہ اسکی کوئی حد بیان فرمائیے کہ اس کے جواز و
عدم جواز مین ہمین تمیز حاصل ہو۔ خواجہ نے فرمایا کہ ذکر اُس کے لیے ہی کہ
اُسکی زبان دروغ و غیبت سے پاک ہوا ور اُسکا حلق حرام و شبہہ سے پاک
ہوا ور اُسکا دل ریا و سمع سے طاہر ہو۔ اور اُسکا سرّ پاک ہو توجہ لغیر اللہ سے
خواجہ علی رامیتنی جو اجلۂ اصحاب حضرت خواجہ سے ہین قدس سرہما فرماتے ہین
کہ ایک درویش نے بزمانہ خواجہ محمود خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ اس زمانے
مین کونسا شیخ ہی جو جادۂ استقامت پر ثابت اور مجمع کمالات ہو تا کہ مین اُسکی
اقتدا اور اتباع کرون حضرت خضر نے فرمایا کہ خواجہ محمود فغنوی ہی۔ بعض
اصحاب خواجہ رامیتنی فرماتے ہین کہ وہ درویش جس نے خواجہ خضر سے
پوچھا تھا خود خواجہ رامیتنی علیہ الرحمۃ تھے مگر انھون نے اپنا نام ظاہر نہین
کیا۔ ایک روز خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ مع اصحاب و احباب ذکو مین

مشغول تھے ناگاہ ایک مرغ سفید بزرگ جثہ آپ کے سر پر سے اُڑتا ہوا گذرا جب آپ کے مقابل ہوا تو بزبان فصیح یہ کہا کہ ای علی مردانہ باش اُسوقت جو لوگ آپ کے یہان حاضر تھے اُس مرغ کو دیکھکر اور یہ ندا ے عجیب سنکر بیہوش ہو گئے اور اُن پر ایک کیفیت طاری ہوئی جب ہوش آیا عرض کیا کہ جو کچھ ہمنے دیکھا اور سنا ہی اُسکی کیا حقیقت ہی خواجہ نے فرمایا کہ یہ خواجہ محمود فغنوی تھے حق تعالی نے اُنکو یہ بزرگی عطا کی ہی کہ جس جا حضرت موسی علیہ السلام رب الانام سے کلام کرتے تھے وہان یہ بھی ہمیشہ جایا کرتے ہین خصوصًا آج وہ ایک خاص بات کے لیے جارہے ہین وہ یہ ہی کہ خواجہ دہقان قلتی خلیفۂ خواجہ اولیاے کبیر رحمۃ اللہ علیہما قریب مرگ ہین اور اُنھون نے دعا کی ہی کہ الٰہی اسوقت کسی اپنے دوست کو میرے پاس بھیج تاکہ وہ وقت رحلت مجکو مدد دے اس لیے خواجہ وہان تشریف لے گئے ہین۔ رشحات

بیان حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

شہسوار میدان یکتائی فارس مضمار پارسائی مرکز برکات اتم مدار نقطۂ فیض وکرم درعلم وعرفان غنی حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمت اللہ علیہ حضرت ممدوح کا لقب خواجہ عزیزان ہی بحصول قوت حلال کسب بافندگی

کرتے تھے آپ خواجہ محمود فغنوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہین جسوقت خواجہ محمود فغنوی کا وقت رحلت قریب پہونچا آپ نے خواجہ ممدوح کو خلافت دی اور اپنے تمام مریدین کو آپ کے سپرد کیا۔ مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ حضرت خواجہ کی تعریف مین فرماتے ہین **شعر**

گر نہ علم حال فوق قال بودی کی شدی　　بندۂ اعیان[1] بخارا خواجۂ نساج[2] را

آپ کا مولد رامیتن ہی اور مدفن خوارزم۔

بعض مکاتیب وملفوظات خواجہ

حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی قدس سرہ حضرت خواجہ کے ہمعصر تھے آپسمین اکثر رسل ورسائل کا اتفاق ہوا ہی شیخ سمنانیؒ نے کسی شخص کو خواجہ کی خدمت مین بھیجا اور تین باتین استفسار کین وہ سوال مع جواب حسب ذیل ہین۔ **سوال اول** ہم اور تم دونون ہر مسافر کی مہمان داری کرتے ہین باوجودیکہ مین کھانے اور پینے مین زیادہ تکلف کرتا ہون اور آپ کچھ تکلف نہین کرتے اسکی کیا وجہ ہی کہ ہر شخص آپ کا مداح ہی اور میرا شاکی حضرت خواجہ نے جواب دیا کہ خدمت کنندگان منت نہندہ بہت ہین اور خدمت کنندگان منت دارندہ کم ہین تم اسمین کوشش کرو

[1] اعیان بمعنی بزرگان ۱۲ [2] بافندۂ جامہ ۱۲ غیاث اللغات

کہ تمھارا شمار خدمت کنندہ منت وار زندہ مین ہو تاکہ کوئی تمھارا گلہ نکرے سوال دوم مین نے سنا ہی کہ آپ کو حضرت خضر علیہ السلام نے تربیت دی ہی یہ کیونکر ہی فرمایا کہ تمام بندگان خدا اُس کے عاشق ہین جس کا خضر عاشق ہی سوال سوم ہم سنتے ہین کہ تم ذکر جہر کرتے ہو اسکی کیا وجہ ہی۔ فرمایا کہ مین بھی سنتا ہون کہ تم ذکر خفی کرتے ہو پس تمھارا ذکر بھی ذکر جہر ہی دیگر مولانا سیف الدین جو علماے کبار سے تھے۔ خواجہ عزیزان قدس سرہ سے پوچھا کہ آپ ذکر جہر کس نیت سے کرتے ہین فرمایا کہ اس بات پر علما کا اتفاق ہی کہ وقت اخیر مین بلند آواز سے تلقین کرنا بمضمون حدیث لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ شَهَادَةَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ جائز ہی پس درویشون کا ہر نفس نفس اخیر ہی دیگر فرماتے ہین کہ آیت تُوبُوا اِلَى اللّٰہِ مین اشارت وبشارت دونون ہین یعنی توبہ کا اشارہ اور اجابت کی بشارت ہی کیونکہ اگر توبہ قبول نہ فرماتا تو اُس کے کرنے کا حکم ندیتا پس امر دلیل قبول ہی دیگر فرماتے ہین کہ عمل کرنا اور ناکردہ سمجھنا اور ازسر نو پھر عمل کرنا اور فرماتے ہین کہ دو وقت ضرور اپنی حفاظت کرنا چاہیے یعنی بات کرتے وقت اور کھاتے وقت دیگر فرماتے ہین کہ جو شخص کسی جا بغرض ہدایت مخلوق نہ بیٹھے اور خدا کا طریقہ بتلائے تو اسکو چاہیے کہ ایسا بنے جیسے کوئی شخص جانور پالتا ہی اور ہر جانور کا حوصلہ جانکر اُس کے موافق دانہ پانی کھلاتا پلاتا ہی اسی طرح چاہیے کہ مرشد

حسب استعداد و قابلیت طلباء کے تربیت کرے دیگر فرماتے ہین کہ اگر تمام روے زمین پر ایک فرزند بھی منجملہ فرزندان خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ رہتا تو منصور دار پر نہ چڑھتا یعنی اُسکو اُس مقام سے آگے بڑھا دیتا کہ وہ انا الحق کہنے سے باز آتا دیگر رہروان راہ سلوک کو ریاضت و مجاہدہ بہت کرنا چاہیے تاکہ اس مرتبہ و مقام پر پہونچین مگر ایک راہ بہت نزدیک ہی کہ اُس سے جلد مقصد کو پہونچتا ہی وہ یہ ہی کہ کسی صاحب دل کے دلمین جاے پیدا کرے کیونکہ وہ مورد نظر حق ہی اُسکو بھی اس نظر سے کچھ حصہ مل جائیگا دیگر شیخ فخر الدین نوری نے خواجہ عزیزان سے پوچھا کہ کیا وجہ ہی جو بروز سوال اَلَسْتُ بِرَبِّکُم تمام نے بلفظ بلےٰ جواب دیا اور بروز ابد حق تعالی لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ فرمائیگا تو کوئی جواب ندیگا فرمایا کہ روز ازل تکالیف شرعیہ ہونے والے تھے اُس موقع مین جواب دینا ضرور تھا اور روز ابد روز رفع تکالیف شرعیہ ہی اور ابتداے عالم حقیقت ہی پس عالم حقیقت مین جواب کی کیا ضرورت ہی اسلیے خود پروردگار عالم فرمائیگا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ انتہی کلامہ یہ قطعہ و رباعی خواجہ عزیزان رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہی قطعہ

نفس مرغی مقید در روان ست	بگہدارش کہ خوش مرغیست دمساز
زبانش بند مگسل تا نپرد	کہ نتوانی گرفتن بعد پرواز - رباعی
باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت	وز تو نرمید زحمت آب و گلت

ہرگز نکند روح عزیزان بجلت رباعی	از صحبت وی اگر تبرا نہ کنے
آن ذکر بود کہ مرد را فرد کند	چون ذکر بدل رسد دلت ورد کند
لیکن دو جہان بر دل تو سرد کند	ہرچند کہ خاصیت آتش دارد

صاحب رشحات لکھتے ہین کہ حضرت خواجہ کے یہان ایک مہمان آیا اُسوقت گھر مین کچھ نہ تھا خواجہ متردد ہوئے ایک شخص جو آپکا عقیدتمند تھا اُسنے کچھ ماحضر پیش کیا اور بہت عجز سے کہا کہ آپ یہ ہدیہ قبول فرمائین خواجہ کو یہ بات بہت خوش آئی قبول فرمایا اور مہمان کو کھلا کر کہا کہ اے شخص اسوقت تو جو چاہے سو مانگ تیری مراد برآئیگی اُس نے عرض کیا کہ مین مثل آپ کے ہو جاؤن آپ نے کہا کہ یہ بوجھ تجھسے نہ اُٹھ سکیگا۔ اُس نے بہت عجز سے کہا کہ اس کے سوا مجھے کچھ نہ چاہیے فرمایا اچھا پھر علیحدہ خلوت مین لیگئے اور توجہ کی تھوڑی دیر مین ظاہر وباطن اور صورت اور سیرت مین مثل خواجہ کے ہوگیا ایک چلہ زندہ رہا اس کے بعد رحلت کی رحمۃ اللہ علیہ۔ خواجہ عزیزان کی وفات ۲۸۔ ذیقعدہ ۷۱۵ھ ہجری ہی کسی نے آپ کی رحلت کی یہ تاریخ لکھی ہی قطعہ

بست و ہشتم زماہ ذیقعدہ	ہفصد و پانزدہ زہجرت بود
زین سرا رفت در پس پردہ	کان جنید زمان شبلی وقت

حضرت خواجہ کے دو فرزند عالم وعامل وعارف وکامل تھے فرزند کلان خواجہ خرد کہلاتے ہین مگر نام خواجہ محمد ہی علیہ الرحمۃ۔ خواجہ خرد بحیات خواجہ عزیزان

انشی برس کی عمر کو پونہچ چکے تھے خواجہ خرد کی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اصحاب خواجہ
عزیزان حضرت خواجہ کو خواجہ بزرگ کہتے تھے اور خواجہ محمد کو خواجہ خرد
اسیلیے آپ اس نام سے مشہور ہین دوسرے فرزند ابراہیم علیہ الرحمۃ ہین۔
خواجہ عزیزان نے وقت رحلت فرزند دوم کو خلافت سے سرفراز فرمایا
بعض اصحاب خواجہ عزیزان کے دل مین یہ خیال آیا کہ باوجودیکہ فرزند کلان
عارف وکامل موجود ہین خواجہ نے فرزند دوم کو کیون خلافت دی یہ بات
حضرت پر منکشف ہوئی فرمایا کہ خواجہ خرد عنقریب مجھسے ملنے والا ہی چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ رحلت خواجہ عزیزان کی اُنیس روز بعد خواجہ خرد کا انتقال ہوا
یعنی ۱۷۔ ذی الحجہ ۷۱۵ھ ہجری۔ خواجہ ممدوح کے چار خلفا ہین اور چارون
محمدؐ کے نام سے موسوم ہین یعنی خواجہ محمد کلادوز خواجہ محمد حلاج خواجہ محمد
باوردی خواجہ محمد بابا سماسی قدس سرہم۔ صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے
ہین کہ خواجہ سید اتا خلیفہ خواجہ زنگی خواجہ عزیزان کے ہمعصر تھے اور خواجہ
عزیزان کے ساتھ مخالفت رکھتے تھے ایک روز سید اتا کی زبان سے کچھ
کلمات خلاف ادب خواجہ عزیزان کی شان مین نکلے اتفاقاً اُنھین دنون مین
کوئی غنیم وہان آیا اور پسر سید اتا کو گرفتار کرکے لے گیا سید اتا نے جانا
کہ یہ اُس بے ادبی کی سزا ہی جو عزیزان کی شان مین مجھسے صادر ہوئی۔ معاً
خدمت خواجہ عزیزان مین حاضر ہو کر معذرت کی اور طالب دعا ہوئے کہ وہ

لڑکا آجائے خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا دسترخوان بچھایا گیا خواجہ عزیزان نے فرمایا کہ جب تک سید آتا کا لڑکا نہ آئیگا مین کچھ نہ کھاؤن گا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ آگیا سب کو حیرت ہوئی اور اہل محفل مین شور ہوا اُس لڑکے سے پوچھا کہ تو کیونکر آیا کہا مجکو کچھ خبر نہین صرف اتنا جانتا ہون کہ مین وہان گرفتار تھا یکایک یہان آگیا پھر سب نے ملکر کھانا کھایا۔ سید آتا نے پھر حضرت خواجہ سے بیعت کی۔

ذکر حضرت خواجہ محمد باباسماسی رحمۃ اللہ علیہ

ناظم قوانین شریعت وطریقت منتظم آئین حقیقت ومعرفت قطب الارشاد فخر الاوتاد مظہر حق پرستی وخداشناسی خواجہ محمد باباسماسی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ خواجہ عزیزان کے افضل واعلی صحاب مین سے ہین حضرت خواجہ نے دم رحلت اپنے صحاب مین سے آپ ہی کو انتخاب کیا تھا اور خلعت خلافت ونیابت عطا فرمائی اور اپنے تمام مریدین وخلفا کو آپ کی اتباع وملازمت کا حکم دیا حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند آپ کے مقبول فرزند ہین قبل از ولادت خواجہ نقشبند باباسماسی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے ظہور کی خبر دی تھی کہ بہت قریب ہی کہ قصر ہندوان قصر عارفان ہو جس وقت خواجہ ممدوح

سلہ نام دہی ست از دہات بخارا و مولد و مدفن خواجہ نقشبند ست رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

کا گذر قصر عارفان پر ہوا تو خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا ہوکر تین روز کا
عرصہ ہوا تھا حضرت خواجہ نے فرمایا کہ ہمین اُسکی بو آتی ہی جسکی ولادت کی
ہمنے خبر دی تھی اتنے مین جد خواجہ نقشبند خواجہ نونہال کو بابا سماسی رحمۃ اللہ
علیہما کے پاس لائے آپ نے دیکھا اور فرمایا کہ اسکو ہمنے اپنی فرزندی
مین قبول کیا انشاء اللہ تعالی یہ مقتدائے روزگار ہوگا اس کے بعد آپ نے
امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے امیر کلال اگر تو نے
فرزند بہاء الدین کی تربیت مین کوتاہی کی تو مین تجھے نہ بخشون گا حضرت امیر
نے خواجہ کے قدمون پر گر کر کہا کہ مرد نباشم اگر تقصیر کنم۔ رشحات
آپ کے چار خلفائے کامل ہین خواجہ محمود سماسی خواجہ صوفی سوخاری
و مولانا دانشمند علی و سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہم خواجہ بہاء الدین شاہ نقشبند
فرماتے ہین کہ میری عقد خوانی کی جب تجویز ہوئی تو میرے جد نے مجکو بابا صاحب
کی خدمت مین بھیجا اور ملتجی ہوئے کہ حضرت شریک موقع شادی ہون مین
حسب الحکم حضرت بابا کی خدمت مین حاضر ہوا بعد شرف قدمبوسی پہلے کرامت
یہ دیکھی کہ مجھ مین اُس شب کو نیاز و تضرع کی حالت پیدا ہوئی مین مسجد
مین گیا اور دوگانہ پڑھا اور سجدے مین دعا کی کہ الٰہی مجکو اپنی بلا اٹھانے کی
قوت اور تحمل اور محنت محبت خود عطا فرما صبح کو جب مین خواجہ بابا سماسی
رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین گیا تو آپ نے فرمایا کہ اے فرزند دعا یون کرنا چاہیے

کہ الٰہی جسمین تیری رضا ہو اُسپر مجھے قائم رکھ۔ اور اگر پروردگار عالم اپنے
دوست پر بلا بھیجتا ہی تو تحمل بھی عطا فرماتا ہی اپنے اختیار سے طلب بلا کرنا
گستاخی ہی اس کے بعد کھانا حاضر کیا گیا ہمنے کھایا ایک روٹی بچ رہی
بابا نے فرمایا کہ اسکو رکھ لو کام آئیگی مین نے جی مین کہا کہ منزل بہت قریب
ہی تھوڑی دیر مین گھر پہونچ جائین گے یہ روٹی کس کام آئیگی مگر بامتثال امر
روٹی رکھ لی اور وہان سے حضرت بابا کے ہمرکاب روانہ ہوا راستے مین
جب میرے دلمین خطرات کا توارد ہوتا تھا تو بابا صاحب فرماتے تھے کہ
خاطر را از خطرات بیفائدہ نگہدار۔ راستے مین ایک دوست کا مکان ملا وہان ٹھہرے
وہ دوست حضرت سے خوشی سے ملا مگر اُسکی صورت سے پریشانی ظاہر تھی
بابا صاحب نے باعث اضطراب پوچھا عرض کیا کہ دودھ ہی مگر روٹی نہین ہی
بابا نے فرمایا کہ بہاء الدین وہ روٹی اُسکو دے دیکھ آخر کام آئی تو تو اپنے
دلمین کہہ رہا تھا کہ کس کام آئے گی رحمۃ اللہ علیہما۔ خزینۃ الاصفیا
وفات شریف ۷۵۵ھ ہجری مین ہوئی۔ مزار شریف موضع سماسی مین ہی۔

ذکر حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

نخلبند چمنستان انوار الٰہی شیرازہ بند اوراق فیوض نامتناہی مجمع ہدایت و ارشاد
سرخیل اقطاب و افراد سید ذی کمال حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ

زبدۂ خلفاے خواجہ باباسماسی ہین رحمۃ اللہ علیہما۔ والدۂ حضرت امیر فرماتی ہین
کہ یہ آفتاب کمال جب تک برج حمل مین تھا اکثر ایسا اتفاق ہوا ہی کہ کبھی اگر
لقمۂ شبہہ مین نے کھایا تو معًا میرے پیٹ مین درد ہوا جب یہ بات متعدد بار
وقوع مین آئی تو مین نے ایسے کھانے سے پرہیز کیا امیر صاحب کو بعالم
شباب کشتی کا بہت شوق تھا ہمیشہ زور آزمائی کیا کرتے تھے ایک روز
ایک شخص کے دلمین یہ خیال آیا کہ سید زادے کو کشتی وزور آزمائی کا شوق
بہت نازیبا ہی اسی خیال مین اُسکو نیند آئی اور وہ سو گیا۔ دیکھتا کیا ہی کہ قیامت
بپا ہی اور یہ شخص ایک دلدل مین سینے تک پھنسا ہوا ہی حس و حرکت نہین
کرسکتا اسی حالت مین دیکھا کہ حضرت امیر تشریف لائے اور اُسکے دونون
بازو پکڑ کے بآسانی نکالا جب وہ بیدار ہوا تو امیر نے اُسکی طرف مخاطب ہو کر
فرمایا کہ ہم زور آزمائی اسی دن کے لیے کرتے ہین۔ ایک روز ہنگام معرکہ
وہنگام کشتی حضرت باباسماسی کا وہان گذر ہوا باباصاحب وہان تھوڑی
دیر تماشا دیکھنے کے لیے ٹھہرے آپ کے ہمراہیون مین کسی ایک کے
دلمین یہ خیال آیا کہ اسکی کیا وجہ جو حضرت بدعتیون کی طرف متوجہ ہین۔ بابا
صاحب بذریعہ کشف اُسکے خطرے سے آگاہ ہوئے اور فرمایا کہ اس
معرکے مین ایک شخص ہی کہ جسکی فیض صحبت سے ایک گروہ درجۂ کمال کو پہنچیگا
اُسپر میری نظر ہی اور مین چاہتا ہون کہ اُسکو اپنے قابو مین لاؤن۔ ابھی یہ گفتگو

تمام نہین ہوئی تھی کہ امیر کی نگاہ خواجہ بابا سماسی پر پڑی از خود رفتہ ہو گئے
اور بابا صاحب وہان سے روانہ ہوئے امیر کو اب کہان تاب جو اُس معرکے مین
ٹھہر سکین الغرض سب کچھ چھوڑ چھاڑ خواجہ کے پیچھے پیچھے ہو لیے جسوقت
خواجہ اپنے مقام پر پہونچے امیر کو اپنی فرزندی مین قبول فرما کر تعلیم طریقہ سے
سرفراز کیا۔ لکھتے ہین کہ بائیس برس برابر حضرت خواجہ کی خدمت مین رہے
یہانتک کہ تکمیل کو پہونچے خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ حضرت
امیر کے تعلیم یافتہ ہین امیر کے چار فرزند و چار خلیفہ ہین ہر ایک ارباب کمال
و اصحاب وجد و حال سے تھے جنکے پورے حالات رشحات مین مرقوم ہین حضرت
امیر مقتدائے شریعت و طریقت و پیشوائے حقیقت و معرفت ہین اور شرف
سیادت سے بھی مشرف تھے آپ کا مولد سوخارا اور پیشۂ کلالی ہی۔ وفات
وقت صبح روز پنجشنبہ۔ ۸۔ جمادی الاولی ۷۷۲ھ ہجری ہی اور مدفن سوخار ہی۔

ذکر حضرت خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند قدس سرہ

امام اہل عرفان پیشوائے خداشناسان ممہد قوانین اولیا مشید آئین اصفیا
مرہم زخم دل دردمند حضرت خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ امام طریقت
و شیخ حقیقت حنفی مذہب ہین خواجہ کی شرافت و سیادت موروثی ہی۔ نسب
آبائی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تک پونہچتا ہی یعنی شیخ بہاء الدین محمد

بن سید محمد بخاری بن سید جلال الدین بن سید برہان الدین بن سید عبد اللہ
بن سید زین العابدین بن سید قاسم بن سید شعبان بن سید برہان الدین بن
سید محمود بن سید بلاق بن سید تقی صوفی بن سید فخر الدین بن سید علی اکبر
بن امام حسن عسکری بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن موسی رضا بن امام
موسی کاظم بن امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین **خزینۃ الاصفیا**
آپ فرماتے ہین کہ میرے والدین صنعت کمخواب بافی مین مشغول رہتے
تھے اور اُسمین نقش ونگار کرتے تھے اسوجہ سے ہم نقشبند کے
لقب سے ملقب ہوئے۔ آپ کو امیر کلال سے ارادت ہی اور روحانی
نسبت حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی
چنانچہ خود خواجہ نقشبند فرماتے ہین کہ مین ابتداے سلوک مین بحالت استغراق
مزارات بزرگان بخارا پر گیا تو ہر ایک کے مزار پر ایک ایک چراغ جلتا ہوا
نظر آیا مگر باوجودیکہ موجودگی فتیلہ و روغن روشنی کم تھی اور فتیلہاے چراغ
اسبات کے محتاج تھے کہ اگر ذری سی حرکت دیجاے تو اچھی طرح روشن
ہوجائین مین نے اُن چراغون کو اُسیطرح چھوڑا اور منجملہ اُن مزارون کے
آخری مزار پر روبقبلہ بیٹھا اور مراقبہ کیا اور بیخود ہوگیا کیا دیکھتا ہون کہ دیوار
قبلہ روے گورستان شق ہوئی اور ایک تخت نمودار ہوا جسپر سبز پردے
پڑے ہوے تھے اور اُسکے گردا گرد ایک گروہ اولیاء اللہ صف بستہ

کھڑے ہوئے نظر آئے خواجہ فرماتے ہین کہ مین نے انمین سے بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ کو پہچانا اور سمجھا کہ بزرگان دین سب رحلت شدہ ہین پھر اُس جماعت مین سے ایک نے مجھسے کہا کہ تخت پر حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی ہین اور یہ سب اُنکے خلفا ہین اور ہر ایک کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ خواجہ احمد صدیق ہین اور یہ خواجہ اولیاے کبیر اور یہ خواجہ عارف ریوگری اور یہ محمود انجیر فغنوی اور یہ خواجہ علی رامیتنی ہین رحمۃ اللہ علیہم اور کہا کہ خواجہ بابا سماسی کو تو تم خود پہچانتے ہو۔ اسکے بعد خواجہ عبدالخالق غجدوانی کی عنایت و نوازش مجھپر بیحد ہوئی مجکو ایک تاج عطا فرمایا اور کہا کہ اسکی بزرگی یہ ہی کہ بلاے نازل شدہ اس تاج کے پہننے والے کی برکت سے دفع ہوگی اسکے بعد ابتداے سلوک وسط و نہایت سلوک کی باتین رہین اور پھر فرمایا کہ تماشاے چراغان جو تجھے دکھایا گیا اُس سے یہ اشارہ ہی کہ تو اپنی استعداد و قابلیت کے فتیلے کو حرکت دے تاکہ خوب روشن ہوا نوار احمدیہ۔ شعر

برناصیہ اش زہوشمندی		می تافت ستارہ بلندی	

صغر سنی سے آثار ولایت و کرامت آپ کے چہرے سے نمایان تھے حضرت امیر کلال حسب ارشاد خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہما آپ کی تربیت مین کمال متوجہ تھے اور اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم انکو نہین پہچانتے ہو نظر پروردگار اسکے شامل حال ہی ایک روز حضرت خواجہ نقشبند کیطرف

مخاطب ہوکر امیر نے کہا کہ اے فرزند بہاءالدین مین نے خواجہ بابا سماسی کے
حکم کی پوری تعمیل کی کچھ کمی نہین کی اور کہا کہ تمھارا مرغ روحانی بیضۂ بشریت
سے باہر آیا مگر مرغ ہمت تمھارا بلند پرواز ہی اب تمکو اجازت ہی کہ جہان تمھین
اپنا مقصود ملے وہان جاؤ اور حاصل کرو۔ الحاصل حسب الایمار خواجہ نے سیاحت
اختیار کی اور مولانا عارف وخلیل آتا و مولانا زین الدین ابوبکر رحمۃ اللہ علیہم سے
صحبت وملاقات کے بعد بخارا مین تشریف لائے اور تاحیات وہین رہے حضرت
امیر کلال نے رحلت کے وقت اپنے تمام مریدین کو اتباع حضرت خواجہ کا حکم
دیا اسوقت اصحاب امیر نے کہا کہ خواجہ نقشبند ذکر مین آپکی اتباع نہین کرتے
ہین آپ نے فرمایا کہ تم یہ بات اُنھین پر چھوڑ و اسمین حکمت الٰہی ہی وہ اپنے
اختیار سے کوئی فعل نہین کرتے اور فرمایا کہ خلفاے خواجگان کا یہ قول ہی
کہ اگر ترا بی تو بیرون آوردہ اند مترس واگر تو خود بیرون آمدۂ بترس۔ صاحب
رسالۂ قدسیہ فرماتے ہین کہ ایک روز خواجہ بزرگ رض اور محمد زاہد جنگل مین
تھے باتون باتون مین خواجہ بزرگ رض کی زبان سے نکلا کہ محمد زاہد بمیر۔ معاً
حضرت محمد زاہد کا دم نکل گیا دھوپ مین لاش پڑی ہوئی تھی خواجہ بزرگ
کو فکر ہوئی برابر دوپہر تک وہ مردہ پڑے ہوئے تھے تمازت آفتاب سے
محمد زاہد کا رنگ مائل بسیاہی ہوگیا تھا خواجہ بزرگ کو اور تشویش ہوئی
یکایک غیب سے آواز آئی کہ بگو کہ زندہ شو۔ آپ نے تین بار یہ کلمہ کہا

اور وہ زندہ ہو گئے۔

ذکر رحلت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد مسکین علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ جسوقت بخارا مین شیخ نور الدین خلوتی کا انتقال ہوا اُسوقت خواجہ نقشبند بھی مجلس تعزیت مین موجود تھے فرمایا کہ ہمارا وقت جب آئے گا تو ہم درویشون کو مرنا سکھلائین گے مولانا مسکین فرماتے ہین کہ مجکو اُس روز سے اُس بات کا خیال رہا یہانتک کہ خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ کو مرض الموت لاحق ہوا مین بھی عیادت کو جایا کرتا تھا نفس اخیر مین خواجہ نے دونون ہاتھ اُٹھائے اور بہت دیر تک دعا کرتے رہے اور پھر دونون ہاتھ اپنے مُنھ پر پھیرے اور واصل حق ہوے رحمۃ اللہ علیہ خواجہ علاء الدین نقشبند قدس سرہ جو بہترین خلفاے خواجہ نقشبند ہین فرماتے ہین کہ مین وقت اخیر مین حاضر تھا اور سورۂ یٰسین پڑھ رہا تھا جب نصف سورۂ یٰسین پڑھ چکا تو انوار ظاہر ہونے لگے اُسوقت مین ذکر کلمۂ شریف مین مشغول ہوا اسکے بعد نفس خواجہ منقطع ہوا ۷۳۔ برس پورے ہو چکے تھے۔ ۷۴۔ سال مین وفات ہوئی شب دوشنبہ تیسری ربیع الاول ۷۹۱ھ ہجری کو مدفن و مولد قصر عارفان ہی جو متصل بخارا ہی کسی نے تاریخ رحلت خواجہ علیہ الرحمۃ لکھی ہی شعر

رفت شاہ نقشبندان خواجۂ دنیا و دین	آنکہ بودی شاہ راہ دین و دولت ملتمش
مسکن و ماوای او چون بود قصر عارفان	قصر عرفان زین سبب آمد حساب رحلتش

خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت تھی کہ میرے جنازے کے آگے آگے یہ شعر پڑھتے چلیں شعر

مفلسانیم آمدہ در کوے تو	شیئًا للہ از جمال روے تو

حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام محمد بن محمد بخاری ہی وطن خوارزم ہی سن شعور سے حصول علم ظاہری کیطرف متوجہ ہوئے اُسکے بعد علم طریقت کا شوق ہوا خواجہ بزرگ خواجہ بہاء الدین نقشبند کی خدمت مین حاضر ہوئے منظور نظر خواجہ ہوکر عمل باطنی مین مشغول ہوئے۔ بعض سے یون منقول ہی کہ خواجہ بزرگ کی ایک لڑکی تھی خواجہ نے اپنی اہلیہ سے کہدیا تھا کہ جب یہ بالغ ہو مجکو اطلاع دین جسوقت وہ لڑکی حد بلوغ کو پہنچی مخدومہ موصوفہ نے حسب الارشاد خواجہ بزرگ کو خبر دی آپ اُسوقت مدرسۂ بخارا مین تشریف لائے جہان حضرت علاء الدین عطار پڑھتے تھے خواجہ عطار نے جب خواجہ بزرگ کو دیکھا قدمون پر گر پڑے بعد قدمبوسی کے سر اُٹھایا خواجہ بزرگ نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہی اور مین مامور ہون کہ اُسکو تیرے نکاح مین دون آپ نے کہا کہ میری سعادت ہی اور قبول کیا۔ اور پھر التماس کیا کہ مین مفلس ہون میرے یہان اسباب

دنیوی نہین ہی فرمایا کہ تیرا اور اُسکا رزق اللہ کیطرف سے مقرر ہی اسکی کوئی فکر نہین الغرض خواجہ بزرگ نے اپنی لڑکی کا نکاح خواجہ عطار سے کیا چند روز کے بعد خواجہ حسن عطار پیدا ہوئے خواجہ عطار فرماتے ہین کہ ابتدائے سلوک مین مجھسے شیخ محمد نے پوچھا کہ تمھارے دل کی کیا کیفیت ہی مین نے کہا کہ مجھے معلوم نہین۔ شیخ نے کہا کہ میرے نزدیک مثل ماہ سہ روزہ ہی خواجہ عطار نے یہ تمام کیفیت خواجہ بزرگ سے کہی۔ خواجہ نے فرمایا کہ شیخ محمد نے اپنی حالت بیان کی ہوگی یہ کہکر اپنا قدم میرے قدم پر رکھا۔ خواجہ عطار فرماتے ہین کہ اُسوقت مجھ مین ایک عجیب کیفیت پیدا ہوئی کہ تمام عالم کو مین نے اپنی ذات مین دیکھا اسکے بعد پھر مین اپنی حالت اصلی پر آگیا۔ خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ دیکھا نسبت اسکو کہتے ہین۔

خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ خواجہ عطار وفات سے سات برس پیشتر نوچغانیان سے بخارا کو بغرض زیارت خواجہ بزرگ تشریف لیگئے وہان آپ کے ہمراہیون سے ایک نے خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑی بارگاہ ہی اور معلوم ہوا کہ رسول پاک شاہ لولاک کی بارگاہ ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان خواجہ علاؤالدین عطار اور خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہما حاضر ہین خواجہ بزرگ بغرض حصول شرف ملاقات اُس بارگاہ عالی مین گئے اور تھوڑی دیر کے بعد خوش خوش باہر آئے اور فرمایا کہ مجھکو یہ بزرگی عطا

ہوئی ہی کہ جو شخص میری قبر کے اطراف ننّو فرسنگ تک دفن ہوگا اُسکی شفاعت مجھپر ہی۔ اور خواجہ علا الدین عطار کو چالیس فرسنگ کی شفاعت عطا ہوئی اور میرے ادنیٰ درجے کے دوست و تابعین کو ایک فرسنگ تک حکم شفاعت عطا ہوا۔

ذکر وفات حضرت خواجہ

مرض الموت مین کبھی جذب و وجد مین رہتے کبھی نصیحت و دعاے خیر مخلوق مین مشغول ہوتے اور یہ شعر اکثر پڑھا کرتے **شعر** مانیستانیم و عشقت آتش ست منتظر کان آتش اندر نی فتد جو وصیت کہ اپنے اصحابون کو آپ نے کی ہی وہ بجنسہ منقول ہی رسم و عادت را گذارید و ہرچہ رسم خلق ست خلاف آن کنید و بایک دیگر موافق باشید بعثت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از برای اندا ختن رسوم و عادات بشریت ست ہر یک در جنب دیگری باشید و اثبات دیگری کنید و در ہمہ کارہا عمل بعزیمت نمائید و تا ممکن ست از عزیمت نہ گردید صحبت سنت مؤکدہ است برین سنت مداومت نمائید خصوصًا و عمومًا۔ اگر برین امور کہ گفتہ شد استقامت ورزید یک نفس استقامت شمارا حاصل آن خواہد بود کہ حاصل ہمہ عمر من ست و احوال در تزاید خواہد بود و اگر ترک نمائید پریشان خواہید شد انتہی کلامہ شدت مرض مین خواجہ عطار فرماتے تھے کہ مین پہلوان

صوری و معنوی کی خدمت مین رہا ہون ہل من مزید ہل من مزید کی تکرار کرتے تھے لکھا ہی کہ حالت مرض مین خواجہ بزرگ ہر وقت پیش نظر رہتے تھے اور حضرت خواجہ عطار سے بات چیت کرتے تھے الغرض بمرض صداع بعد نماز عشا شب چہار شنبہ بیسوین رجب ۸۰۲ھ ہجری مین وفات پائی مدفن شریف موضع نوچغانیان ہی۔ **رشحات**

ذکر مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

قبلۂ عارفان کعبۂ خدا پرستان رونق افروز محفل ولایت مسند آرای سریر قطبیت ذی علم و ذی اخلاق و سخی حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ مولد آپ کا قصبۂ چرخ ہی جو ولایت غزنی سے متعلق ہی۔ خود مولانا فرماتے ہین کہ مجکو حضرت خواجہ نقشبند رضہ سے قبل از ملاقات عقیدت تھی۔ ایک روز خواجہ سے ملاقات کا اتفاق ہوا مین نے عرض کیا کہ حضرت مجھپر عنایت رکھین اور خدمت مین قبول فرمائین۔ خواجہ نے کہا کہ اسکی کیا وجہ عرض کیا کہ اسلیے کہ آپ بزرگ ہین اور مقبول خلائق ہین فرمایا کہ اس سے بہتر کوئی دلیل پیش کر شاید کہ یہ قبول شیطانی ہو۔ مین نے عرض کیا کہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ جسکو حق تعالی دوست رکھتا ہی اُسکی محبت سب کے دل مین ڈالدیتا ہی آپ مسکرائے اور کہا کہ مین اُسکا عزیز نہین ہون۔ اور فرمایا کہ

تیرا جو ارادہ سفر کا ہی تو ضرور مولانا تاج الدین دشت کولکی سے ملاقات
کرنا کہ وہ ولی اللہ ہی۔ مین نے اپنے دلمین کہا کہ بلخ کہان اور کولک کہان
الغرض مین خواجہ سے رخصت ہوکر راہی بلخ ہوا اثناے راہ مین کوئی
ایسا سبب ہوا کہ مجکو دشت کولک کو ضرور جانا پڑا او ہان جاکر مولانا تاج الدین
کی خدمت مین رہا اُنکے انتقال کے بعد خواجہ کی محبت نے غلبہ کیا اور
وہان سے روانہ ہوا اثناے راہ مین ایک مجذوب جسکا مین معتقد تھا
راہ پر بیٹھے ہوئے نظر آئے اور مجھے دیکھکر کہنے لگے کہ جلد جا کہ وقت قریب
پہونچا ہی اور تو مقبولان حق سے ہوگا اور زمین پر کچھ لکیرین کھینچین مین نے
دل مین کہا کہ اگر لکیرین طاق ہین تو میرا کام مبارک ہی ورنہ نہین پس شمار
کیا تو طاق لکیرین تھین۔ اسکے بعد فرماتے ہین کہ مین بخارا مین پہونچا اور
قرآن مجید کی فال دیکھی سطر اول مین یہ آیت تھی اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى
اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ اس اشارت غیبی سے مین خوش ہوا اور خواجہ کے
آستانے پر حاضر ہوا۔ اُس روز فرمایا کہ مین اپنی خودی سے کوئی کام کرنا
نہین چاہتا آج شب کو دیکھون گا تو کل کہون گا اگر تجھے قبول کرین کے
تو مین بھی قبول کرون گا مولانا فرماتے ہین کہ عمر بھر مین اُس رات سے
زیادہ کوئی سخت تر رات مجھپر نہین گذری تھی اسیلے کہ شاید مین رد نہ کیا
جاؤن۔ دوسری صبح کو مین پھر آستانہ خواجہ پر گیا فرمایا کہ قبول کیا گیا اور

سیر سے روبرو سلسلۂ خواجگان نقشبند تا خواجۂ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماکر وقوف عددی کی تعلیم فرمائی اور کہا کہ یہ سبق خواجہ خضر علیہ السلام سے خواجہ بزرگ کو پہونچا تھا اور فرمایا کہ انچہ ازما بتو رسیدہ است بہ بندگان خدا برسان۔ اور فرمایا کہ تو خواجۂ علاؤ الدین عطار کی صحبت مین رہ حسب الارشاد مین خواجہ عطار کی صحبت مین رہا یہان تک کہ خواجہ کا انتقال ہوا مولانائے ممدوح نے ابتدائے حال مین تھوڑے تھوڑے دن مصر و ہرات مین بغرض تحصیل علم ظاہری قیام فرمایا اور حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی فیض صحبت سے علم باطنی مین مرتبۂ کمال کو پہونچے مولانا کا مدفن قصبۂ ہلغتو ہی جو متعلق حصار ایک گانون ہی۔

ذکر حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

مظہر انوار الٰہی مورد برکات نامتناہی سلطان العارفین ناصر الملۃ والدین محرم اسرار حضرت خواجہ عبید اللہ احرار علیہ الرحمۃ۔ حضرت ممدوح نے بعد تحصیل علوم ظاہری تاشکند سے سفر کرکے سمرقند و بخارا کی سیر کی اور خلفائے حضرت بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات و شرف صحبت حاصل کرکے فیض باطنی سے مستفیض ہوئے اور سید قاسم انوار اور مولانا نظام الدین خاموش و خواجہ سراج الدین و مولانا حسام الدین و مولانا حمید شاشی و خواجہ

علاؤالدین غجدوانی رحمۃ اللہ علیہم سے ملاقات وصحبت حاصل کرکے حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بعیت حاصل کیا اور چند سال آپ کی خدمت مین رہکر تکمیل سے مشرف ہوئے۔ حضرت خواجہ احرار بہترین مریدان حضرت خواجہ یعقوب چرخی سے ہین طریقت وحقیقت مین فرد کامل تھے تمام اہل خراسان وماوراالنہر کے دلون مین حضرت خواجہ کی وقعت وعظمت تھی۔ خواجہ احرار کے آباواجداد واقربا سے پدری ومادری صاحب علم وعرفان واہل ذوق ووجدان تھے جسکا مجملاً حال رشحات مین درج ہی۔ خواجہ ممدوح کی کرامات وخرق عادات بے پایان ہین۔ ولادت حضرت موصوف ماہ رمضان ۸۰۶ھ ہجری مین بہ قریۂ داغستان علاقہ تاشکند۔ انوار احمدیہ حضرت ممدوح کے حالات صغرسنی سے رشد وسعادت کے تھے چنانچہ رشحات مین لکھا ہی کہ بعد ولادت شریف تا وقتیکہ آپ کی والدہ ماجدہ نفاس سے پاک نہوئین اور غسل نفرمایا حضرت نے دودھ نہین پیا آپ کے بچازاد بھائی خواجہ اسحاق فرماتے ہین کہ ہرچند ہمنے چاہا کہ بعالم صغرسنی ہمارے ساتھ حضرت بھی لہو ولعب مین شریک ہوا کرین اور ہم لوگ بہت کچھ ترغیب دیتے تھے گو کہ ہماری خاطر سے اقرار کرتے تھے مگر جب اسکا وقت آتا تھا تو بھاگ جاتے تھے۔

خواجہ احرار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین بعالم صغرسنی ایک شب کو حضرت

شیخ ابوبکر قفال رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تھا خواب مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
دیکھا اور مین اون کے قدمون پر گرا آپ نے میرا سر اوٹھا کر کہا کہ تو غمگین
نہو ہم تجھے تربیت کرین گے مین نے یہ خواب اپنے دوستون سے کہا
اُنھون نے یہ تعبیر دی کہ تجکو علم طب حاصل ہوگا مجکو اُسکی تعبیر پسند نہ آئی
مین نے کہا کہ اسکی تعبیر میرے ذہن مین یہ آئی ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
مظہر احیا ہین جب وہ میری تربیت کے ذمے وار ہوے ہین تو گویا مجھ مین
صفت احیاے قلوب میتہ پیدا ہوگی اور فرماتے ہین کہ اس تعبیر کے
تھوڑے دنون کے بعد حق تعالیٰ نے مجھے وہ قوت دی کہ بہت سے
آدمیون کو حضور و شہود سے مشرف کرایا فرماتے ہین کہ ایک روز مین نے
خواب دیکھا کہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات ایک پہاڑ بلند
کے نیچے مع اصحاب کبار کھڑے ہوئے ہین اور مجھے دیکھکر فرماتے ہین کہ
جلد آ اور مجکو اس پہاڑ کے اوپر لے چل مین حضرت کو اپنی گردن پر سوار کر کے
اوپر لے گیا حضرت نے فرمایا کہ ہان ہم تجھے جانتے ہین کہ تجھ مین اتنی قوت
ہی مگر ہم نے اس غرض سے یہ کام کیا کہ اور لوگ بھی تیری قوت سے واقف ہون
فرماتے ہین کہ مین نے خواب مین حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند کو دیکھا
کہ تشریف لائے میرے باطن مین تصرف فرمایا اور پھر تشریف لے گئے مین
حضرت کے پیچھے دوڑا جب قریب پہونچا تو میری طرف پلٹ کے

دیکھا اور فرمایا کہ مبارک باد۔

بعض حالات فقر و تجرد حضرت احرار رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہین کہ مرزا شاہ رخ کے زمانے مین مین اسقدر مفلس تھا کہ میرے یہان ایک پیسہ نہ تھا سر پر ایک دستار تھی جا بجا دھجیان نکلی ہوئین ایک کو باندھون تو دوسری طرف سے ایک ٹکڑا لٹکتا تھا اسی حالت سے مین بازار مین پڑا پھرتا تھا ایک سائل نے سوال کیا میرے پاس سوا اُس دستار کے کچھ نہ تھا مین نے وہی پگڑی اُتار دی اور ایک نان بائی سے کہا کہ اسکو تو اپنے پاس رکھ دیگ صاف کرنے کے کام مین آئیگی اور اس گدا کو کچھ دیدے اُس نان بائی نے اس گدا کو شکم سیر کیا اور بہت منت کے ساتھ وہ دستار واپس دینا چاہی مین نے نہین لی۔

حضرت ممدوح ایک قبا تمام سال زیب جسم فرماتے تھے یہان تک کہ اُسکی روئی باہر نکل آتی تھی۔

فرماتے ہین کہ اوائل سفر مین مجھپر ایسا وقت گذرا ہی کہ جاڑون مین میرا آدھا بدن بھی نہین گرم ہوتا تھا اور دو ابریق آب گرم بھی وضو و طہارت کے لیے بغیر تشویش کے نہین ملتے تھے۔ رشحات

بعض حالات غنا و تمول حضرت احرار رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہین کہ مین بمقام ہری حضرت سید قاسم تبریزی قدس سرہ کی
خدمت مین اکثر جایا کرتا تھا ایک روز حضرت ممدوح نے اُنکش نیم خوردہ خود
مجھے عنایت فرما کر کہا کہ دنیا تیری مسخر ہو حالانکہ اُسوقت تک مین بالکل
تجرید کی حالت مین تھا اسکے بعد مجکو ہمراہ خواجہ ابراہیم علیہ الرحمۃ کے
سفر و سیاحت کا اتفاق ہوا ہرات وما وراء النہر کے بزرگون سے
پانچ سال تک صحبت رہی اُسکے بعد پھر مین اپنے وطن مالوف کی طرف
واپس آکر حصۂ زراعت مین ایک شخص کا شریک ہوا رفتہ رفتہ قادر مطلق
نے ایسی برکت دی کہ مال ومتاع و مواشی واملاک بیحد و بیشمار ہو گئے
رشحات مین لکھتے ہین کہ مین جسوقت آستانۂ خواجہ ممدوح پر بغرض شرف
ملازمت گیا وہان بعض لوگون سے سُنا کہ حضرت کے مزرعہ کی تعداد ایک ہزار
تین سو سے زیادہ ہی۔ اور میری موجودگی مین کئی مزرعہ اور خریدے گئے
حضرت جامی علیہ الرحمۃ کتاب یوسف زلیخا مین منقبت خواجہ اشارہ فرماتے ہین ۹
ہزار ش مزرعۂ در زیر کشف ست + کہ زاد رفتن راہ بہشت ست
ملازمان متعینۂ انبار غلات سے منقول ہی کہ سالانہ آمد سے زیادہ غلہ صرف
ہوتا ہی آخر سال مین دیکھا جاتا ہی تو غلہ بہت کچھ باقی پاتے ہین صاحب رشحات
لکھتے ہین کہ مین نے اسکی صحت خواجہ ممدوح سے کی تو فرمایا کہ ہمارا مال فقرا
کے لیے ہی ایسے مال مین ایسی ہی خاصیت ہوتی ہی۔ رشحات

بعض حالات شفقت حضرت خواجہ

آپ کی عادت تھی کہ ہمیشہ بیمار و محتاج و مسافر اور تمام اہل غرض کی اعانت کیا کرتے تھے بیمارون کے بستر جو بوجہ بول براز نجس ہوجاتے تھے آپ اُنکو صاف کردیتے تھے دن بھر مین متعدد اوقات ایسا اتفاق ہوتا تھا حالانکہ اُسوقت آپ تپ محرقہ سے سخت علیل تھے خواجہ فرماتے تھے کہ ذکر و مُراقبہ اُسوقت ہی کہ جسوقت خدمت گذاری مسلمانون سے فرصت ہو وہ خدمت جس سے مسلمانون کے دل کو راحت پہونچے ذکر و مراقبہ پر مقدم ہی اور فرماتے تھے کہ مین نے یہ طریقہ کسی کتب صوفیہ سے نہین حاصل کیا بلکہ آدمیون کی خدمت سے حاصل کیا ہی اور خدمت کا یہی خاصہ ہی۔

ایک سفر مین کسی مقام پر ٹھہرنے کا اتفاق ہوا آپ کے ہمراہ ایک جماعت کثیر تھی اور سوا ایک خیمے کے اور ساتھ کچھ نہ تھا خادمون نے خیمہ نصب کیا اور بعد نماز شام بارش شروع ہوئی خواجہ نے فرمایا کہ مجکو اس خیمے کی طہارت مین شبہ ہی اسلیے مین باہر رہونگا تم سب اس خیمے مین رہو تمام رات مینہ برستا رہا اور آپ وہین بیٹھے رہے بعد نماز صبح کے اپنے بعض ارادتمندون سے فرمایا کہ مجکو شرم دامنگیر تھی کہ مین خیمے مین رہون اور میرے ساتھ والے بارش سے تکلیف پائین۔ صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے ہین کہ ایک روز

خواجہ بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک لرزہ تمام بدن مین پڑا ہر چند کہ گرمی بذریعۂ آگ دیگئی مگر کچھ افاقہ نہوا استنے مین ایک مرید آپ کا آیا وہ بوجہ موسم سرما کانپ رہا تھا آپ نے فرمایا کہ میرے بدن مین لرزہ اسوجہ سے ہے کہ یہ جاڑے سے کانپ رہا ہے اسکو گرم کرو تو مین اچھا ہو جاؤن گا خادمون نے ایسا ہی کیا آپ اچھے ہو گئے۔

بعض ملفوظات نقل کیے جاتے ہین

توحید درین روزگار آن شدہ است کہ مردم بازارہا می روند و در پسران سادہ روی می نگرند کہ مشاہدۂ حسن و جمال حق سبحانہ می کنیم نعوذ باللہ ازین مشاہدہ پس فرمودند کہ حضرت سید قاسم تبریزی قدس سرہ بدین ولایت آمدہ بودند جمعی از مریدان ازبازار می گشتند و پسران امرد پیدا می کردند و باایشان تعلق می ورزیدند و می گفتند ما در صور جمیلہ مشاہدۂ حق سبحانہ می کنیم گاہی حضرت سید میفرمودند این خوکان ما کجا رفتہ اند ازین سخن چنان معلوم شد کہ آن طائفہ در نظر بصیرت حضرت سید بصورت خوک می نمودند

میفرمودند درویشی آنست کہ خاکی بیختہ و آبی بران ریختہ نہ پشت پای ازان گردی و نہ کف پای را دردی خلاصہ درویشی آنست کہ از ہمہ کس بار کشد و برہیچکس بار نہند نہ بحجب صورت نہ بحجب معنی۔

یکی را مخاطب ساخته فرمودند که اگر در صحبت خواجه بهاؤالدین قدس سره ترا نسبتی حاصل شده باشد بعد ازان به صحبت بزرگ دیگر افتی و ازوی نیز همان نسبت را بازیابی چه می کنی خواجه بهاء الدین را گذاری یا نه پس فرمودند که از هر جای دیگر که آن نسبت را بازیابی باید که آن را هم از حضرت بهاؤالدین دانی و میفرمودند که یکی از مریدان قطب الدین حیدر بخانقاه شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سره افتاد بغایت گرسنه بود روزی روی بجانب پیر خود کرد و گفت شیئاً لله قطب الدین حیدر شیخ شهاب الدین از حال وی خبردار شدند خادم را فرمودند تا طعامی پیش وی برند چون درویش از طعام فارغ شد باز روی بجانب پیر خود کرد و گفت شیئاً لله قطب الدین حیدر که مارا در هیچ جا فرو نگذاشتی چون خادم نزد شیخ رفت ازوی پرسیدند که چون یافتی آن درویش را گفت سهل کسی ست طعام شما می خورد و شکر قطب الدین حیدر می گوید شیخ فرمودند که مریدی ازوی باید آموخت که هر جا فائده یابد از برکت شیخ خود میداند چه بظاهر و چه بباطن۔

میفرمودند یکی از اکابر دین بدر مسجد رسید شیطان را دید که سراسیمه ازان مسجد بیرون دوید آن بزرگ نظر کرد و مردی دید که در مسجد نماز می گزارد و مرد دیگر نزدیک وی تکیه کرده در خواب ست ازوی پرسید که ای ملعون درین مسجد بچه کار آمده بودی گفت می خواستم که بوسوسه نماز این مصلی فاسد

گردانم اما هیبت و مهابت آن خفته مرا نگذاشت از وی ترسیدم وبیرون دویدم۔

می فرمودند که شیخ ابوالقاسم گرگانی قدس سره گفته اند باکسی نشین که همگی تو او شود یا همگی او تو شوی یا هر دو در حق سبحانه تعالی گم شوند نه تو مانی و نه او۔

میفرمودند که با یکی از اکابر سمرقند گفتم که اگر کسی در خواب بیند که حق سبحانه تعالی مرده است تعبیرش چیست وی گفت که اکابر گفته اند اگر کسی در خواب بیند که پیغمبر صلی الله علیه وسلم مرده است تعبیرش آنست که در شریعت این صاحب واقعه قصوری و فتوری شده است۔ و آن مردن صورت شریعت ست این نیز مثل آن رنگی دارد و حضرت ایشان فرمودند می تواند بود که کسی را حضور مع الله بوده باشد ناگاه آن حضور نماند تعبیر آن مردن این باشد یعنی نسبت حضور و شهود او نابود شد مولوی جامی این سخن را تاویل دیگر کرده اند فرموده که می تواند که بحکم کریمہ اَفَرَأَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ یکی از هواها صاحب واقعه آن را خدای خود گرفته بوده است از دل وی رخت بند و نابود شود آن مردن خدای عبارت از نابود شدن این هوا بود پس این خواب دلیل باشد بر آنکه حضور او زیاده شود۔

در صفت فقر می فرمودند که حق سبحانه تعالی بغوث اعظم رضی الله عنه

این خطاب کرده است که یا غوث الاعظم قل لاصحابک باختیار الفقر ثم بالفقر عن الفقر فاذا ثم فقرهم فلا هم الا انا۔

می فرمودند که سخن بعضی اکابر طریقت قدس سره گفته اند که جهد کن تا عمل خود نیکو رنه بری معنی این سخن آنست که باید که بدانی هیچ عمل بتو مستند نیست قائم بتوفیق حق سبحانه تعالی ست۔

می فرمودند که یاران ما همیشه سبوح قدوس می گویند اگر ناگاه کسی ایشان را چیزی که ملائم طبع ایشان نباشد بگوید متاثر و متغیر شوند اگر سبوح قدوس گویان این تاثیر و تغیر را از خود دور می کردند که بهر چیزی متاثر و متغیر شوند ایشان را بهتر بود۔

می فرمودند که صاحب وجد در راهی میرود و در میان آن راه سگی خفته باشد آن سگ را خیزانند تا خود بآسانی تواند گذشت چون بگذرد رود و خود نگرود آن وجد و حال را باقی یا بد باید که داند که آن مکریست از مکرهای الٰہی نسبت بوی که با وجود آن فعل وجد و حال را بوی باز گذاشته اند۔

می فرمودند مکر الٰہی دو است یکی بہ نسبت عوام و دیگری بہ نسبت خواص مکری که بہ نسبت عوام ست ازدیاد نعمت ست با وجود تقصیر در خدمت و مکری که بہ نسبت خواص ست القای حال ست با وجود ترک ادب۔

می فرمودند با جمعی نشینید که بر شما غالب نباشند تا شما را نخورند و غالب

نباشند یعنی بحسب نفس و اهوای قوی نباشند و شمار انخورند یعنی وقت شمار اضائع و نابود نکنند۔

میفرمودند کسی را داعیۂ این طریق باشد و دران اثنا خاطر مائل وی را تشویش دهد باید که استغفار بسیار کند اگر بآن دفع نشود جای رود که از زنان دور تر بود اگر بآن دفع نشود مدتی بر صوم و تقلیل طعام مداومت نماید و مبالغه کند تا قوت شهوی را تسکین حاصل شود و اگر بآن نیز دفع نشود گرد گورستانها گردد و از مردگان عبرت گیرد و از ارواح بزرگان استمداد کند اگر بآن نیز دفع نشود گرد زندگان گردد و از بواطن ارباب قلوب دریوزه نماید شاید که بار آن خاطر از وی بردارند و او را در زیر آن بار ضائع نه نمایند۔

می فرمودند که خدائی انبیا و اولیا را مناسب ست که با وجود آن از حق سبحانه محجوب نمی شوند و عوام الناس را نیز لائق ست که بآن تکمیل مرتبۂ حیوانیت می کنند اما طائفه که درین میانه اند و آرزوی طریقۂ فقر دارند ایشان را بالغایت نامناسب ست یک نفس که با حق تعالی از درون بر آید بهتر از هزار فرزندست زیرا که دران هزار فائده و نفع ست و درین هزار فتنه و ضرر۔

حضرت ایشان روزی یکی از حضار مجلس را مخاطب ساخته از تعلق و تعشق بمظاهر جمیله منع می کردند و میفرمودند که من این نسبت را از قازی مشاهده کرده ام که وی را بصاحب جمال تعلق شده بود هر جا که وی می رفت آن

تا از نیز در پی می رفت شنیده ام که شیر را نیز این حالت بوده است
پس در امر غیر ضروری که حیوانات شریک باشند با آن گرفتار بودن عمر شریف
صرف آن کردن مقتضای همت نیست لیکن اگر استعداد کسی بر وجهی
افتاده باشد که بی اختیار گرفتار نسبت حبی می باشد آن دیگر است بعد ازان
این عبارت فرمودند که نصیحت ناصحان را در کارخانهٔ گرفتاران
راه نیست۔

می فرمودند طریقهٔ خواجگان را قدس سرہم آسان مداند حضرت خواجه
محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ با این ہمہ کمالات صوری و معنوی دائم از رسالهای
خواجگان همراه می داشتند از ان که قدسیه را دائم مطالعه کنند و همراه
دارند ناگزیر است۔

می فرمودند کار نه آنست که توجه و مراقبه کنند بلکه کار آنست که ہمہ کار را مانع یک
مقصود سازند و ادراک خاص در مجموع اشیا پیدا کنند۔

می فرمودند زبان مرآت دل ست و دل مرآت روح و روح مرآت حقیقت
انسانی و حقیقت انسانی مرآت حق سبحانہ تعالی حقائق غیبیه از غیب ذات
قطع این همه مسافات بعیده کرده بر زبان می آید و ازانجا صورت لفظی پذیرفته
بمسامع حقائق مستعدان می رسد۔

میفرمودند جمال سخن ست که مستمع را از مستمع باز می ستانند جمال نمی دهد

سخن را اگر تکلم اولیا و فرمودند که ابیات

سه نشان بود ولی را ز نخست آن بمعنی	که چو روی او به بینی دل تو بیاد آید
دوم آنکه در مجالس چو سخن کند ز معنی	همه را ز هستی خود بحدیث می رباید
سوم آن بود بمعنی که ولی اخص عالم	که ز هیچ عضو او را حرکات بد نیاید

می فرمودند بعضی اکابر را که ملازمت کردم دو چیز مرا کرامت کردند یکی آنکه هر چه نویسم جدید بود نه قدیم دوم آنکه هر چه گویم مقبول بود نه مردود۔

فرمودند که یکی از مشائخ وقت بارض رفضه رسید از غلات و سفهای ایشان برکنارهٔ قافلهٔ شیخ آمده زبان بسبّ حضرت ابی بکر صدیق رضی الله عنه بکشادند و ناسزا گفتند اصحاب شیخ دران مقام شدند که ایشان را زجر و منع کنند شیخ فرمودند که ایشان را مرنجانید ایشان نه ابوبکر ما را دشنام می دهند ابوبکر ما دیگر است و ابوبکر او شان دیگر ایشان ابوبکر موهوم خود را دشنام میدهند که خلافت بی استحقاق گرفت و با حضرت پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم و با اهلبیت او رضی الله عنهم نفاق داشت دشنام می دهند و ناسزا می گویند روافض که آن سخن از شیخ شنیدند متنبه و متأثر گشته از طریق باطل خود برگشتند و بر دست شیخ توبه کردند۔

می فرمودند تا آن زمان که نسبت مرید نگرفته است و دران متمکن نشده با وی مدارا و مواسا می کنند و بجانب او میروند و مواخذ نمی نمایند انچه از وی میرسد

از افعال و اخلاق ناملائم تحمل می کنند اما چون نسبت وی قوت گرفت و او را یقین باین طریق حاصل شد کار بار او فتاد باید که در هر نفس پاس با احوال خود بود تا چیزی از وی صادر نشود که سبب گرانی و کراهت خاطری گردد و اگر از وی امری در وجود آید مواخذه می کنند و سیاست می نمایند۔

می فرمودند استمداد از همت پیر و توجه بوی بهتر ست زیرا که طالب خود را از توجه بحق سبحانه تعالی عاجز دانسته پیر را وسیله این توجه و وصول بجناب حق سبحانه تعالی گردانیده است این معنی بحصول نتیجه قریب ست آنچه مقصود طالب ست برین زود تر متفرع شود که همیشه مستمد از همت پیر باشد۔

می فرمودند کار آن نسبت که استغراق در ذکر شود بر وجهی که او را نه ذوق بهشت ماند و نه خوف دوزخ خواب و بیداری وی را یکسان شود شیطان را خود چه زهره است که گرد این بزرگوار گردد۔

می فرمودند مقصود از خلقت انسانی تعبد ست و خلاصه و زبدهٔ تعبد آگاهی ست بجناب حق سبحانه تعالی در همه حال بنعت تضرع و خضوع۔

می فرمودند شریعت ست و طریقت ست و حقیقت ست شریعت اجرای احکام ست بر ظاهر و طریقت تعمل و تکلف ست در جمعیت باطن و حقیقت رسوخ ست درین جمعیت۔

می فرمودند معراج دو نوع ست معراج صوری و معراج معنوی معنوی

نیز دو نوع ست اول انتقال کردن از صفات ذمیمه بصفات حمیده دوم انتقال کردن از ماسوا بحق سبحانہ تعالی۔

می فرمودند سیر دو نوع ست سیر مستطیل وسیر مستدیر مستطیل بعد در بعد ست وسیر مستدیر قرب در قرب سیر مقصود را از خارج دائرۂ خود طلبیدن ست وسیر مستدیر گرد خود گشتن ومقصود را از خود جستن ست۔

می فرمودند مردم تصور کردہ اند کہ مگر کمال در انا الحق گفتن ست کمال در انست کہ انا را از میش بردارند وہرگز یاد وی نکنند۔

می فرمودند اگر ذکر بروجہی ملکہ شود کہ دل ہمیشہ حاضر بود وفا کردن حضور متلذذ باشد از ابرار ست ووی را حاضر مع اللہ می توان گفت اما واصل مع اللہ نمی توان گفت واصل آنست کہ استشعار حضور از وی منتفی شود وحاضر حق را سبحانہ داند بذات خود۔

می فرمودند آیا نہایت این کار حضور ومشاہدہ است یا فنا ونیستی آنچہ فہم می شود از کلام بعضی اکابر این ست کہ نہایت حضور ومشاہدہ باشد لیکن در واقع نہایت فنا ونیستی می نماید زیرا کہ گرفتار حضور ومشاہدہ نیز گرفتار غیر ست۔

می فرمودند عجب دارم از کسی کہ گفتہ است منگر کہ می گوید بنگر کہ چہ میگوید بایستی چنین گفتی کہ منگر کہ چہ میگوید بنگر کہ می گوید یعنی قائل ومتکلم ا

پردۂ مظاہر حق ست سبحانہ۔

بعض اشعار گہربار

دربیان سرعیت واتناع از ذکر جہر ع نعرہ کمتر زن کہ نزدیک ست یار

دیگر

کار نادان کوتہ اندیش ست یاد کردن کسے کہ در پیش ست

دیگر

لگو ارباب دل رفتند و شہر عشق شد خالی
جہان پر شمس تبریز ست کو مردے چہ مولانا

دیگر

تا بہا وہو اشارت می کنی		یا بحرف ہا عبارت می کنی
بندۂ حرفے نیاید از تو کار		جہد کن تا از رہت خیزد غبار
ہا بیفگن وا ورا آزاد کن		بندہ شو بے ہا دوا وش یاد کن

خواجۂ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے حالات وخرق عادات بیحد و بیشمار ہین جسکی گنجائش اس مختصر رسالے مین نہین ہی جسکو شوق ہو وہ تذکرے وغیرہ مین دیکھے آپ کی وفات ۲۹- ربیع الاول روز شنبہ ۸۹۵ھ ہجری مین ہوئی مزار شریف سمرقند مین ہی صاحب رشحات لکھتے

ہین کہ بحالت نزع زمین سمرقند مین زلزلۂ عظیم پیدا ہوا جس سے تمام باشندگان شہر کو معلوم ہوگیا کہ حضرت خواجہ کی رحلت کے آثار ہین اسلیے تمام اہل دیار جامع مسجد مین حاضر ہوگئے جسوقت خواجہ کا انتقال ہوا دوبارہ پھر زلزلہ ہوا اُسوقت مرزا سلطان احمد مع امراے مملکت وارکان دولت حاضر ہوکر تجہیز و تکفین مین مصروف ہوئے۔ بعدازان نماز جنازہ پڑھائی گئی اور آپ دفن ہوئے۔

مولانا محمد زاہد وخشی قدس سرہ

عالم عامل عارف کامل سردفتر زہاد سرخیل عباد مقبول واحد شیخ محمد زاہد قدس سرہ شیخ کبیر مقبول ہر کبیر و صغیر تھے علم ظاہری و باطنی سے بہرہ مند عشق و محبت مین شہرہ بلند رکھتے تھے فقر و تجرید و ورع و تقوی و اتباع سنت سرور انبیا مین بےمثل تھے حضرت خواجہ احرار کے خلیفۂ اعظم ہین قبل حضوری خدمت خواجہ چند سال تک مجاہدہ و ریاضت مین آنکھ کو خواب آشنا نہ کیا اور حق زہد و ریاضت جو چاہیے تھا بجالائے آخرالامر باشارۂ غیبی سمت مسکن خواجہ روانہ ہوئے جب قریب پہونچے تو خواجہ بنور باطن اس حال سے آگاہ ہوئے اور گھوڑے پر سوار ہوکر استقبال کیا راستہ مین ملاقات ہوئی دونون صاحب ملکر ایک درخت کے سائے مین بیٹھے

خواجہ نے مولانا کو مرید کیا اور بوقت واحد مین تکمیل کو پہونچا دیا اور اسی وقت خرقۂ خلافت عطا فرما کر رخصت کیا پھر مولانا کو خواجۂ احرار سے ملاقات کرنے کا اتفاق نہوا۔

شیخ شرف الدین صاحب روضۃ الاسلام لکھتے ہین کہ مولانا ممدوح حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسہ ہین ابتدا مین خلفائے خواجہ یعقوب قدس سرہ سے بہرہ وافر حاصل کر کے زہد و ریاضت مین مشغول ہو کر اسم باسمّی ہوئے آخر بایماے غیبی خواجۂ احرار کی خدمت مین حاضر ہو کر تکمیل کو پہونچے۔ وفات ۹۱۶ھ ہجری مین ہوئی مزار شریف رخش مین ہی خزینۃ الاصفیا

ذکر مولانا درویش محمد قدس سرہ

جامع علوم ظاہری و باطنی واقف رموز صوری و معنوی موصوف بصفات بیحد حضرت مولانا درویش محمد قدس سرہ باوصاف جذب و استغراق و شوق و ذوق موصوف اور سخا و عطا مین معروف تھے صاحب تذکرۃ الاصفیا لکھتے ہین کہ مولانا ممدوح نے بیعت سے پندرہ سال پیشتر زہد و ریاضت مین گذارے اور بحالت تجرید و تفرید بیخور و خواب صحرانوردی کرتے رہے ایک روز بھوک سے بیتاب ہو کر آسمان کیطرف نگاہ کی معاً

خواجہ خضر علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اگر تجھے صبر و قناعت مطلوب ہی تو خواجہ محمد زاہد کی خدمت مین جاوہ تجھے صبر و قناعت سکھائین گے خواجہ حسب الایما حاضر ہوئے اور درجہ کمال کو پہونچے صاحب روضۃ الاسلام لکھتے ہین کہ مولانا سے ممدوح مریدون کی تربیت و ارشاد مین یکتا و بیعدیل تھے بعد رحلت خواجہ محمد زاہد علیہ الرحمۃ کے صدہا آدمیون کو فیضیاب کیا وفات ۹۰۷ھ ہجری موضع اسفرار مین مزار پر انوار ہی خزینۃ الاصفیا

حضرت مولانا خواجگی امکنگی قدس سرہ

گوشہ نشین حجرہ معرفت معتکف مسجد حقیقت عالم صوری و معنوی مولانا خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند و جانشین ہین تربیت ظاہری و باطنی اپنے والد ماجد سے پائی ہی قصبہ امکنک علاقہ سمرقند مین سکونت رکھتے تھے ذاکر شاغل عابد زاہد صاحب کشف و کرامات تھے اور ہمیشہ چشم خلائق سے اپنے حالات چھپائے رکھتے تھے صاحب روضۃ الاسلام لکھتے ہین کہ سلطان پیر محمد مع لشکر بعزم تسخیر سمرقند آیا سلطان باقی والی سمرقند اسکے مقابلے کی تاب نہ لاکر حضرت کی خدمت مین بغرض استمداد حاضر ہوا اور اپنا عجز ظاہر کیا مولانا بذات خود

سلطان پیر محمد کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صلح بہتر ہی مگر وہ راضی نہوا
مجبور ہو کر واپس آئے اور سلطان باقی سے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے معاہدہ کرے
کہ آیندہ کسی پر ظلم نکرونگا اور انصاف کے ساتھ سلطنت کرونگا اور
مظلوم کا بدلہ ظالم سے لونگا تو انشاء اللہ تعالی تیری فتح ہوگی سلطان باقی نے
قبول کیا فرمایا کہ جا اور دشمن سے مقابلہ کر مظفر و منصور ہوگا پس اُسیطرح
ظہور ہوا سلطان پیر محمد باوجودیکہ پچاس ہزار سوار سے زیادہ رکھتا تھا بھاگ
گیا نقل ہی کہ حضرت خواجہ نے وفات سے پہلے حضرت خواجہ باقی باللہ اپنے
خلیفہ کے نام ایک مکتوب تحریر فرمایا تھا جسکے ختم پر یہ دو شعر لکھے ہوئے تھے

زمان تا زمان مرگ یاد آیدم	ندانم کنون تا چہ پیش آیدم
جدائی مبادا مرا از خدا	دگر ہر چہ پیش آیدم شایدم

وفات شریف ۸ ۱۰۰ہجری مین ہوئی قریۂ امکنک مین مزار پُر انوار ہی
عمر شریف نوے برس کی تھی۔

ذکر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

فارس میدان حق پرستان شہسوار عرصۂ عرفان بندہ نواز محرم راز بی نیاز
شیخ عالیجاہ عارف عالم پناہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ
صغر سنی سے خواجہ کو خلوت و خموشی پسند تھی مجمع اغیار سے بہت

پریشان ہوتے تھے بغرض تحصیل علم بخدمت مولانا صادق حلوانی جو علمائے کبار
سے تھے حاضر ہوئے چند روز کے بعد برفاقت مولانا اپنے وطن سے
یعنی کابل سے ماوراء النہر تشریف لائے اور تھوڑے دنون مین تحصیل
علم ظاہری سے فراغت حاصل کی اسکے بعد کشش ربانی نے اپنی طرف
کھینچا ایک درویش مقولۂ خواجہ کا بیان کرتا ہی کہ مین ایک روز کسی کتاب
مین حالات بزرگان دین دیکھ رہا تھا کہ مجھپر ایک حالت طاری ہوئی مین
بیخود ہوگیا اس بیخودی مین خواجہ بزرگ کو دیکھا اور اسی حالت مین خواجہ
نے مجکو ذکر تعلیم کیا اور نسبت جذب سے مشرف کیا اُسکے بعد مجکو سیاحت
کا شوق ہوا بہت سے سالک ومجذوب سے ملنے کا اتفاق ہوا اور جابجا
سے جو کچھ ملتا تھا ملا اُسی تلاش مین ایک شیخ کامل سے ملاقات ہوئی
خواجہ نے چاہا کہ اُنسے بعیت کرین قبل از بعیت استخارہ کیا دیکھا کہ حضرت
خواجہ محمد پارسا فرماتے ہین کہ حاصل سلوک تہذیب اخلاق ہی جب یہ دولت
میسر ہی تو اسکی طلب تحصیل حاصل ہی پس خواجہ نے سمجھا کہ شاید اس شیخ
سے بعیت کرنے کا حکم نہین ہی پھر دوسرے پیر کی تلاش مین چلے اور
اکثر بزرگان دین سے فیض صحبت وطریقہ حاصل کرتے ہوئے حضرت
مولانا خواجگی امکنگی کی خدمت مین پہونچے اور بعیت کی چند روز کے بعد خلافت
واجازت حاصل کرکے ہند کیطرف حسب الایما متوجہ ہوئے الغرض حضرت

خواجہ کو نسبت اویسی خواجہ بزرگ سے تھی اور نسبت ظاہری خواجہ املنکی
سے بلدۂ لاہور مین ایک سال رہے وہان سے دہلی مین رونق بخش
ہوئے اور تاحیات وہین رونق افروز رہے حضرت خواجہ کی عادت تھی
کہ لوگون کو بہت کم مرید کرتے تھے اور جسکو مرید کیا وہ نعمت طریقت سے
نہال ہوا باوجود اس شان و عظمت کے پھر بھی تلاش رہی چنانچہ
حسام الدین قدس سرہ فرماتے ہین کہ مجھسے خواجہ فرماتے تھے کہ تو جا
اور رہبر کی تلاش کر اگر کوئی ملجائے تو مجکو خبر دینا تا کہ مین بھی حصول مدعا
کرون خواجہ حسام الدین فرماتے ہین کہ جب مین اس حکم کی تعمیل مین بہت
مجبور ہوا تو بغرض امتثال امر آگرے مین پہونچا حیران تھا کہ کیا کرون
اُسی حالت مین ایک طرف گذر ہوا ایکا یک کان مین اس شعر کی صدا آئی ؎

تو خواہی آستین افشان و خواہی دامن اندر کش
مگس ہرگز نخواہد رفت از دکان حلوائی

یہ سنتے ہی مین نے اپنی مراد پائی دوڑا ہوا گیا اور جا کر جو کچھ سنا تھا وہ عرض کیا
حضرت خواجہ کی عالی ظرفی اور بلند مقامی و عالی ہمتی اس رباعی شریفہ سے ظاہر ہے

در راہ طلب جملہ ادب باید بود	تا جان باقی ست در طلب باید بود
دریا دریا اگر بکامت ریزند	گم باید کرد و خشک لب باید بود

حضرت خواجہ کے اخلاق وغیرہ

منقول ہی کہ لاہور مین قحط ہوا اور خواجہ بھی وہان تشریف رکھتے تھے جسوقت
خواجہ کے لیے طعام ماحضر پیش کیا جاتا تو محتاجون کو دیدیتے اور
فرماتے کہ مجھسے یہ نہین ہوسکتا کہ پڑوسی بھوکے رہین اور مین کھاؤن
اسیطرح ایک مدت تک بھوکے رہے جسوقت لاہور سے دہلی کیطرف
روانہ ہوئے راہ مین کسی غریب کو دیکھا کہ پیادہ پا چلا آرہا ہی آپ گھوڑے
سے اُترے اور سوار کرایا اور اسیطرح دہلی تک اُسکے ساتھ پیادہ تشریف
لائے جب قریب شہر کے پہونچے تو بغرض اخفا پھر گھوڑے پر سوار
ہوئے اور فرودگاہ تک تشریف لائے ایک رات تہجد کے وقت اُٹھے
اور دیکھا کہ لحاف پر بلّی سو رہی ہی تمام رات جاڑے کی تکلیف اُٹھائی
مگر اُسکا اُٹھانا گوارا نکیا صاحب زبدۃ المقامات لکھتے ہین کہ مین
ایک مسجد مین بیٹھا تھا اور دو درویش آپسمین ذکر کر رہے تھے اور کہتے
تھے کہ عمر بھر مین جیسا کہ ایک شخص کو متحمل دیکھا کسی کو نہ دیکھا کہ مین خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کے پاس بیٹھا تھا کہ خواجہ
محمد باقی تشریف لائے وہان کے خادم نے قریب مزار خواجہ بختیار کاکی
علیہ الرحمتہ کے فرش بچھا دیا اور منتظر رہا اتنے مین ایک شخص بے ادب
آیا اور بآواز بلند کہا کہ یہ فرش کسکے لیے ہی اور کون آرہا ہی اسی گفتگو مین
خواجہ تشریف لائے حضرت کو دیکھتے ہی بُرا بھلا کہنے لگا اور اسیسے

الفاظ ناشائستہ کہے کہ جس سے ہمراہیون کا نفس متحمل نہو سکا چاہا کہ اُسکو متنبہ کرین خواجہ نے منع کیا اُس بے ادب کے پاس خود گئے اور کہا کہ جو کچھ تم کہتے ہو سب صحیح ہی مین ایسا ہی ہون جیسا کہ تم کہتے ہوا ور یہ فرش میرے حکم سے نہین ہوا نہ مجکو اسکا علم تھا معاف کروا ور میری وجہ سے تم اپنے دماغ کو پریشان نکرو یہ کہکر کچھ روپے اُسکو دیے اور خوش کیا اور اپنے ہاتھ سے اُسکا پسینہ پونچھا راوی کہتا ہی کہ مجکو اُسدن سے یقین ہوا کہ فرشتہ خو آدمی دنیا مین ابھی باقی ہین اور صفت ملکی آدمی مین دیکھی تو اُسیدن دیکھی۔

بعض خرق عادات حضرت خواجہ

تین[۲] سالہ لڑکا دیوار حصار سے جسکی بلندی قریب تیس[۲] گز کے تھی اور اسکے نیچے فرش زنگین تھا گر کر بیحس وحرکت ہوگیا اور ناک سے خون جاری تھا اُس لڑکے کی مان افتان وخیزان حضرت خواجہ کے پاس اُسی حالت سے لیگئی اور اُسکی درازی عمر کے لیے عرض کیا چونکہ خواجہ اپنی کرامت کا حال ظاہر کرنا نہین چاہتے تھے بظاہر یہ ایک حیلہ شرعی کیا کہ طب کی کتاب منگوائی اور دیکھکر کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ زندہ رہیگا حاضرین مجلس کو سخت تعجب ہوا کہ یہ کیونکر بچیگا اس کے بعد خواجہ اسکی طرف متوجہ ہوئے دیر کے بعد وہ لڑکا

بالکل اچھا ہوگیا۔

ہمسایۂ خواجہ مین ایک شخص شریر النفس تھا اُس سے خواجہ کا بہت حرج تھا ایک روز خواجہ حسام الدین نے کوتوال کو اشارہ کرکے اُسکو قید کرادیا جسوقت یہ کیفیت خواجہ کو معلوم ہوئی بہت خفا ہوئے اور خواجہ حسام الدین کو بہت کچھ برا بھلا کہا اور کہا کہ تم اچھے ہو اُسکو برا سمجھتے ہو مین اپنے کو اُس سے بہتر نہین سمجھتا یہ کہکر اُسکو رہا کرادیا اس شفقت وعنایت کا وہ اثر ہوا کہ انجام کار وہ بڑا اصلاح نکلا اور ہمیشہ مطیع رہا۔

خواجہ کے یہان چند مہمان آگئے اور کچھ موجود نہ تھا خواجہ بغرض ضیافت مہمان تلاش ماحضر مین نکلے ایک نانوائی کی دوکان جو قریب خواجہ کے گھر کے تھی وہان پہونچے نانوائی خواجہ کو مشوش پاکے سمجھ گیا اور کچھ روٹی اور نہاری نہایت عمدہ خدمت شریف مین حاضر کی خواجہ کو بہت خوشی ہوئی اور فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہے عرض کیا کہ مین مثل آپ کے ہوجاؤن فرمایا کہ تو متحمل نہو سکے گا کچھ اور مانگ مگر وہ کب مانتا تھا اُسی بات پر مصر رہا مجبوراً اُسکو حجرے مین لے گئے اور تاثیر اتحادی اُسپر ڈالی جب حجرے سے دونون باہر آئے تو صورت وسیرت مرید وشیخ مین کچھ فرق نہ تھا مگر اتنا تھا کہ وہ بیہوش تھا اور خواجہ ہوشیار تھے تین[1] مہینے دس روز کے بعد اُسی حالت بیہوشی

---

[1] حضرت شاہ عبد العزیز صاحب سورۂ اقرأ باسم کی تفسیر مین فرماتے ہین کہ وہ نانوائی تین روز کے بعد اُسی حالت بیہوشی اور مستی مین انتقال کرگیا ۱۲

مین واصل حق ہوا رحمۃ اللہ علیہ۔

ایک درویش نے اپنے جی مین کہا کہ آج خواجہ سے لحاف مانگونگا قبل اسکے کہ وہ خواجہ سے درخواست کرے خواجہ نے اُسکی خواہش پوری کی اُس روز سے وہ درویش ہمیشہ لرزان و ترسان رہتا تھا کہ مبادا کوئی خطرہ ایسا نہ آجائے جو باعث ملال خاطر خواجہ ہو۔

شیخ تاج الدین کہتے ہین کہ ایک روز مین خواجہ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اور صف نماز مین خواجہ کے برابر تھا دیکھا کہ خواجہ نماز مین گریان اور نہایت رنجیدہ ہین بعد فراغ نماز جب حجرے مین تشریف لیگئے مین بھی ساتھ گیا اور وجہ رنج و گریہ پوچھی فرمایا کہ تجھے اس سے کیا کام ہی مجکو میرے حال پر چھوڑ اور یہ راز نہ پوچھ شیخ کہتے ہین کہ مین نے گستاخی سے اصرار کیا فرمایا کہ نماز مین میری روح نے طلب مطلب وراء الورا مین عروج کیا حتی الوسع بہت کچھ جستجو کی مگر پتہ نہ لگا ناچار نفس قالب مین پھر آگیا یہ رونا اُسکا اُسی حسرت کا تھا۔

ایک شخص کہتا ہی کہ مین ایک روز نماز جماعت مین شریک تھا جسمین حضرت خواجہ امام تھے اور مین اُنکے پس پشت مقتدی تھا اثنا سے نماز مین دیکھتا ہون کہ خواجہ کا منھ قبلے کی طرف بھی ہی اور میری طرف بھی ہی اور مجکو دیکھ رہے ہین یہ کیفیت دیکھتے ہی میرے ہاتھ پانون مین مارے

دہشت سے رعشہ پڑگیا نماز کے بعد مین نے خواجہ سے یہ حال بیان کیا فرمایا خبردار کسی پر ظاہر نکرنا۔

نقل ہی کہ ایک روز خواجہ نماز جماعت مین امام کے پیچھے کھڑے ہوئے اور آپ بطریق شافعی سورۂ فاتحہ پڑھنے لگے اُسی وقت نماز مین روح پُرفتوح حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کے روبرو ظاہر ہوئی اور کہا کہ اے شیخ میرے مذہب مین چھوٹے بڑے اولیا بہت سے ہین وہ سب باتفاق علماے دین عقب امام سورۂ فاتحہ پڑھنا جائز نہین رکھتے ہیں تمکو بھی یہی مناسب ہی۔

حضرت خواجہ کے مکتوبات وتصنیفات وتالیفات بہت ہین تبرکاً چند ابیات درج کیے جاتے ہین ؎

من نہ ہمینم کہ وجود من ست	جاے دگر رقص وجود من ست
نقطۂ محراب جماعت منم	دانہ سیراب زراعت منم
ابروے پیشانی من دلکش ست	قطرۂ نیسانے من آتش ست
عقل نمک زیر کباب من ست	خون جگر نام شراب من ست
خامہ کلید سرِ انگشتِ من	گنج دوعالم ہمہ در پشت من

مولانا بدرالدین سہرندی قدس سرہ جو حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے اصحاب سے تھے فرماتے ہین کہ مین ایک روز حسب اتفاق مزار پُرانوار حضرت

خواجہ پر حاضر ہوا اور مراقبے مین بیٹھا حضرت خواجہ نے مجکو اپنی نسبت
خاص عنایت فرمائی اسکے بعد مین خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار
پاک پر گیا حکم ہوا کہ جو نسبت خواجہ باقی سے تمکو عطا ہوئی ہی وہ میری ہی
نسبت ہی اسکے بعد حضرت سلطان المشائخ علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضر ہوا
حکم ہوا کہ جو نسبت تجھے خواجہ باقی سے پہونچی ہی وہی تجکو کافی ہی اسکے
بعد مین اجمیر شریف کو روانہ ہوا اور بارگاہ خواجہ اجمیر رحمۃ اللہ علیہ پر حاضر ہوا
وہان بھی یہی حکم ہوا کہ جو نسبت تجکو خواجہ باقی سے ملی ہی وہ ہماری ہی
نسبت ہی مولانا فرماتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ کبھی حضرت خواجہ باقی باللہ
نے نہین فرمایا کہ کوئی نسبت خواجگان چشت سے مجھے پہونچی ہی فرمایا
کہ مجکو خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ نسبت ملی تھی جس سے شوق
و ذوق مین ترقی ہوتی ہی وہی نسبت مین نے خواجہ قطب الدین کو دی اور
خواجہ قطب الدین نے خواجہ باقی کو عطا فرمائی وہ نسبت فی الحقیقت
نسبت نقشبندیہ تھی جس کا حق تھا اسکو پہونچا۔
دیگر حضرت سید شاہ غلام علی صاحب دہلوی فرماتے ہین کہ مین ایک روز
خواجہ باقی کے مزار پر متوجہ ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت آپ کی توجہ سے
حضرت شیخ احمد سہرندی مجدد الف ثانی ہوئے مین بھی آپ کی عطا کا امیدوار
ہون پس بحالت مشاہدہ دیکھا کہ خواجہ مزار سے باہر تشریف لائے

اور میری طرف متوجہ ہوئے چونکہ دوپہر کا وقت اور گرمی کا موسم تھا اور علاوہ اسکے خواجہ کی توجہ سے سخت گرمی نمودار ہوئی یہان تک کہ مین نہ بیٹھ سکا اُٹھ کھڑا ہوا فرماتے ہین کہ اُسکا افسوس آجتک باقی ہے تاہم اُس تھوڑی توجہ سے اسقدر ترقیات دیکھ رہا ہون کہ جسکا حد وشمار نہین۔

حضرت خواجہ بہت کم سوتے تھے اور کم کھاتے تھے اور بات بھی بہت کم کرتے تھے ہر روز نماز عشا سے تہجد تک دو ختم قرآن مجید کرتے تھے اور بعد تہجد کے صبح تک اکیس دفعہ سورۂ یٰسین پڑھتے تھے اور جب صبح ہوتی تو فرماتے کہ الٰہی رات کو کیا ہو گیا ہے جو ذرا بھی نہین ٹھہرتی بہت جلد گذر جاتی ہے۔

حال رحلت

حضرت خواجہ کی عمر شریف جب چالیس ۴۰ سال کو پہونچی تو ضرور ہوا کہ دائرۂ کمال مین قدم رکھین کیونکہ تکمیل طبعی انسانی اس مدت مین ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت رسالت خاتم النبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعد چہل سال وحی نازل ہوئی تھی خواجہ فرماتے ہین کہ مین نے دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ تجکو جس غرض سے عالم خلق مین لائے تھے وہ پوری ہوئی اب تجکو سفر کرنا چاہیے ایک روز قبل از مرض الموت اپنی زوجہ کو طلب فرماکر کہا کہ آؤ تم ہم دونون

آئینے مین مُنھ دیکھین حضرت عصمت پناہ فرماتی ہین کہ مین نے آئینے مین خواجہ کی داڑھی سفید دیکھی حالانکہ سیاہ تھی ڈر گئی اور عرض کیا کہ آپ مجھے کیا دکھاتے ہین اسکے دیکھنے کی تاب نہین پس خواجہ نے تبسم فرما کر بدستور محاسن عنبرین دکھلائی۔

خواجہ کی عادت تھی کہ جو امر بذریعہ کشف معلوم ہوتا تھا اُسکو خواب کے پیرائے مین ظاہر فرماتے تھے ایک روز فرمانے لگے کہ مجکو معلوم ہوتا ہی کہ عنقریب کوئی بڑا شخص سلسلۂ نقشبندیہ سے مرنے والا ہی اور فرمایا کہ کوئی جگہہ دہلی کے اطراف مین اختیار کرنی چاہیے الغرض حضرت خواجہ کو مرض الموت لاحق ہوا اور خواب مین خواجۂ احرار کو دیکھا فرماتے ہین کہ ای خواجہ باقی کپڑے بدلو بعد بیداری یہ خواب بیان فرما کر مسکرائے اور فرمایا کہ اگر زندہ رہون گا تو تعمیل حکم خواجۂ احرار کرون گا ورنہ کفن پہننا تو پیراہن ہی ہی۔

آپ کے مخلصون مین سے کسی نے سفر کا ارادہ کیا آپ نے فرمایا ٹھہر جاؤ ہمارا آخری بازار ہی کہان جاتے ہو المختصر پچیسوین ماہ جمادی الاخری ۱۰۱۲ سنہ ہجری کو آثار احتضار شروع ہوئے تمام اصحاب وحاضرین گریان و نالان تھے اور آپ تبسم کنان تھے حاضرین مجلس مین سے کسیکی زبان سے بیساختہ لفظ الله العالمین کا نکلا حضرت خواجہ اسکی طرف متوجہ ہوئے

کیونکہ اپنے محبوب کا نام اُسکی زبان سے سنا تھا اور آب دیدہ ہوکر بذکر جہر اسم ذات مشغول ہوئے اور اللہ اللہ کہتے ہوئے واصل حق ہوئے رضی اللہ تعالی عنہ۔

قبل رحلت ایک روز حضرت خواجہ کسی مقام پر تشریف لے گئے اور وضو کرکے ایک دوگانہ ادا کیا اتفاقاً وہان کی خاک خواجہ کے دامن مبارک پر چسپان ہوئی آپ نے فرمایا کہ اس جگہ کی خاک ہماری دامنگیر ہی بعد رحلت حضرت خواجہ اُس مقام پر دفن ہوئے جو قریب قدم شریف حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقع ہی صاحب زبدۃ المقامات نے تاریخ رحلت آپکی یون تحریر فرمائی ہی

ذاتے کہ بدوست بود باقی	از خود ہمہ فانی الصفت بود
بر خالق خویش جملگی خلق	بر خلق تمام عاطفت بود
وی تشنہ دلم بسال فوتش	خوش گفت کہ بحر معرفت بود ۱۰۱۲ھ

ذکر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالے عنہ

سنا ہی جب سے افسانہ مجدد الف ثانی کا	دل وحشی ہی دیوانہ مجدد الف ثانی کا
نہ مجھے کچھ دیر سے مطلب نہ کعبے سے غرض واعظ	مرا قبلہ ہی کاشانہ مجدد الف ثانی کا

حالات قبل از ولادت حضرت مجدد علیہ الرحمۃ

صاحب سوانح عمری امام ربانی لکھتے ہین کہ قبل ولادت حضرت مجدد علیہ الرحمۃ آپ کے والد ماجد حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ تمام عالم تیرہ وتاریک ہی اور خوک وخرس اہل جہان کو تکلیف دے رہے ہین پس یکایک میرے سینے سے ایک نور نکلا جس سے تمام عالم منور ہوگیا اور اُسمین سے ایک ایسی تجلی پیدا ہوئی کہ اُسنے خوک وخرس وغیرہ جلا دیے پھر ایک شخص نورانی تخت پر جلوہ گر نظر آئے جنکے آس پاس جن وانس مؤدب کھڑے تھے اور ملائکہ ہر ایک زندیق وملحد وظالم کو پکڑ پکڑ کے اُنکے روبرو لاکر قتل کررہے ہین اور ایک منادی ندا دے رہا ہی کہ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا صبح کو مخدوم موصوف نے اس خواب کی تعبیر حضرت شاہ کمال کیتھلی علیہ الرحمۃ سے پوچھی جو بڑے کامل شیخ تھے اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو اُنسے آخر مین فیض بھی پہونچا اُنھون نے کہا کہ تم سے ایک فرزند ہوگا جس سے ظلمت کفر وبدعت دور ہوگی اور نور سنت نبوی سے تمام عالم منور ہوگا اور ویسا ہی ظہور مین آیا۔

حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ کی ولادت ۱۴ شوال روز جمعہ وقت نصف شب

سال۹۷۱ سنہ ہجری بمقام سہرند واقع ہوئی مادہ تاریخ ولادت احمد رفیع المنزلت ہے۔
حضرت مختون پیدا ہوئے اور بحالت شیر خواری کبھی برہنہ نہوتے اگراحیاناً
کبھی کپڑا نکل جاتا تو آپ جلدی سے ستر ڈھانک لیتے بچون کیطرح
نجاست آلودہ نرہتے تھے اور ہر وقت خندان و فرحان رہتے اگر دودھ
پلانے مین کسی وجہ سے دیر ہوجاتی تو مثل عادت اطفال آپ روتے
نہ تھے حضرت شیخ الاسلام احمد نامقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
کے ظہور کی خبر پہلے دے چکے تھے شیخ الاسلام کی وفات ۵۳۶ سنہ ہجری
مین ہے۔

آغاز حالات

سلطان طریقت برہان حقیقت مظہر انوار الٰہی مورد فیوضات نامتناہی غوث
العالمین فخر العارفین وارث کمالات نبوت عارج معارج نقشبندیہ امام
طریقت پیشوائے اہل حقیقت جامع درجات اولیا عامل بسنت مصطفٰے
قطب الاقطاب شاہد رب الارباب شیخ لاثانی امام ربانی حضرت شیخ احمد فاروقی
سہرندی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ ذات جامع کمالات اپنے آپ نظیر تھے
چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت قیوم زمان مظہر جان جانان

سلہ تاریخ ولادت مجدد خواہد شد ۱۲ از مؤلف

علیہ الرحمۃ سے خواب مین فرمایا کہ نیست مثل او در اُمّت من او شیخ بدر الدین صاحب مجددی صاحب حضرات القدس فرماتے ہین کہ مین نے خواب مین حضرت خضر علیہ السلام سے کہا کہ یا شیخ مجکو اپنی نسبت سے بہرہ ور فرمایئے فرمایا کہ تو نے اُس شیخ سے نسبت حاصل کی ہی کہ تجھے اور تمام عالم کو جس کا ارشاد کافی ہی۔

حضرت شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ فرماتے ہین کہ مین ایک روز خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضر ہوا اور توجہ و امداد چاہی اور عرض کیا کہ شیئاً للہ شیئاً للہ پس مین نے دیکھا کہ ایک حوض لبالب ہی جسکے کنارے پانی چھلک رہا ہی اور مجکو القا ہوا کہ سینہ تو از انوار عرفان مجددی این چنین مملوست کہ گنجائش نور دیگر ندارد الغرض وصف قطب زمان خارج از حد بیان ہے۔

سلسلہ خاندان حضرت ممدوح اٹھائیس واسطے سے سیدنا امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ تک پہونچتا ہی حضرت ممدوح بہت تھوڑے دنون مین تحصیل علوم سے فارغ ہوکر جامع معقول و منقول و حافظ قرآن ہوئے اپنے والد ماجد مخدوم شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ علم حاصل کیا اور علماے کبار سے بھی تحصیل علم فرمایا مولانا کمال الدین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ جو علم ظاہری و باطنی مین یکتا تھے بعض کتب مشکلہ اُنسے دیکھی اور سند

بعض کتب حدیث مولانا یعقوب کشمیری خلیفہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ حسین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہما سے حاصل کی اور اجازت تفسیر واقدی و تفسیر بیضاوی و صحیح بخاری و مشکوۃ و قصیدۂ بردہ وغیرہ کی مولانا عالم ربانی قاضی بہلول بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی اور قاضی بہلول کو اجازت صحیح شیخ المحدثین حضرت عبدالرحمن بن فہد سے حاصل ہی ایک روز حضرت ممدوح فیضی کے گھر پر تشریف لے گئے وہ تفسیر بے نقط لکھنے مین مصروف تھا حضرت کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور عرض کیا کہ ایک جاے ایسی وقت واقع ہوئی ہی کہ اُسکی تاویل و تفسیر بحروف غیر معجمہ مین نہین کرسکتا ہر چند سر مار رہا ہون مگر کچھ بن نہین پڑتی آپ نے یہ سنکر قلم برداشتہ مطالب و نکات کثیرہ اس فصاحت و بلاغت سے لکھنا شروع کیے کہ فیضی حیران رہگیا آپ کی متعدد تصانیف ہین چنانچہ رسالۂ تہلیلیہ۔ و رسالۂ اثبات النبوۃ۔ و رسالۂ مبدا و معاد و رسالۂ مکاشفات غیبیہ۔ و رسالۂ آداب مریدین۔ و رسالۂ معارف لدنیہ۔ و رسالۂ رد شیعہ و تعلیقات عوارف۔ و شرح رباعیات خواجہ باقی علیہ الرحمۃ سوا اسکے مکتوبات کی کئی جلدین ہین اور ہر مکتوب ایک دفتر اسرار و گنجینۂ معارف ہی۔ نیست پیغمبر ولے دارد کتاب۔ کہنا بیجا نہین جو شخص آپ کی شان و عظمت سے واقفیت چاہے تو آپ کے تصانیف دیکھے

در سخن پنہان شدم چون بوے گل در برگ گل

میل دیدن ہر کہ دارد در سخن بیند مرا

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو بیعت وارادت قطب زمانہ شہباز بلند آشیانہ شیخ عالیجاہ عارف حق آگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ اویسی نقشبندی سے ہی خواجہ فرماتے ہین کہ جبن وقت مرشدی خواجگی امکنگی علیہ الرحمۃ نے مجکو ہندوستان جانے کا حکم دیا اور سلسلۂ طریقہ کی اجازت دی تو مین نے عرض کیا کہ مین اس لائق نہین ہون مجھ مین اس بوجھ اُٹھانے کی طاقت نہین ہی فرمایا کہ تو استخارہ کر حسب ارشاد استخارہ کیا دیکھا کہ ایک درخت کی شاخ پر طوطا بیٹھا ہی مین نے اپنے دل مین کہا کہ اگر یہ طوطا اُڑکر میرے ہاتھ پر آ بیٹھے تو مین سمجھونگا کہ یہ سفر مبارک ہی اس خیال کے ساتھ ہی وہ جانور وہان سے اُڑکر میرے ہاتھ پر آکے بیٹھا مین نے اپنا لعاب دہن اُسکے منھ مین ڈالا اور اُسنے میرے منھ مین شکر ڈالی۔ صبح کو یہ واقعہ خواجگی امکنگی علیہ الرحمۃ سے بیان کیا فرمایا کہ طوطا ہندی جانور ہی بس ہندوستان مین تمھارے سلسلے مین ایک ایسا عزیز پیدا ہوگا کہ جس سے تمام عالم منور ہوگا اور تم کو بھی اُس سے نفع پہونچے گا

ہدیۂ مجددیہ۔ انوار احمدیہ۔ زبدۃ المقامات۔

منقول ہی کہ حضرت خواجہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہما سے فرماتے تھے کہ جس وقت مین تمھارے شہر سہرند مین پہونچا تو سنا کہ کوئی کہنے والا

کہ رہا ہی کہ تو در جوار قطب فرود آمدہ اور حلیۂ قطب بھی مجھپر ظاہر کیا گیا صبح کو
اس حلیے کے موافق وہان کے درویشون وگوشہ نشینون کا متلاشی
ہوا مگر کسی مین وہ آثار قطبیت اور وہ حلیہ نپایا مین نے جانا کہ شاید اس
حلیے کا شخص آیندہ پیدا ہوگا جس روز تمکو دیکھا وہ حلیہ پورا تم مین پایا اور
قطبیت کی قابلیت بھی تمھین مین پائی دوسری دفعہ یہ ارشاد ہوا کہ ایک
دفعہ سہرند مین خواب دیکھا کہ ایک بڑا چراغ مین نے روشن کیا ہی اور اُس
چراغ سے ہزارون چراغ روشن ہوئے ہین مین سمجھتا ہون یہ بشارت
بھی تمھین سے متعلق ہی حضرت خواجہ اپنے ایک دوست کو تحریر فرماتے
ہین کہ شیخ احمد مردیست از سہرند کثیر العلم قوی العمل روزی چند فقیر با و نشست
و برخاست کرد عجائب بسیار از روزگار اوقات او مشاہدہ نمود بآن ماند کہ
چراغ شود کہ عالمہا ازان روشن گردد الحمد للہ تعالی از احوال کاملہ او مرا یقین پیوست
و این شیخ برادران واقربا دارد ہمہ مردم صالح و از طبقۂ علما چندی را دعا گو
ملازمت کردہ جواہر عالیہ دانست واستعداد ہاے عجیب دارند فرزندان
آن شیخ کہ اطفال اند اسرار الٰہی اند تم کلامہ اور خواجہ فرماتے ہین کہ شیخ احمد
آفتابی ست کہ مثل ما ہزاران ستارہ ہا در سایۂ او گم کردہ اند اور کبھی خواجہ
باقی باللہ علیہ الرحمۃ محفل توجہ مین تشریف لیجاتے اور فرماتے تھے کہ شیخ احمد
آفتابی ست کہ ہر دو عالم از انوار فیض و فضل وی منورست برکات احمدیہ

الغرض حضرت مجدد علیہ الرحمۃ ڈھائی مہینے مین فیض صحبت خواجہ سے تکمیل کو پہونچے اور خلعت خلافت حاصل کرکے حسب ارشاد شیخ راہی سہرند ہوئے اور اپنے وطن مالوف مین پہونچکر مریدان خواجہ کو جو آپ کے ہمراہ حسب الحکم خواجہ آئے تھے انکی تعلیم و تربیت مین مشغول ہوئے تھوڑے دنون مین آپ کا شہرہ بلند ہوا دور دور سے علما و امرا شرف قدمبوسی و ارادت کے لیے آنے لگے اور مشائخان زمانہ شرف بیعت و فیض صحبت سے مشرف ہونے لگے المختصر سراپاے امام ربانی نعمت و فیوض الٰہی کی نشانی تھا ؎

ہر لطافت کہ نہان بود پس پردہ غیب	ہمہ در صورت خوب تو عیان ساختہ اند
ہر چہ بر صفحۂ اندیشہ کشد کلک خیال	شکل مطبوع تو زیبا تر ازان ساختہ اند

بعض خرق عادات

منقول ہی کہ حضرت ممدوح کابل کی طرف تشریف لیے جاتے تھے راستے مین گرمی بہت ہوئی صاحبزادۂ بزرگ مع ہمراہیان گرد و غبار و تشنگی سے پریشان ہوئے ادب سے کوئی کچھ عرض نہ کرسکا حضرت مجدد نے مولانا محمد یوسف سمرقندی کی طرف جو حضرت کے قدیم ارادت مندون مین تھے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم لوگون کو گرمی اور غبار نے بہت ستا رکھا ہی عرض کیا کہ آپ کو سب حال معلوم ہی ہمارے عرض کی ضرورت نہین حضرت مجدد

علیہ الرحمۃ نے مسکرا کر آسمان کی طرف دیکھکر کچھ پڑھا دو چار قدم آگے نہ بڑھے تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا اُٹھا اور اسقدر تقاطر ہوا کہ حبس سے گرد وغبار موقوف ہو گیا اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔

منقول ہی کہ ایک امیر زادہ سلطان وقت کا معتوب ہوا اور کثرت غضب شاہی سے لوگون کو گمان تھا کہ وہ ہاتی کے پاؤن سے باندھا جائیگا امیر زادے نے جب ایسی خبر سنی سخت پریشان ہوا اور لاہور سے روانہ ہوا آتے آتے سہرندمین اُترا اور حضرت سے حال بزار بیان کیا اور خواستگار حمایت ہوا حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ تو اطمینان رکھ تجکو کچھ مضرت نہ پہونچیگی بلکہ وہ بادشاہ تجھپر مہربانی و نوازش کریگا امیر زادہ بہت پریشان تھا عرض کیا کہ جو کچھ حضرت نے فرمایا ہی وہ مجھے لکھدین حضرت مسکرائے حسب درخواست امیر زادہ یہ لکھدیا کہ چون فلان از خوف غضب سلطان کہ نمونۂ غضب آلہی ست بہ فقرا رجوع نمود فقیر اورا در ضمن خود گرفتہ ازین مہلک رہانیدند امیر زادہ نوشتہ وہان سے لیکر روانہ ہوا اسکے تھوڑے روز کے بعد کسی نے آکر سہرندمین کہا کہ اُس امیر زادے کو بادشاہ نے بہت تکلیف دی اور قید خانے کو بھیج دیا یہ خبر رفتہ رفتہ حضرت تک پہونچی فرمایا کہ یہ خبر محض بے اصل ہی وہ تو اپنے بادشاہ سے لطف و عنایت دیکھے گا دو چار روز مین خبر آئی کہ جسوقت وہ امیر زادہ

حاضر دربار شاہی ہوا۔ بادشاہ ہنسا اور کچھ کلمات نصیحت آمیز کہکر خلعت دیا اور رخصت کیا۔

منقول ہی کہ ایک شاہزادے کو کسی جرم مین بادشاہ وقت نے قید کیا اور اُسکی قتل کی تجویز ہوئی بیچارے نے ہرطرح کی کوشش کی مگر کچھ نہ ہوا آخر فقرا کی طرف رجوع کیا اُسوقت حضرت مجدد آگرے مین اُسکی قسمت سے تشریف لائے حضرت کے اصحاب کے ساتھ اُس شاہزادے کی دوستی تھی شاہزادے نے اُن کے ذریعے سے حضرت کی خدمت مین بغرض برآمد کار درخواست کرائی اُنھون نے بہت ہی عجز وانکسار سے حضرت کی خدمت مین عرض کیا حضرت ممدوح اُس رات کو متوجہ ہوئے دوسرے روز صبح کو ارشاد ہوا کہ تم اُسکو خوشخبری دیدو کہ تو نے قتل سے نجات پائی اور عنقریب قید سے بھی رہائی پائے گا حسب ارشاد اُنھون نے امیرزادے کو محبس خانے مین یہ خوشخبری پہونچائی مگر اُسکو غلبہ اضطراب سے اطمینان کلی نہوا اور اپنے معتمد کو ایک مجذوب کی خدمت مین بھیجا جو وہ مجذوب اُسوقت بہت مشہور و معروف تھا اُنھون نے کہا کہ تو اطمینان رکھ مین نے دیکھا ہی کہ ایک بزرگ نے خاندان نقشبندیہ مین سے آکر تجکو اس گرداب بلا سے نکالا ہی تھوڑے دن کے بعد وہ امیرزادہ رہا ہوا اور اپنے منصب پر پہونچا۔

منقول ہی کہ حضرت ممدوح کسی سفر مین ایک جا فروکش ہوئے اور اپنے ہمراہیون سے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہی کہ اس شہر مین آج ایک بلا نازل ہوگی جسکا اثر تمام شہر پر ہوگا تم لوگ اس بات کو مشتہر کرو کہ جو شخص یہ دعاے ماثورہ پڑھے گا وہ حفظ امان الٰہی مین رہے گا وہ دعا یہ ہی بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تھوڑی دیر نہ گذری کہ شہر مین تمام مکانات جلنے لگے اور اس شدت سے آگ لگی کہ اس سے زیادہ متصور نہین بہت مکانات جل گئے اور اسباب و مال جل گیا مولانا عبد المومن لاہوری جو حضرت کے مخلصون مین سے تھے اُنکا اسباب بھی جل گیا اور وہ افتان وخیزان حضرت تک پہونچے حضرت نے فرمایا کہ تمنے دعاے ماثورہ نہین پڑھی عرض کیا کہ مجکو کسی نے کہا ہی نہین۔ حضرت علیہ الرحمۃ اپنے پاس کے لوگون پر بہت خفا ہوئے الحاصل سوا اُنکے جس جس نے وہ دعا پڑھی امن مین رہا۔

منقول ہی کہ شیخ مسعود جو حضرت کے چھوٹے بھائی تھے بقصد تجارت قندھار کو تشریف لے گئے تھوڑے دن کے بعد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے کسی خادم خاص سے فرمایا کہ کچھ عجیب بات ہی کہ مین شیخ مسعود کیطرف متوجہ ہوا تو اسکو روے زمین پر کہین نہ پایا جب زیادہ متوجہ ہوا تو اُسکی قبر تازہ بنی ہوئی نظر آئی یہ سنکر سامعین کو حیرت ہوئی چند روز بعد جب رفیقان

شیخ مسعود علیہ الرحمت سے واپس آئے تو معلوم ہوا کہ وہ رحلت فرما چکے تھے۔ ہدیۂ مجددیہ

صاحب سفینۃ الاولیا فرماتے ہین کہ حضرت اُستاذی شیخ میرک بن شیخ فصیح الدین رحمۃ اللہ علیہ سے مین نے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک وقت سہرند جانے کا مجھے اتفاق ہوا وہان حضرت مجدد علیہ الرحمۃ سے ملاقات ہوئی مین نے دل مین کہا کہ اگر یہ صاحب کشف وکرامات ہین تو جو مین پوچھتا ہون اُسکا جواب بلاسوال دین گے اور تین باتین اپنے دل مین سوچ لین حضرت مجدد نے یکے بعد دیگرے ہر ایک کا جواب دیا جسکی صراحت سفینۃ الاولیا و ہدیۂ مجددیہ مین ہی۔

علامۂ زمان شیخ الاسلام ہندوستان مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی ابتدا مین حضرت مجدد کے مخالفون مین سے تھے ایک رات اُنھون نے خواب مین حضرت مجدد کو دیکھا کہ روبرو اُنکے قل اللّٰہ ثم ذرہم یہ آیۂ کریمہ پڑھتے ہین معًا جذب شیخ و شوق الٰہی کا اُن کے دل مین جوش ہوا جب بیدار ہوئے تو دیکھا کہ قلب جاری ہی چند روز تصور شیخ کرتے رہے اور اپنے کو اویسی شیخ کہتے تھے پھر حاضر خدمت ہو کر بیعت کی اور اعلیٰ مرتبے کو پہونچے۔

شیخ طاہر لاہوری جو حضرت خواجہ محمد سعید و خواجہ محمد معصوم صاحبزادگان مجدد علیہ الرحمۃ کے اُستاد تھے ایک روز حضرت مجدد نے فرمایا کہ مجکو

معلوم ہوا ہی کہ حاضرین مجلس سے ایک شخص کافر ہوگا اور اُسکی پیشانی
پر فقط ہوا لکافر لکھا ہوا نظر آیا ہی یہ سنتے ہی سب کو پریشانی ہوئی اور مستفسر
حال ہوئے کہ وہ بے نصیب کون ہی جو اس بلامین مبتلا ہوگا اُسکا نام
بتلائیے فرمایا کہ محمد طاہر ہی سب کو افسوس ہوا مگر اُن پر کسی نے ظاہر نہ کیا
چھ مہینے کے بعد محمد طاہر ایک کافرہ پر عاشق ہوئے اور کفر اختیار کیا۔
اپنے اُستاد کی یہ حالت دیکھکر خواجۂ محمد سعید و محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہما کو
بہت رنج ہوا ایک روز مجدد رضی اللہ تعالی عنہ سے عرض کیا کہ ان کے لیے
دعا فرمائیے کہ وہ پھر مشرف باسلام ہون فرمایا کہ جو ہونا تھا وہ ہوا لوح محفوظ مین
ایسا ہی لکھا ہوا تھا مگر صاحبزادگان عالیشان نے نمانا اور اُسی بات پر
اڑے رہے کہ دعا فرمائیے حضرت نے بخاطر فرزندان خود دعا کی کہ الٰہی
حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا
ہی کہ کسی کو قضاے مبرم مین رد و بدل کی قدرت نہین مگر مجھے پس جب تو نے
اپنے ایک دوست کو یہ مرتبہ عالی عطا فرمایا ہی تو مین بھی امید رکھتا ہون
کہ شیخ طاہر سے یہ بلاے ازلی دور کیجائے اُسی وقت دعا مقبول ہوئی
شیخ طاہر خواب غفلت سے بیدار ہو کر افتان و خیزان حاضر خدمت
شیخ سہرند ہوئے اور دوبارہ خلعت اسلام پہن کر چند روز مین مقامات
عالیہ پر پہونچے ہدیۂ مجددیہ۔ انوار احمدیہ۔

ایک شخص سے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا کہ تو ابراہیمی المشرب ہے اُس شخص نے دل مین خیال کیا ہر چند کہ فرمودہ حضرت کافی ہے مگر مجکو بھی حضرت کی توجہ سے فی الجملہ علم ہوجاتا تو عنایت ہوتی اُسی شب کو اُسنے خواب مین دیکھا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام تشریف رکھتے ہین اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ بھی روبرو کھڑے ہین وہ اور ایک شخص اور جسکی نسبت بھی حضرت مجدد نے ولایت ابراہیمی کی بشارت دی تھی وہان حاضر ہے حضرت نے اُن دونون کا ہاتھ پکڑ کے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے قدمون پر ڈالا صاحب واقعہ بیان کرتا ہے کہ اس واقعے کے بعد ہم دونون حاضر خدمت ہوئے حضرت ہم دونون کو دیکھکر مسکرائے اور فرمایا کہ جو ہم کہتے ہین اُسمین تردد کی گنجائش نہین۔ زبدۃ المقامات۔

صاحب زبدۃ المقامات لکھتے ہین کہ ایک شخص مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ دیکھ رہا تھا اُسمین اُسکی نادانستگی سے کہین اعتراض کا موقع ملا اُسنے غصے سے مکتوبات زمین پر دے مارا اور کہا کہ این چہ گفتہ است یہ کہکر اُسی حالت مین وہ سو گیا خواب مین دیکھا کہ ایک بزرگ غضبناک تشریف لائے اور کہا کہ تو بھی میری تحریر پر اعتراض کرنے کے لائق ہوا اچھا ٹھہر مین تجکو اسکا حال معلوم کراتا ہون پھر اُسنے دیکھا کہ ایک باغ نہایت عمدہ ہے اور وہان سیدنا حضرت

علی کرم اللہ وجہہ تشریف فرما ہین اور خواب دیکھنے والا کہتا ہی کہ مین
وور کھڑا ہون اور حضرت مجدد علیہ الرحمہ حضرت شیر خدا کے پاس
بیٹھے ہین اور آپس مین کچھ گفتگو ہوئی اسکے بعد حضرت شیر خدا نے رائی
کو طلب فرمایا اور کہا کہ خبردار پھر ایسا نکرنا۔

صاحب برکات احمدیہ لکھتے ہین کہ بحالت مرض ایک دفعہ حضرت
مجدد علیہ الرحمہ کو ضعف طاری ہوا آپ نے خادم سے کہا دس گیارہ
دانے مویز لاؤ جب اُسنے پیش کیئے تو آپ مراقبے مین ہوئے اور
تھوڑی دیر کے بعد ارشاد ہوا کہ عجیب امر ظہور پذیر ہوا کہ اِن دانون نے
اللہ تعالی سے مناجات کی کہ جو مجھے کھائے اسکو صحت ہوا ور
اللہ تعالی نے انکی دعا قبول فرمائی یہ کہکر چند دانہ مویز تناول فرمائے اور
صحت پائی۔ اور چھوٹے صاحبزادے بھی سخت علیل تھے انکو بھی انھین
دانہ مویز سے شفا ہوئی اور بھی دو چار مریض اچھے ہوئے۔ حضرت مجدد
علیہ الرحمہ بہت افسوس فرماتے تھے کہ کاش زیادہ مویز ہوتے
تو زیادہ لوگون کو نفع پہونچتا۔ رضی اللہ تعالی عنہ۔

منقول ہی کسی نے عرض کیا کہ مین حج کو جاتا ہون آپ نے فرمایا
کہ مین نے تجھے عرفات مین کبھی دیکھا نہین الغرض برسون گذرے
حج نصیب نہوا۔

منقول ہی کہ جان محمد ایک تاجر تھا اُسکے ہاتھ حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے ایک جوز بھیجا کہ فلان جگہ چند درویش ہین اُن مین سے فلان شخص کو جسکا حلیہ یہ ہی یہ جوز لیجا کر اور اپنے ہمراہ لیکر آ۔ الغرض وہ گیا اور اُن بزرگ کو جنکا حلیہ حضرت نے بتلایا تھا اُنکو لایا حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے قہوہ طلب کیا اور فرمایا کہ اِن بزرگ کو دے جسوقت وہ قہوے کا پیالہ لے گیا دیکھا کہ وہ بزرگ بشکل حضرت مجدد ہین۔ پھر پلٹ کر دیکھا تو حضرت ہی کو دیکھا حیران رہگیا۔ حضرت مجدد نے فرمایا کہ جان محمد تو قطب تارے کو پہچانتا ہی عرض کیا کہ جی ہان فرمایا اسکو خوب دیکھ۔ دیکھا تو اُس ستارے سے ایک بزرگ بہت تیزی کے ساتھ نکل کر تشریف لائے حضرت نے فرمایا کہ دیکھ اور زیارت کر کہ حضرت غوث الثقلین آپ ہی ہین۔ رضی اللہ تعالی عنہ۔

حضرت مجدد کے خوارق وکرامات کی تعداد سات سو سے زیادہ کتب تصوف مین درج ہی یہان تھوڑے پر اکتفا کی گئی۔

معنی مجدد الف ثانی و متعلق آن

ذات حضرت مجدد علیہ الرحمہ تمام کمالات ظاہری وباطنی اور شرائط

مجددیت سے مجلی و مزین تھی اور ملک بملک و قریہ بقریہ آپ کے فیض
وانوار سے بناے اسلام استحکام پذیر ہوئی۔ خلفاے حضرت ممدوح
عرب و عجم و شام و روم و حجاز و یمن و حبش و ہند و سندھ وغیرہ ممالک کے
فیضیاب ہوئے اور بہت سے مشائخان وقت ترک شیخت کر کے شرف
بیعت سے مشرف ہوئے اور تھوڑے دنون مین وہ انوار و برکات دیکھے
جو سالہا سال مین اہل ریاضت کو میسر نہین ہوتے۔ بعض کمالات و مقامات
کی جدت مخصوص حضرت مجدد کے حصے مین تھی جو اولیاے سابقین
پر منکشف نہین ہوئی چنانچہ خاتم المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب
دہلوی فرماتے ہین کہ ولایات در زمان قربت از زمان سعادت نشان
آنحضرت رائج و متداول شدند و صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ہلم جرا
الی زمان الجنید و اقرانہ ثم ہلم جرا الی زمان سادات القادریہ والچشتیہ
طریق تحصیل آن مدون و مبوب و مفصل گردید بخلاف مقام خلت کہ درین عہود
متطاولہ اصلا کسی مذکور آن نکرد و نہ طریق آن را کسی بیان نمود تا
ہزار سال گذشت و طریق تحصیل آن مقام در پردۂ اختفا و احتجاب ماند
تا آنکہ حق سبحانہ تعالی حضرت مجدد را بر روے کار آورد و ایشان منشاے
ظہور این مقام کہ در جوہر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مودع
و مکنون بود گردانید و ہزاران طالبان را بطفیل ایشان سلوک این طریقہ

سیسر شد الحمد للہ۔ دوسرے مکتوب موسومہ حافظ صدر الدین حیدر آبادی
مین مولانا موصوف تحریر فرماتے ہین کہ ہرگاہ این معرفت پختہ شد
و رفتہ رفتہ در فہم کلمات عارفان طریقہ مردم کج فہم راہ الحاد پیمودند و
این معرفت غامضہ را وسیلۂ ابطال شرائع و تکلیفات نمودند و مذہب
شیخ محب اللہ الہ آبادی کہ ظاہرش قدم در وادی الحاد میزند شیوع
تمام و رواج مالاکلام یافت عنایت خداوندی حضرت شیخ احمد سرہندی
رابر روی کار آورد علوم غریب برایشان القا نمود من قبیل تعدیل الحار
بالبارد والرطب بالیابس تا ہیئت اعتدالیہ درا ذہان مردم جاگیرد و
باطل ممزوج بحق ارتفاع و امضا پذیرد و ہمین ست مصداق معنی مجددیت
تم کلامہ بڑے بڑے علما جو اپنے وقت کے فرد تھے آپکی مجددیت
کے قائل ہوئے اور تقریر و تحریر مین مجدد الف ثانی کہا کرتے اور لکھا
کرتے تھے چنانچہ مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی اور مولانا جان محمد لاہوری
و مولانا عبد السلام دیوکی وغیرہ علما مجددیت کے قائل ہین اور حضرت
ممدوح کے سلسلے مین عرفاے کامل عموماً ہندو سندھ و عرب و عجم مین
خصوصاً روم و شام و عراق مین فیض رسان روزگار ہین۔

بدیۂ مجددیہ۔ صاحب سوانح عمری امام ربانی لکھتے ہین کہ خواجہ حسام الدین
خلیفۂ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ نے خواب مین دیکھا کہ حضرت رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ پڑھ رہے ہین اور حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی تعریف فرما رہے ہین اور فرماتے ہین کہ مین بہت خوش ہون کہ میری امت مین ایسا شخص پیدا ہوا جسنے تجدید دین کی۔

ایک مشائخ روم جسکا نام میر نصیر احمد تھا۔ روضۂ پاک شاہ لولاک کے پاس مراقب بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد ہوا کہ ہند مین ایک شخص کمل اولیا سے ہی اگر تو اپنی سعادت چاہے تو اُنکی خدمت مین حاضر ہو۔ چنانچہ حسب الارشاد بمقام لاہور حاضر خدمت عالی ہوے۔ **مقامات امام ربانی**

مبشرات از عالم غیب وخصوصیات حضرت مجدد علیہ الرحمۃ

ایک روز حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کو بحالت مراقبہ یہ ندائے غیب پہونچی کہ غَفَرْتُ لَکَ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِکَ بِوَاسِطَۃٍ اَوْ بِغَیْرِ وَاسِطَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اور اسکے ظاہر کرنے پر مامور کیے گئے۔ ایک روز حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے کچھ کھانا بغرض صدقہ پکوایا تھا اور اُسی کی تیاری مین یہ خیال آگیا کہ حق تعالی میرا صدقہ کیونکر قبول فرمائے گا کیونکہ وہ دربارۂ صدقہ فرماتا ہی کہ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ اُسوقت غیب سے آواز آئی کہ اِنَّکَ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو بشارت دیگئی یہ کہ جب

جنازے پر تو نماز پڑھیگا وہ مغفور ہی اور جس مقبرے مین حضرت ممدوح تشریف لیجاتے اور طلب مغفرت کرتے تو معًا وہ بخشدیے جاتے

برکات احمدیہ۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کمال اتباع سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس مرتبۂ عالی کو پہونچے کہ بشارت دیگئی کہ مدفن تو روضہ ایست از ریاض جنت۔ اس بشارت کو حضرت مخزن اسرار و علوم خواجہ محمد معصوم فرزند و جانشین حضرت مجدد علیہ الرحمہ مکتوب ہفتادم مین تحریر فرماتے ہین اور یہ بھی فرماتے ہین کہ اگر خاک روضۂ مجدد علیہ الرحمہ کی کسی قبر مین ڈال دین تو بہت بڑی امید بخشایش ہی۔ فکیف من دفن فیہا۔[له] حضرت سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے حضرت مجدد کو علم سمٰوات سکھائے۔ اور حضرت خضر و الیاس علیہما السلام نے حضرت مجدد علیہ الرحمہ سے ملکر کیفیت حقیقت حیات و ممات خود بیان کی۔ اور خضر علیہ السلام نے آپ کو تعلیم علم لدنی بھی کیا ہی اور حضرت خاتم النبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مجدد کو مجتہد علم کلام سے ملقب و مشرف کیا ہی ایک روز حضرت مجدد علیہ الرحمہ نیخواب مین سے دیکھا کہ کوئی شخص

[له] اور یہ حضرت کو بشارت دیگئی کہ جس جنازے پر تو نماز پڑھے یا جس قبرستان مین فاتحہ پڑھے وہ تمام اموات مغفور ہین۔ ۱۲ منہ

بسترے پر بیٹھا ہوا ہی جب بغور دیکھا تو سید اولین و آخرین تشریف رکھتے ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور فرماتے ہین کہ مین اسلیے آیا ہون کہ تمھین اجازت نامہ ایسا لکھدون کہ آجتک کسی کو مین نے نہین دیا یہ کہکر اجازت نامہ لکھنا شروع کیا رو پشت لکھا دونون طرف دونون جہان کی نعمتون کے متعلق تحریر فرما کر مجدد صاحب کو دیا اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ قیامت مین تیری شفاعت سے ہزارون آدمی بخشے جاینگے صاحب زبدۃ المقامات لکھتے ہین کہ جس روز یہ مژدہ و بشارت رسول پاک سے حضرت مجدد کو پہونچے حضرت نے اسکے شکرانے مین کچھ کھانا پکوا کر تقسیم کیا اور اس بشارت کا اظہار کیا اسی روز میرے ایک دوست نے مجھسے کہا کہ جب حضرت مجدد کو ایسی بشارت دی گئی تو معاملۂ عظمی مین ضرور کوئی نہ کوئی ارشاد وقوع مین آنا چاہیئے تھا جیسا کہ مہدی موعود علیہ الرضوان کے بارے مین ارشاد عالی ہوا مین نے کہا کہ کیا عجب ہی جو حضرت سے اشارہ ہو چکا ہوا ور اسکا علم ہمین نہو کیونکہ تمام احادیث پر ہمارا تمھارا عبور نہین ہی میرے دوست نے کہا کہ جمع الجوامع شیخ سیوطی میرے پاس ہی اور اسمین سے بہت کم احادیث باہر گئی ہین۔ آؤ ہم تم ملکر دیکھین الحاصل ہم دونون نے درباب فضائل امت دیکھنا شروع کیا یکایک یہ حدیث

نکلی یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ صِلَةٌ یُدْخَلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ مین نے اپنے دوست سے کہا کہ کیا عجب ہی جو اس حدیث سے اشارہ ہمارے حضرت کی طرف ہو۔ اُسنے کہا کہ ہان احتمال تو ہی یہ کیفیت حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے بھی سنی اور مسکرائے۔

ایک روز بوقت نماز صبح حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے دیکھا کہ آپ کے سینۂ پاک سے ایک بلائے عظیم نکلی اور چلی گئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اُسکا آشیانہ بھی نکال دیا گیا اُسکی وجہ سے جو کچھ ظلمت تھی اُسکا کچھ اثر باقی رہا اور عجیب فرحت و نورانیت پیدا ہوئی اور معلوم ہوا کہ یہ بلا جو سینے سے نکلی ایک خناس تھا جس سے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام پناہ مانگنے پر مامور تھے۔

اور حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو بشارت دیگئی یہ کہ این علوم کہ تو گفتۂ و تحریر نمودۂ ہمہ از ماست و گفتۂ ماخصوصاً علومی کہ دران نحوی تردد می داشتہ اند

اور حضرت مجدد علیہ الرحمہ فرماتے ہین۔ کہ شریعت را دیدم کہ در محلۂ ما فرود آمدہ چنانچہ کار روانی دیگر سراۓ فرود آید۔

خاندان نقشبندیہ و مجددیہ مین جو لوگ تا قیام قیامت منجملہ ذکور و اناث داخل ہونے والے ہین اُن سب کا نام و نشان مع سکونت و شکل و شمائل سب حضرت مجدد علیہ الرحمہ پر ظاہر کیے گئے۔

اور یہ بھی حضرت مجدد علیہ الرحمہ پر منکشف ہوا ہی کہ مثل آپ کے ظہور امام مہدی آخر الزمان تک کوئی شخص باین کمالات معنوی و معاملات باطنی پیدا نہوگا اور آپکی تصنیفات امام ممدوح کے ملاحظے مین آئینگی اور مقبول ہون گی۔

زبدة المقامات۔

جس روز حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ نے خرقہ پہنایا اُسی وقت تمام بزرگان قادریہ شاہ کمال سے غوث پاک تک موجود تھے اثناے خرقہ پوشی مین حضرت مجدد کو خیال خواجگان نقشبند آیا معًا خواجہ باقی سے خواجہ بزرگ تک تمام خواجگان نقشبند تشریف لائے اور آپسمین بحث ہونے لگی حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو ہر ایک اپنی طرف کھینچتا تھا غوث پاک فرماتے تھے کہ یہ ہمارا نظر کردہ ہی خواجہ بزرگ فرماتے تھے کہ اسنے ہمارے خاندان مین تعلیم پائی ہی الغرض ایک گروہ دوسرا آیا اور اُسنے آپسمین مصالحت کرائی۔

دیگر

حضرت مجدد علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مین کبھی تہجد کے لیے ازخود نہین اُٹھتا تا وقتیکہ مجکو غیب سے آواز اذان نہ آتی۔ چنانچہ ایکبار قبل اسکے کہ میرے کان مین آواز اذان آئے مین اُٹھا پھر خیال آیا کہ مین کون ہون جو اُٹھون اور نماز پڑھون یہ کہکر پھر سوگیا ایک لمحہ نگذرا کہ اذان و اقامت

کی آواز چارون طرف سے بلند ہوئی۔

دیگر

ہند مین جو مزاراتِ انبیاے کرام ہین حضرت پر ظاہر کیے گئے جن سے دو تین شخص مسلمان ہوے تھے۔ اور اسرار قرآنی بھی حضرت پر منکشف ہوئے چنانچہ صاحب برکات احمدیہ لکھتے ہین کہ مین نے ایک روز حضرت خواجہ معصوم علیہ الرحمہ سے پوچھا کہ جو کچھ اسرار قرآنی حضرت مجدد الف ثانی سے آپ کو پہونچے ہین مین بھی اُسکے سننے کا مشتاق ہون فرمایا کہ ہان مین نے بھی حضرت سے کئی بار عرض کیا مگر کچھ ارشاد نہوا۔ ایک روز جب الحاح وزاری کمال کو پہونچی تو ایک حرف قاف کے اسرار بیان فرمائے اور تاکید بلیغ فرمائی کہ کسی پر ظاہر نکرنا۔ اسلیے مین اُسکو ظاہر نہین کرسکتا۔ زبدۃ المقامات۔ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو پروردگار عالم نے وہ قدرت وقوت عطا فرمائی تھی کہ جسکا حد وحصر نہین چنانچہ ایک مشرب سے دوسرے مشرب مین منتقل فرمادیتے تھے حضرت مخدوم زادہ بزرگ جو مولوی مشرب تھے اُنکو آپنے محمدی مشرب کردیا تھا اور حق تعالی نے حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو اسرار قلوب خمسہ کی نعمت سے بہرہ مند فرمایا ہی خصوصًا اُس مرتبۂ عظیم سے جو قلب خامس سے مشتق ہی اور وہ ایک مقام نادر ہی جو ہر ایک ولی اللہ اس راز سے واقف نہین

اسکی صراحت رسالۂ مبدأ و معاد مین خود حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے بیان فرمائی ہی۔ فمن شاء فلیرجع الیہ۔ اسکے سوا اسرار حقیقت قرآنی و حقیقت کعبۂ ربانی و حقیقت بیت المقدس بھی آپ پر منکشف کیئے گئے اور وہ احوال و اسرار جو سوائے آفاق و انفس کے ہین آپ پر ظاہر کیئے گئے اور یہ وہ عالی مقام ہی کہ جہان انفس بمرتبۂ آفاق معلوم ہوتا ہی۔

دیگر

حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی کہ میری نسبت میری تمام اولاد مین تا قیامت جاری رہے گی کسیکو حین حیات مین اُسکا ظہور ہوگا کسیکو بعد ممات مگر کوئی اس نسبت سے محروم نہ رہے گا۔ دُر المعارف۔

بعض حالات و عبادات ہر روزہ
مع چند کلمات طیبات

آپ کا ایک مرید جسکو خدمت وضوء ما یتعلق بہا سپرد تھی اسکا بیان ہی کہ مجکو دن رات مین اسوقت فرصت ملتی تھی کہ جب چند ساعت آپ استراحت فرماتے تھے یعنی دن کو بعد غذا قیلولہ کیوقت اور چند ساعت بعد عشا باقی وقت تمام خدمت گذاری مین گذرتا ہی۔ اور اسیطرح سے اپنے مریدین و اصحاب کو تاکید فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ دنیا دار العمل ہی اور فرع گشت کار امور

باطن مین غفلت نکرو اور وقت رائیگان نکرو۔
ابتدا مین آپ نماز تہجد و ضحی و نماز فی زوال مین سورۂ یٰسین زیادہ پڑھتے
تھے یہان تک کہ کبھی اسّی مرتبہ تک نوبت پہونچتی تھی اور کبھی اس سے
بھی زیادہ اور آخر مین قرآن مجید کا زیادہ شغل تھا تہجد کے بعد مراقب
نہ بیٹھتے تھے نماز صبح سے پہلے دو گھڑی بطریق سنت آرام فرما کر اوٹھ
نہ بیٹھتے تھے تاکہ تہجد بین النومین واقع ہو اسکے بعد نماز صبح مین مشغول
ہوتے تھے۔ بعد نماز کے وظائف و اوراد مسنونہ پڑھکر حلقۂ اصحاب
مین متوجہ و مراقب رہتے تھے پھر چار رکعت نماز اشراق بطول قرأت
و دیگر وظائف مسنونہ معمولی سے فارغ ہوکر محل مین جاتے تھے اور
عیال و اطفال کی خبر گیری سے مطمئن ہوکر باہر تشریف لاتے اور احوال
باطنی طلبا سے پوچھتے اور نکات و اسرار بیان فرماتے تھے اور اتباع
سنت و دوام ذکر و حضور و مراقبہ و بصفای حال کی تاکید فرماتے اسکے بعد
تخلیے مین نماز ضحی پڑھکر کھانا تناول فرماتے اور کھانے کے وقت تمام
حاضرین کو حصے تقسیم کرتے اگر اسوقت کوئی موجود نہ ہوتا تو اسکا حصہ
رکھوا دیتے تھے۔ دن رات مین ایک ہی آپکے کھانے کا وقت تھا اور وہ
بھی تھوڑا سا کھاتے تھے اور بعد تناول طعام ادعیہ ماثورہ پڑھتے
تھے اور فرماتے تھے کہ افسوس گرسنگی مین مجھسے پوری اتباع

سرورِ دین و دنیا نہو سکی اور فرماتے تھے کہ کھانے سے بڑھ کر کوئی چیز ایسی نہین جو عارف کو ملکیت سے بشریت کے نزدیک پہونچائے المختصر رات دن ذکرِ خدا و رسول و انواعِ عبادات و ہدایت مخلوق مین مشغول رہتے تھے اور تھوڑی دیر استراحت فرماتے تھے اُس خواب کو عین بیداری سمجھنا چاہیے کیونکہ

سحر کرشمۂ وصلش بخواب می دیدم
زہی مراتب خوابی کہ بہ زبیداریست

بعض کلمات طیبات

عجیب است از بعضے درویشان خام ناتمام کہ کشف خود را اعتبار نمودہ بانکار و مخالفت این شریعت باہرہ اقدام می نمایند و حال آنکہ حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام بآن مرتبۂ علیا کہ بعد از پیغمبر ما اوراست اگر زندہ می بود غیر از متابعت این شریعت نمی کرد این تہی دستان بے سر و برگ را چہ رسد

دیگر

ہرچہ بما عطا کردہ اند بہ محض فضل و صرف کرم میدانم اما اگر مثلاً امر بہانہ کرم باشد آن متابعت سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خواہد بود کہ مدار کار خود را بران می دانم ہرچہ بما دادہ اند از راہ این اتباع

داده اند جزئیاً و کلیاً و هرچه نداده اند ازان نداده اند که از ما در اتباع اتم نقصانی بحکم بشریت رفته باشد۔ (مبدأ و معاد)

دیگر

در اعتکاف ماه رمضان باصحاب خود فرموده اند که هزار لیالی به نیم متابعت نه خریم صد گرفتاری را بحصول یک متابعت قبول داریم اما هزار تبتل و انقطاع را بے توسل متابعت قبول نداریم ؎

آن را که در سرای نگاریست فارغست از باغ و بوستان و تماشای لاله زار

دیگر

امام من درین کار کلام الله است و پیر من درین امر قرآن مجید اگر هدایت قرآن نمی بود راهی بجانب عبادت معبود بحق نمی کشود درین راه هر لطیف و الطف ندائے انا الله میزند و رونده راه را گرفتار پرستش خود می سازد اگرچه نسبت خود را بصورت بیچونی وا می نماید اگر تشبیه است خود را بهیئت تنزیه جلوه گر می گرداند درینجا امکان بوجوب ممتزج ست و حدوث بقدم مختلط اگر باطل ست بصورت حق هویداست و اگر ضلالت ست بصورت هدایت پیداست بیچاره سالک حکم مسافر اعمی دارد که بهر یکی هزار بی گویان رو می آرد حضرت حق سبحانه تعالی خود را بخالق السموات والارض می ستاید و رب المشرق و المغرب میفرماید و در وقت عروج چون این صفات

رابرآئینہ باطلہ متخیلہ عرض نمودہ شد بی اختیار را بانمودند و روبزوال آوردند لاجرم لااحب الآفلین گویان رو از ہمہ تافت و قبلۂ توجہ جز ذات واجب الوجود نہ ساخت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ۔

دیگر

مستحب را مردم چہ دانستہ اند مستحب دوست داشتۂ اوست سبحانہ تعالی اگر دنیا و آخرت را بیک عملی کہ دوست داشتۂ حق عزوجل باشد بدہد ہیچ نداوہ باشد۔ زبدۃ المقامات۔

دیگر

اگر کلمۂ لا الٰہ الا اللہ نمی بود راہی بجناب قدس خداوندی جل سلطانہ کہ می نمود و نقاب از چہرۂ توحید کہ می کشود و فتح ابواب کہ می فرمود کوہ صفات بشریہ باستعمال کلند این لا کندہ می شود و عالم عالم تعلقات ببرکت تکرار این نفی منتفی می گردد و نفی آن آئنہ باطلہ را منتفی می سازد و اثبات آن معبود حق را جل شانہ مثبت سالک مدارج امکانی را بمدد او قطع می نماید و عارف بمعارج وجوبی ببرکت او ارتقامی فرماید اوست کہ از تجلیات صفات می بردو از تجلیات صفات بہ تجلیات ذات می رساند شعر

تا بجاروب لا نروبی راہ	نرسی در سرای الا اللہ

والسلام علی من اتبع الهدی والتزم متابعة المصطفی علیه وعلی اله
الصلوة والتسلیمات اتمها واکملها ابدا ابدا
درفضائل آن می فرمایند که این کلمه طیبه جامع کمالات ولایت ونبوت ست
مردم تعجب دارند که بیک گفتن این کلمه چگونه دخول جنت میسر شود
وچندین بس ومشهود این فقیر شده که اگر تمام عالم را بیک گفتن این کلمه
بنجشند وبه بهشت فرستند گنجایش دارد واگر برکات این کلمه را قسمت کنند
تمام عالم همه ابدالآباد معمور وسیراب گردند۔
ونیز فرموده اند که حصول برکت وظهور عظمت این کلمه باعتبار درجات
آنست هرچند گوینده عظیم تر برکت وعظمت آن بیشتر۔ زبدة المقامات۔

دیگر

مردم هوس ریاضتها ومجاهدها می نمایند هیچ ریاضت ومجاهده برابر رعایت
آداب نماز نیست لاسیما نمازهای فرض وواجب وسنن ادای نماز بنوعی که
فرموده اند بس مشکل ست لهذا حق تعالی جل شانه می فرماید اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ
اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ۔

دیگر

وقتیکه سفر می کردند در ایام مسنونه می کردند ومقید بساعات نجومیه نبودند
ومی فرمودند که نحوست بعد از ولادت آن سرور عالم صلی الله علیه وآله وسلم

مرتفع شده تائید این حدیث که الایام ایام اللّٰہ والعباد عباد
اللّٰہ زبدۃ المقامات

دیگر

معرفت خدای عزوجل بران کس حرام ست کہ خود را از کافر فرنگ بہتر داند

دیگر

الٰہی چیست اینکہ اولیای خود را کردی کہ باطن ایشان زلال خضر ست ہر کہ
قطرہ ازان چشید حیات ابدی یافت و ظاہر ایشان ہم قاتل ست ہر کہ
بآن نگریست بموت ابدی گرفتار آمد ایشانند کہ باطن ایشان رحمت ست و
ظاہر شان زحمت باطن بین ایشان از اشان ست و ظاہر بین ایشان از
بدکیشان بصورت جو نما اند و بحقیقت گندم بخش بظاہر از عوام بشر اند و بباطن از
خواص ملک بصورت بر زمین اند و بمعنی بر فلاک جلیس ایشان از شقاوت
رستہ و انیس ایشان بہ سعادت پیوستہ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَصَلَّى اللّٰہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ و سلم

دیگر

ہرگز نپرستیم خدای را کہ در حیطۂ شہود آید و مرئی گردد و معلوم شود و در وہم
و خیال گنجد چہ مشہود و مرئی و معلوم و موہوم و متخیل در رنگ شاہد و رائی و عالم و موہوم
و متخیل و مصنوع و محدث ست ع آن لقمہ کہ در دہان نگنجد طلبم

مقصود از سیر و سلوک خرق حجب ست حجب وجوبی باشد یا امکانی تا وصل عریانی میسر آید نہ آنکہ مطلوب را در قید آرند و صید نمایند شعر

عنقا شکار کس نشود دام باز چین
کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را

دیگر

ہرچہ در دیدہ و دانش می آید مقید ست و از صرافت اطلاق تنزل و مطلوب آنست کہ از جمیع قیود منزہ و مبری باشد پس ماورای دید و دانش اورا باید جست این معاملہ ورای طور نظر عقل ست چہ عقل ماورای دیدہ و دانش را جستن محال می داند ع

راز درون پردہ ز رندان مست پرس
کین حال نیست صوفی عالی مقام را

حال وفات آن برگزیدۂ خالق الارض والسموات

غم وشور ماتم ہوا چاہتا ہے
کہ رحلت کا ڈنکا بجا چاہتا ہے

راویان صدق بیان تحریر فرماتے ہین کہ ایک روز حضرت مجدد علیہ الرحمہ فرمانے لگے کہ جو کمال کہ جسکا حصول نوع انسان مین ممکن تھا حق تعالی نے بطفیل سید انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجکو سرفراز فرمایا اس ارشاد سے عموما حاضرین مجلس خصوصا مخدوم زادگان عالیشان بہت پریشان

ہوسے کیونکہ یہ گفتگو بفحوائے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ
رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا رحلت کی خبر دے رہی تھی مصرع
زمشک زلف تو بوی شب فراق آمد اسی زمانے مین حضرت مجدد علیہ الرحمہ
اجمیر شریف تشریف لیگئے اور روضۂ خواجہ بزرگ پر مراقب بنکے بیٹھے حضرت
خواجہ کی عنایت واشفاق بیغایت حضرت ایشان کو معلوم ہوئی بعد الفراغ
خادمان درگاہ حاضر ہوئے اور بعد دست بوسی غلاف مزار شریف ہدیۃً پیش
کیا اسوقت کا دستور تھا کہ غلاف روضۂ خواجہ حاکم وقت کو دیا جاتا تھا
یا کسی شیخ کامل کو غرض جسوقت یہ تحفہ حضرت ایشان کو ملا خادم سے
آپ نے فرمایا کہ اسکو با حتیاط رکھ میرے کفن کے کام آئیگا۔ بعد واپسی سفر
اجمیر شریف آپ گوشہ نشین ہوگئے اور دن رات انواع عبادات مین
مشغول رہے ضعف و نقاہت بدرجہ غایت پیدا ہوگئے تھے اور بخار بھی
تھا ایک روز لباس وغیرہ سب فقرا کو تقسیم فرما دیا آپ کے پاس کوئی
لباس گرم نرہا سردی بخار نے پھر اپنا زور دکھلایا اُس [illegible] مرض مین
بھی کوئی نماز آپ کی قضا نہوئی ایک روز بوقت تہجد فرمانے لگے کہ آج
ہماری نماز تہجد آخری نماز ہی اور وصیت کرنے لگے اور سب سے زیادہ
اس بات کی تاکید فرماتے تھے کہ اتباع سنت کے پابند رہین اور بدعت
سے بچین دوام ذکر و مراقبے مین عمر بسر کرین بعدہ ذکر مین مشغول ہوئے

اور دو رکعت نماز کی نیت کرلی اور اسی ذکر و نماز مین واصل حق ہوئے رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ ابدیہ ۲۸ - ماہ صفر سنہ ۱۲۳۴ ہجری روز سہ شنبہ یہ واقعہ ہوا بعد رحلت بوقت غسل تمام حاضرین نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ بطور نماز دست بستہ تھے اور مشغول عقد انامل اور مسکرا رہے تھے اُسوقت حاضرین سے اک شور وغل اُٹھا اور یہ کرامت اس مضمون کی مصداق ہوئی کہ

یاد داری کہ وقت آمدنت ۔۔۔ ہمہ خندان بوندو تو گریان
ہمچنان زی کہ وقت مردن تو ۔۔۔ ہمہ گریان شوند و تو خندان

الحاصل دونون ہاتھ جو بطور نماز بندھے ہوئے تھے غسل دینے والون نے کھولے پھر تھوڑی دیر بعد وہ بدستور ہو گئے دو چار مرتبہ جب ایسا ہوا تو حضرت خواجہ محمد سعید علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ چھوڑ دو حضرت کی مرضی پر اب نہ ستاؤ غرض بعد تکفین حضرت مخدوم زادہ موصوف نے نماز جنازہ پڑھائی اور دفن کیا۔

مولانا بدر الدین سرہندی فرماتے ہین کہ بروز وصال آن قطب فی الکمال کنارہاے آسمان نہایت سرخ ہو گئے تھے اور بزرگون نے کہا ہی کہ سرخی آسمان گریہ آسمان ہی اور موت کاملین پر ایسا ہوا کرتا ہی۔

خواجہ معصوم علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مین نے بعد رحلت حضرت کو خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ سوال منکر نکیر مین کیا حال رہا فرمایا کہ پروردگار عالم

نے مجھسے اجازت چاہی کہ اگر تو کہے تو دو فرشتے تیرے پاس آئین
عرض کیا کہ الٰہی تو میرا صاحب ہے اور مختار ہے مین چاہتا ہون کہ وہ میرے
تخلیے مین نہ آئین پس پروردگار عالم نے محض اپنے فضل وکرم سے
میرا معروضہ قبول فرمایا اور خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مین نے
فشار کی کیفیت پوچھی تو فرمایا کہ ہوا مگر قلیل قلیل۔

خواجہ محمد سعید علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ بعد رحلت مین صبح کے وقت
بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھ گئے اور
مجکو اپنی گود مین لیا اُسوقت مجھپر ایسی ہیبت مستولی ہوئی کہ میرے تمام
بدن مین لرزہ پڑگیا تھوڑی دیر کے بعد نظر سے غائب ہوگئے۔

شیخ میر محمد جو ایک فاضل شخص تھے اُنکا بیان ہے کہ نماز ظہر مین مین نے
حضرت کو بچشم خود شریک جماعت دیکھا میرے اور حضرت کے درمیان مین
تھوڑی جاے خالی تھی حضرت نے مجکو اپنی طرف کھینچ لیا ابتداے نماز سے
انتہا تک مین نے آپکو اپنے برابر کھڑے ہوئے دیکھا بعد سلام کے پھر نظر سے غائب ہوگئے

آمدی وآتشم برجان زدی رفتی و برآتشم دامان زدی

ذکر حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ عروۃ الوثقیٰ

صاحب نے بدرۃ المقامات لکھتے ہین کہ آپ کی پیدائش ۱۱ شوال ۱۰۰۷ ہجری

مین ہوئی آپ حضرت مجدد صاحب کے تیسرے صاحبزادے ہین
حضرت مجدد علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ مجکو اسکی پیدایش بہت مبارک ہوئی
کیونکہ بعد ولادت اس نونہال کے مین اپنے شیخ کی خدمت مین گیا اور
پایا جو کچھ پایا۔ اور ایک مکتوب مین آپ کے وصف مین ارشاد حضرت قطب الارشاد
ہی کہ وی بالذات قابل این دولت ست۔ اور فرماتے ہین کہ تین برس کی
عمر سے یہ لڑکا کلمات توحید کہتا تھا اور حقیقت مین گفتگو کرتا تھا کہ من آسمانم
ومن زمینم و دیوار در حق ست ؎ چون زلیخا کز سپند و تا بعود
نام جملہ چیز یوسف کردہ بود
خواجہ ممدوح نے سولہ برس کی
عمر مین بتوجہ والد ماجد خود تحصیل علم سے فراغت حاصل کرکے علم باطنی کی
طرف متوجہ ہوئے اور تھوڑے عرصے مین کمال کو پہونچے انھین دنون
مین خواجہ ممدوح نے خواب دیکھا کہ ایک نور مجھسے پیدا ہوا اور تمام عالم
کو منور کردیا اور ذرّے ذرّے مین وہ نور سما گیا اس خواب کی تعبیر حضرت مجدد
علیہ الرحمۃ نے فرمائی کہ تو قطب الوقت ہوگا اور یہ بات ہماری تو یاد رکھنا۔
ایک مکتوب مین حضرت مجدد علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین۔ کہ خاطر ہمیشہ متوجہ
احوال شماست و خواہان کمال شما دیروز بعد از نماز بامداد مجلس سکوت
داشتم ظاہر شد خلعتی کہ داشتم از من جدا شد و خلعت دیگر بمن متوجہ شد
کہ بجای آن خلعت نشیند بخاطر آمد کہ این خلعت زائلہ را بکسی خواہند داد

یانہ وآرزوی آن شد کہ آن را بفرزندم محمد معصوم بد ہند بعد از لمحہ دید کہ بفرزندی
مرحمت فرمودند و آن خلعت او را تمام پوشانیدند و آن خلعت زائلہ کنایت
از معاملۂ قیومیت بود الخ۔

حسن معاملے مین لکھتے ہین کہ آپ کے دسترخوان پر چار چار ہزار
آدمی کھانا کھاتے تھے اور چار چار ہزار کا حلقہ ہوتا تھا اور ہر ایک
کے حسب دلخواہ کھانا پکتا تھا۔

ایک بار آپ کو پیشاب کی حاجت ہوئی آپ نے ایک مرید سے کہا کہ تو
میرے عوض پیشاب کر آوہ آپ کے عوض پیشاب کر آیا۔ منہ

حضرت ممدوح ایک روز مراقب تھے چند آزاد آئے اور کہنے لگے کیا
پینک مین بیٹھے ہو آپنے آنکھ اُٹھا کر دیکھا وہ سب ولی ہو گئے۔ منہ

ایک بار زیب النساء دختر اورنگ زیب عالمگیر نے جو آپ کی مرید تھی ایک
شمعدان زبرجد کا نذر کیا چند روز کے بعد پھر اُسنے آکر جو دیکھا تو وہ شمعدان
گرد آلود ایک کونے مین پڑا ہوا ہی بہت افسوس کیا اور عرض کیا کہ یہ
زبرجد کا شمعدان ہی حضرت نے فرمایا ہوگا الغرض یہ بے پروائی
دیکھکر اُسکے بالعوض ایک لاکھ روپے نذر کیے آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا
کہ جا تیرا حشر خاتون جنت فاطمہ کے ساتھ ہوگا۔ رضی اللہ تعالی عنہا۔ منہ

صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے ہین کہ دارا شکوہ خلف شاہجہان

ملا شاہ قادری کا مرید تھا اور اورنگ زیب عالمگیر کو حضرت عروۃ الوثقی سے شرف بیعت حاصل تھا۔ اُن دونون مین سخت عداوت تھی اس سبب سے داراشکوہ بزرگان سہرند سے کچھ کدورت رکھتا تھا جسوقت حضرت ممدوح مدینۂ منورہ مین پہونچے توسنا کہ داراشکوہ شاہجہان کا ولیعہد ہوا ہی اسلیے حضرت کو فکر ہوئی اور روضۂ پاک شاہ لولاک پر بغرض رخصت حاضر ہوئے اور مراقب ہو کر عرض کیا کہ مجکو ہندوستان جانے مین کیا ارشاد ہی کیونکہ میرے تمام وابستگان وہان ہین اور داراشکوہ کو اس خاندان کے ساتھ عداوت ہی ایسا نہو کہ وہ تکلیف دے پس خواجہ نے دیکھا کہ سرور انام علیہ الصلوۃ والسلام شمشیر بکف تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ جو تیرا دشمن ہی اُسکے لیے یہ شمشیر قہر الٰہی بس کرتی ہی۔ جب آپ مراقبے سے فارغ ہوئے فرمایا کہ داراشکوہ مارا گیا اور ویسا ہی ظہور ہوا۔

محمد صدیق پشاوری کہتے ہین کہ مین پشاور سے بغرض شرف ملازمت خواجہ بسواری اشتر روانہ سہرند ہوا اتفاقاً اشتر چپک کر دوڑا اور مین اُس سے علٰحدہ ہوا مگر میرے پانون رکاب مین پھنس گئے اُسوقت مین سخت پریشان ہوا اور اپنے شیخ کو یاد کیا یاد کے ساتھ ہی حضرت خواجہ بذات خود تشریف لائے اور اشتر کو روک دیا اور میرا پانون جو رکاب مین پھنس گیا تھا نکالا اور غائب ہو گئے۔

اسیطرح ایک روز لب دریا مین کپڑے دھو رہا تھا یکایک پانون پھسلا اور مین دریا مین گرپڑا۔غوطہ کھانے لگا قریب تھا کہ مین ڈوب جاؤن حضرت کا خیال آیا معاً آپ تشریف لائے اور مجھے دریا سے نکال کر غائب ہو گئے اسیطرح ایک دن غلبۂ شکر سلطان الاذکار کے مین جنگل کیطرف نکل گیا اور ایسی جا۔ جا پہونچا کہ جہان انسان کا گذر نہ تھا جب ہوش آیا تو مین متوحش ہوا جسطرف دیکھتا تھا حضرت کی صورت نظر آتی تھی۔منہ

نقل ہی کہ ایک شخص جو حضرت کا ہم صحبت تھا اوس پر ایک حسین عورت عاشق ہوئی ایک روز دونون تنہا تھے شہوت نفسانی کا غلبہ جانبین سے ہوا قریب تھا کہ مرتکب عصیان ہون خواجہ صاحب دروازے سے آتے ہوئے نظر آئے اور دونون نے دیکھا خواجہ نے فرمایا خبردار ایسا کام نہ کرنا اس کرامت کے رعب سے عورت بیہوش ہوگئی اور وہ بھاگ گیا۔منہ

ملا حسن کابلی فرماتے ہین کہ حضرت خواجہ معصوم علیہ الرحمہ معتکف تھے اور مین خدمت شریف مین گیا اوسوقت آپ آرام فرما رہے تھے اور منہ پر چادر پڑی ہوئی تھی مین نے اپنے جی مین کہا کہ بزرگو نکو ایسا خواب غفلت مین ہنا زیبا نہین اس خطرے کے ساتھ ہی آپ بیدار ہو گئے اور فرمایا کہ ؎

سحر کرشمہ وصلش بخواب می دیدم　　　زہی مراتب خوابی کہ بہ زبیداریست

وہ کہتے ہین کہ مین اس جواب سے نہایت منفعل ہوا اور عفو قصور کا خواستگار ہوا۔

میر عسکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مکۂ معظمہ مین ایک شخص کا لڑکا مر گیا اُسکے والدین رونے پیٹنے لگے اور غایت پریشانی سے حضرت خواجہ کے دامنگیر ہوئے کہ آپ توجہ فرمائیے تاکہ یہ زندہ ہوجاسے آپ اُس مردے کے سرہانے بیٹھ گئے اور متوجہ ہوئے تھوڑی دیر مین اُسمین حرکت پیدا ہوئی اور پھر بالکل اچھا ہوکر اُٹھ کھڑا ہوا۔

ملا پائندہ نام آپ کا ایک مرید تھا کسی شیعہ سے کچھ تکرار بحث ہوئی کیونکہ وہ صحاب کبار کی شان مین الفاظ ناشائستہ کہہ رہا تھا آخر کار اُسکو غصہ آیا اور اُسنے اُس شیعہ کو مار ڈالا اُسکے عزیز واقارب نے نالش کی اور وہ گرفتار ہوا۔ حاکم نے کہا کہ تم اسکے گواہ پیش کرو کہ اسنے فلان کے روبرو صحاب کو بُرا کہا تھا اب یہ مجبور ہوا کیونکہ اُسوقت کا کوئی گواہ نہ تھا سخت پریشان ہوا اور اپنے شیخ کو یاد کیا معاً آپ تشریف لائے اور برسر اجلاس حاکم سے یہ کہا کہ ملا پائندہ سچ کہتا ہی اور اُسکا ثبوت یہ ہی کہ متوفی کی قبر کھولی جاسے اور دیکھا جاسے کہ اُسکا مُنھ قبلہ کیطرف ہی یا اُسکی پشت قبلہ کیطرف ہی اگر اُسکی پشت قبلہ کیطرف ہی تو بیشک اُسنے اصحاب کبار کی شان مین بے ادبی کی ہی اور ملا پائندہ سچا ہی حاکم نے ویسا ہی کیا دیکھا کہ مردے کا مُنھ قبلہ سے پھرا ہوا ہی اور پشت قبلہ کیطرف ہی پس حاکم نے بڑی تعظیم کی اور اُنکو رہا کیا۔

نقل ہے کہ ایک شخص جو حضرت کے مرید کا پڑوسی تھا جہاز مین مع مال واسباب سوار ہوا اور جہاز تباہی مین آیا قریب تھا کہ جہاز غرق ہو اُسنے نیت کی کہ اگر میرا جہاز اس ہلکے سے بچیگا تو مین حضرت خواجہ کو ہزار روپیہ نذر کرون گا اس نیت کے ساتھ ہی وہ جہاز تباہی سے نکلا اور وہ شخص مع مال صحیح سالم گھر کو پہونچا اور حضرت کی خدمت مین پانسو روپیہ لیکر حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ تونے ہزار روپے کا وعدہ کیا تھا اب پانسو دیتا ہی وہ شخص نہایت شرمندہ ہوا اور پانسو روپے نذر کیئے۔ خزینۃ الاصفیا

حضرت خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

فرزند دوم حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ لقب شرف الدین و حجۃ اللہ اور کنیت ابو القاسم ہی آپ کی ولادت (۲۷) رمضان یوم جمعہ ۱۰۳۴ھ ہجری مین واقع ہوئی اور (۲۹) محرم ۱۱۱۴ھ ہجری کو وفات پائی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ حضرت ایشان سے فرماتے تھے کہ یہ فرزند تمھارا کمالات قرب الٰہی مین میرے برابر ہوگا حضرت خازن الرحمۃ فرماتے تھے کہ یہ فرزند ظاہر و باطن مین مثل اپنے باپ دادا کے باکمال ہوگا قبل بلوغ کے تحصیل علوم ظاہر سے اپنے والد ماجد کی خدمت مین فراغت پائی اور اسرار فقہ و حدیث مین پایۂ اجتہاد رکھتے تھے خصوصاً تفسیر مین معانی عجیب و غریب

فرماتے تھے سلوک باطن اپنے والد ماجد سے آخر تک حاصل کیا آپ کے والد ماجد فرماتے تھے کہ جب وہ میرے پاس آتے ہین دل بے اختیار اونکی تعظیم چاہتا ہی ایک بار اپنے والد ماجد کو آپ نے لکھا کہ درین روزہا بالہامات غریبہ وخطابات عجیبہ سرفرازی نمایند انت من اولیائی وانت من عبادی الصالحین وانت من الذین لاخوف علیہم ولاھم یحزنون روزی می بیند کہ وصول این احقر بآنجناب مقدس بے توسط احدیست درین میان صورت مبارک حضرت شما ظاہر شد وخود را وآنحضرت را متحد ویکی یافت وہمان وقت نزول بی کیف باخیر وبرکت ظاہر شد امیدوار تصدیق ست حضرت ایشان نے جواب مین لکھا رقعہ شریفہ خوشوقت ساخت ترقیات شما بجاے رسید کہ شرکت در معاملات بہم رسید ومکاشفات شمارا چہ احتیاج تصدیق ست ہمہ تصدیق در تصدیق ست ایک بار آپ کے بعض حقائق اور معارف کے جواب مین حضرت ایشان نے تحریر فرمایا این معارف کہ شما می گوئید اسرار مقطعات قرآنی ست کہ پروردگار بفضل خود بر شما ظاہر ساخت واین اسرار خاصۂ حضرت مجدد الف ثانی ست کہ شمارا نیز بران آگاہ ساختند حضرت ایشان نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خلعت مرصع وتاج مکلل سے سرفراز فرمایا وہ خلعت قطبیت ارشاد ومنصب قیومیت کا تمکو مبارک ہو آپ زیارت حرمین شریفین سے مشرف

ہوئے وہاں کے لوگ بھی مثل مردم ہندوستان کے آپ سے کے
فیوض سے منتفع ہوئے از مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ۔

ذکر قبلۂ عالم حضرت محمد زبیر علیہ الرحمہ

ولادت آپکی روز دوشنبہ پنجم ذیقعدہ ۱۰۹۳ھ ہجری مین ہوئی لقب شمس الدین اور کنیت ابوالبرکات ہی حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ جو آپ کے جد امجد ہین تعلیم و تربیت ظاہری و باطنی اونھین سے آپ نے پائی ہی آپکا نسب نامہ یہ ہی حضرت شیخ محمد زبیر بن حضرت شیخ عبدالعلی بن حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی بن حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم بن امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ صاحب دُر المعارف لکھتے ہین کہ آپ صلوۃ الاوابین مین دس پارے قرآن مجید کے پڑھتے تھے اسکے بعد مردون کا حلقہ ہوتا تھا اور آپ توجہ دیتے تھے پھر دولتخانے مین تشریف لیجا کر عورتون کا حلقہ کرتے تھے اور آدھی رات کو چند گھڑی آرام فرما کر تہجد کے لئے اوٹھ بیٹھتے تھے اور تہجد کی نماز مین چالیس یا ساٹھ مرتبہ سورہ یسین پڑھتے تھے بعد ازان چاشت تک مراقب رہتے تھے پھر مردون کا حلقہ ہوتا تھا اور آپ توجہ دیتے تھے پھر تھوڑی دیر قیلولہ فرما کر بقرأت طویل نماز فی الزوال پڑھتے تھے پھر ختم خواجگان پڑھکر نماز ظہر ادا کرتے تھے بعد ازان تلاوت قرآن مجید

کر کے کھانا تناول فرماتے رات دن مین یہی وقت آپ کے کھانے کا تھا
بعد عصر کے مشکوٰۃ یا مکتوبات امام ربانیؒ کا درس فرماتے تھے غرضکہ تمام دن
توجہ دیتے اور ہدایت خلق مین مصروف رہتے تھے جب مکان سے مسجد
مین تشریف لاتے تھے تو امرا اپنے دوشالے اور پگڑیان مکان سے مسجد
تک بچھا دیتے تھے تاکہ قدم مبارک زمین پر نہ پڑے اور اگر کسی مریض کی
عیادت یا دعوت مین جانے کے لیے سوار ہوتے تو بادشاہون کیطرح سواری
جاتی تھی ایک روز دہلی کی جامع مسجد کے نیچے سے آپ کی سواری نکلی حضرت
شاہ گلشن علیہ الرحمہ نے دیکھا کہ ایک شخص پالکی مین سوار ہی اور بہت سی
پالکیان اُسکے پیچھے چلی جاتی ہین اور مجمع کثیر اُن پالکیون کے ہمراہ ہی اور
انوار الہی اسطرح محیط ہی کہ پالکی سے لیکر آسمان تک نور درخشان کا ایک ستون
معلوم ہوتا ہی اور تمام در و دیوار نور سے منور ہین حضرت شاہ گلشن علیہ الرحمہ
نے اپنے سر سے پرانی کملی اُتار کر ڈال دی اور اپنے مریدون سے کہا کہ
اسکو جلا دو اُنھون نے اُسکا سبب پوچھا فرمایا کہ اس امیر کی سواری پر
ایک ایسا نور ہی کہ مین نے کبھی اپنی کملی مین نہین دیکھا باوجودیکہ اس
کملی مین تیس برس تک ریاضت کی ہی کسی نے عرض کیا کہ یہ سواری حضرت
محمد زبیر علیہ الرحمہ کی ہی آپ نے فرمایا الحمد للہ کہ ہمارے ہی پیرزادے ہین
ہماری آبرو باقی رہی اور اپنے مریدون کو حضرت قبلۂ عالم کی خدمت مین بھیجا

اور فرمایا کہ جس جا حضرت تشریف رکھتے ہوں ہمکو مرید کرنا جائز نہین انتہی۔

ارشاد رحمانی مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت قبلہ فرماتے تھے کہ حضرت قبلۂ عالم بعد ظہر کے دو رکعت نفل مین ہر روز قرآن مجید ختم کرتے تھے اُسکے بعد کھانا کھاتے تھے اور حقہ پیتے تھے پھر وضو کر کے نماز عصر پڑھتے تھے۔

صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے ہین کہ خواجہ ممدوح تمام دن مین چوبیس ہزار نفی اثبات اور پندرہ ہزار اسم ذات بحبس دم پڑھتے تھے اور بعد صلوۃ اوابین کے دس ہزار بار نفی اثبات پڑھ کر مریدون کو توجہ دیتے تھے۔

حسن معاملہ مین لکھتے ہین کہ حضرت قبلۂ عالم حقہ پیتے تھے بجا پانی کے عرق کیوڑا ڈالا جاتا تھا اور تنباکو مین بجاسے گڑ کے مصری ڈالی جاتی تھی۔

صاحب دُر المعارف تحریر فرماتے ہین کہ حضرت قبلۂ عالم مُنھ مین مصری رکھتے تھے بات چیت بہت کم کرتے تھے اسلیے کہ انسان پر بیشتر آفات اسکی وجہ سے ہوتے ہین اور خموشی سے اکثر بلیات دور ہوتی ہین۔

عالم طفلی مین انوار ولایت جبین مبارک سے درخشان تھے اس عمر مین بڑا استغراق تھا تحصیل سبق مین اکثر غیبت ہو جاتی تھی حافظ کلام اللہ و عالم کثیر العبادت صاحب مقامات و مصدر کرامات تھے کمالات باطنی مین ختم المشائخ اولاد امجاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کے ہوئے اپنے وقت کے قطب ارشاد و مرجع خلق و عباد تھے استقامت و عبادت و اتباع سنت جو آپ سے ظاہر ہوا فوق طاقت بشری کے تھا۔ ایک طالب نے

عرض کیا کہ تمام نسبت احمدیہ ایک توجہ مین عنایت فرمائیے فرمایا کہ معمول نہین اور تحمل کا اوسکے حوصلہ نہین اسنے الحاح کیا آپ نے توجہ مین القا فرمایا وہ تاب نہ لایا اور انتقال کر گیا۔ ایک بار کسی شاعر نے چاہا کہ اشعار اپنے عرض کیے فرمایا ان چیزون کے سننے کی فرصت نہین۔

ایک بیمار آپ کے اصحاب مین سے حالت نزع مین تھا وعیال کثیر وا ولاد صغار رکھتا تھا آپ کو اون پر شفقت آئی اوسکو اپنے ضمن مین لے لیا اور شفا پائی سالہا سال زندہ رہا آپ کے وصال کے دن وہ بھی انتقال کر گیا۔ وفات آپکی روز چہار شنبہ چہارم ذیقعدہ بعمر اونسٹھ سال واقع ہوئی مدت ارشاد سی وہشت سال ہی خلفا آپ کے اولاد امجاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے اور اونکے علاوہ دوست ہین دہلی مین وصال ہوا آپکا جنازہ سہرند کو لیگئے جسوقت آپکا جنازہ دہلی سے سہرند کیطرف لیچلے راستے مین چند سوار آپ کے جنازے کے آگے آگے باادب تمام ہمراہ تھے لوگون نے اونسے پوچھا تم کون ہو کہان سے آئے ہو اونھون نے کچھ جواب ندیا جب لوگون نے بہت تنگ کیا تو غائب ہوگئے معلوم ہوا کہ ملائکہ تھے از مناقب احمدیہ مقامات سعیدیہ۔

ذکر حضرت خواجہ ضیاء اللہ قدس سرہ

اسرار محبت مین لکھتے ہین کہ آپ تاجر کشمیر تھے ایک ایک لاکھ کا آپ کا

خیمہ تھا طلب خدا مین حضرت قبلۂ عالم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور تمام مال واسباب راہ خدا مین لٹا دیا اور کمال وتکمیل پر فائز ہو کر خلافت پائی۔ مشہور ہی کہ خواجۂ موصوف حضرت خواجۂ نقشبند علیہ الرحمہ کی اولاد مین تھے۔

ہدیۂ احمدیہ۔

بادشاہ دہلی کو حضرت خواجہ سے بہت اعتقاد تھا چاہا کہ آپ کی کچھ خدمت کرے مگر آپ نے قبول نہ کیا آخر کار جب بہت مصر ہوا تو حضرت نے سات روپیہ ماہوار قبول کیے اور کہا کہ اتنا گذر کو کافی ہی۔ آپ بڑے سخی تھے لوگون کو قرض لیکر دیا کرتے تھے جب یہ کیفیت شاہ دہلی کو معلوم ہوئی تو اُسنے حکم دیا کہ کوئی حضرت سے قرضہ نہ مانگے سب اپنے پاس سے دے دیا کرتا تھا۔

حسن معاملہ۔

محمود خان قندھاری رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے متقی تھے ابتدا مین انکو رجولیت نہ تھی مگر نکاح ہو گیا تھا اور اُنکے علاج سے اطبا عاجز آگئے تھے اُنکے چچا عبد الرحمن خان صاحب علاج کے لیے بریلی کو لیگئے تھے اثنای راہ مین حضرت خواجہ کی نظر اُن پر پڑی فرمایا کہ محمود ادھر آ مجھ سے مین میرا پائجامہ رکھا ہی اُسکو پہن لے اسکو نامرد بھی پہن کر مرد ہو جاتے ہین محمود خان نے معاً تعمیل حکم کی فوراً آثار رجولیت معلوم ہوئے اپنے گھر آئے اور چند روز تک رہے بعد ادائے حاجت خدمت خواجہ مین حاضر ہوئے

چھ مہینے میں ولایت حاصل ہو گئی۔ حسن معاملہ۔
حضرت شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ حضرت خواجہ ضیاء اللہ علیہ الرحمۃ کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نسبت مجددی مجسم دیکھنا چاہے تو خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھے رحمۃ اللہ علیہ اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ خواجہ ممدوح پچھلی رات کو اٹھ کر گریہ و زاری کرتے تھے اور لوگوں کو بجبر بیدار کرتے اور کہتے تھے کہ تیرا افسوس ہے کہ تم محبت خدا کا دم مارتے ہو تمہارا دوست جاگتا ہے اور تمہاری طرف متوجہ ہے اور تم سوتے ہو اور اس سے غافل ہو دعوی محبت میں تم بالکل جھوٹے ہو ورنہ عاشقوں کا تو یہ حال ہے کہ رباعی

مجنون بخیال زلف لیلی در دشت | در دشت بجستجوی لیلی می گشت
می گشت بدشت و بر زبانش لیلی | لیلی می گفت تا زبانش می گشت

تم کلامہ العالی دُر المعارف۔ تاریخ وفات ۱۴۔ ربیع الاول ہے مزار شریف سرہند میں ہے۔

ذکر امام الطریقت محبوب خلاق حضرت شاہ محمد آفاق قدس سرہ

آپ بجمیع صفات موصوف و بجمیع کمالات مشہور و معروف تھے علوم صوری و معنوی سے بہرہ ور نور حقائق و معارف سے منور تھے آپ کا نسب ... رضی اللہ عنہ علیہ الرحمۃ تک باین سلسلہ پہونچتا ہے۔

حضرت شاہ محمد آفاق بن احسان اللہ خان بن شیخ محمد اظہر المخاطب بہ نواب اظہر الدین خان بن حضرت شیخ محمد نقی بن حضرت شیخ عبد الاحد دلیل اللہ الصمد المعروف بہ شاہ گل اور المتخلص بہ وحدت بن حضرت خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین آپ کو حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت و فیض صحبت حاصل تھا۔

صاحب ہدیۂ احمدیہ کتاب سیر المرشدین سے نقل کرتے ہین کہ حضرت[1] شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ نے آپ کی تعریف مین یہ عبارت اُس کتاب کی حاشیے پہ لکھی ہے۔ کہ حضرت شاہ محمد آفاق سلمہ اللہ تعالی از حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کہ از خلفای حضرت زبیر اند رضی اللہ تعالی عنہ نسبت این خاندان کسب نمودہ بسرگرمی حلقہ و مراقبہ و افادہ نسبت درین وقت ممتاز اند انتہی کلامہ الشریف۔ صاحب انساب الطاہرین لکھتے ہین کہ ایشان شیخ وقت خود بودند و مریدان بسیار داشتند و زمان شاہ پادشاہ کابل بسیار معتقد ایشان بود۔ ہدیۂ احمدیہ۔

---

[1] آپ حضرت قیوم زمان مظہر جان جانان شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اعظم ہین آپ کے حالات اوصاف وکمالات سے کتاب درّ المعارف بھری ہوئی ہے حضرت مولانا مرشدنا شاہ فضل رحمن صاحب قدس سرہ فرماتے ہین کہ جسوقت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمہ کا وصال ہوا بعد دفن کے نکیرین آئے آپ نے اُنکا ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ ایک توجہ تو لیتے جاؤ اور توجہ دی وہ بہت خوش ہوئے اور دعائین دیتے ہوئے چلے گئے ۱۲ رسالہ احسن معاملہ۔

حضرت مخدومی مولائی احمد میان صاحب قبلہ صاحبزادہ وجانشین حضرت مولانا مرشدنا قدس سرہ فرماتے ہین کہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایک مرید تھے جنکی طبیعت مین مذاق بہت تھا وہ کہتے تھے کہ مین قبر مین بھی نکیرین سے مذاق کرونگا جب اُنکا انتقال ہوا تو حضرت قبلہ اور حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ وغیرہم اُنکے مزار کے گرداگرد مراقب ہوئے الغرض منکر ونکیر آئے اُنھون نے اُنکا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ تم کون ہو کہان سے آئے ہو کہا ہم فرشتے ہین آسمان پر سے آئے ہین کہا آسمان یہان سے کتنی دور ہی اُنھون نے کہا کہ پانسو برس کی راہ ہی فرمایا کہ پھر مجھسے کیا پوچھتے ہو اُنھون نے سوال معمولی کیا فرمایا کہ تمکو شرم نہین آتی تم پانسو برس کی راہ طی کر کے آئے اور خدا کو نہ بھولے مین ایک گز زمین طی کر کے آیا اور خدا کو بھول گیا یہ سنتے ہی وہ چلے گئے رسالہ حسن معاملہ جنکے مرید کا یہ زور شور ہی تو اُسکے شیخ کے فضائل و کمالات کا کیا ٹھکانا ہی۔

صاحب ارشاد رحمانی تحریر فرماتے ہین کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ ہر روز دس ہزار بار درود شریف اور پچاس ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ اور پانچون وقت صلوٰۃ و تسبیح پڑھتے تھے اور نماز تہجد مین دس پارہ قرآن مجید

لہ حضرت شاہ آفاق صاحب مراد ہین رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

پڑھنے کا معمول تھا۔

بعض ملفوظات وکشف کرامات

اعلی حضرت نے حضرت مظہر جان جانان شہید سے فرمایا کہ آپ اپنے مریدون کو کھڑا رکھتے ہین یہ خلاف سنت ہی مرزا صاحب نے عرض کیا کہ صاحبزادے مین انکا نفس توڑتا ہون آپ نے فرمایا کہ آخر ترک سنت تو ہی اس جواب سے مرزا صاحب بہت خوش ہوئے۔ حسن معاملہ۔

فرماتے ہین کہ ہم تمام عزیز و اقارب و آشنا کو چاہتے ہین کہ کچھ ہو جائین مگر کوئی نہین ہوتا جسکو اللہ چاہتا ہی وہی ہوتا ہی۔ اسرار محبت۔

اعلی حضرت فرماتے ہین کہ قدما ایک لطیفۂ قلب طی کرتے تھے مگر بوجہ خلوص واتباع سنت عالی مقام تک پہونچتے تھے۔ منہ۔

فرماتے ہین کہ ایک توجہ مین سب مقامات طی ہو سکتے ہین مگر مرید مین استعداد ہونا چاہیے۔ منہ

اعلی حضرت سب باتین موافق سنت کے کرتے تھے مگر کسر نفسی سے فرماتے ہین کہ ہم سے جو کوئی بات موافق سنت کے ہو جاتی ہی تو عرش سے ایسا فیض آتا ہی کہ ہم تر بتر ہو جاتے ہین۔ منہ

بعض مریدون نے اعلی حضرت سے عرض کیا کہ جو عنایت و مہربانی آپکی

شاہ فضل رحمان صاحب پر ہو مریدان قدیم پر نہین ہی اسکی کیا وجہ ہی فرمایا
کہ تمکو مین چاہتا ہون کہ کچھ ہو جاؤ اور اُنکو خود اللہ چاہتا ہی۔ منہ۔
حضرت قبلہ قدس سرہ فرماتے ہین کہ دہلی مین ایک دفعہ میرے پاس
پانچ روپئے تھے مجکو فکر ہوئی کہ یہ روپیہ اپنی والدہ ماجدہ کے پاس بھیجدون
اعلی حضرت نے مجھسے پوچھا کہ تمھین کیا فکر ہی مین نے حقیقت حال عرض کی
فرمایا کہ لاؤ ہم بھیجدینگے تھوڑے دنون کے بعد اعلی حضرت نے فرمایا
کہ وہ روپئے تمھارے پہونچ گئے۔ حضرت قبلہ فرماتے ہین کہ یہ تو ہم پہلے ہی
سمجھ چکے تھے بعد ازان حضرت قبلہ جب والدہ کے یہان تشریف لیگئے
تو معلوم ہوا کہ اُسی شب کو خود اعلی حضرت نے دروازے پر پکار کر وہ روپئے
پردے سے دیدیے اور آپ کی والدہ سے کہا کہ تمھارے بیٹے حضرت
سے ہین۔ اسرار محبت۔
آپ کا ایک مرید پٹھان لڑائی مین گھر گیا اور ایک نے اُسکے بھالا مارا
اُسنے دیکھا کہ اعلی حضرت سامنے آگئے اور وہ بالکل بچ گیا یہان حضرت
نے اپنے خادمون سے کہا کہ اِدھر آؤ دیکھو ہماری پیٹھ مین کیا ہو گیا
دیکھا تو زخم تھا کپڑا پھاڑ کر بھر دیا گیا حضرت نے اُسکی وجہ بیان نہین کی
جب وہ پٹھان آیا تو اُسکی زبانی یہ کیفیت معلوم ہوئی۔ ارشاد رحمانی۔
ایک غریب نے آکر عرض کیا کہ میرے پاس دو پیسے ہین اور گھر مین

کھانے والے بہت ہین کیا کرون اعلی حضرت نے فرمایا کہ اچھا ان پیسون کا
رانگا لے آؤ وہ لے تاتل سے لے آیا فرمایا کہ یہ بوٹی کہتی ہے کہ مجھ سے چاندی بنتی
ہے بنا کر دیکھو اُسنے بنائی بنگئی اُسنے اچھی طرح سے بچون کو کھلایا۔ منہ
آپ حقہ پیتے تھے اُسوقت جو لوگ نشست بیٹھے ہوتے تھے اور جس جسکو دھوان
پہونچتا تھا وہ لوٹ پوٹ ہوجاتا تھا۔ مولوی رفیع الدین صاحب حقہ
چھڑانے کے لیے اعلی حضرت کے پاس گئے اُسوقت اعلی حضرت استغراق
مین تھے حسب عادت بعد انفراغ حقہ طلب کیا اور ایک دو گھونٹ پیکر
اُسکا دھوان نکالا تو مولوی صاحب مذکور بیہوش ہوگئے جب ہوش آیا
تو قدمبوس ہوئے اور مرید ہوئے۔

فضل رحمانی۔

ایک سائل اعلی حضرت کے پاس آیا اور ایک روپیہ طلب کیا اُسوقت
آپ کے پاس کچھ نہ تھا امیر جیون جو آپ کے مرید تھے اُنھون نے
کہا کہ حضرت روپیہ تو نہین ہے ایک پیسہ ہے آپ نے لیا اور مٹھی مین بند
کرکے اُس سائل کو دیا اُسکے ہاتھ مین وہ پیسہ روپیہ ہوگیا۔

دیگر

حافظ اشرف صاحب کو آپ نے اپنی ٹوپی دی وہ بہت بڑے شاعر ہوئے۔

دیگر

شاہ عبد القدیر صاحب علیہ الرحمۃ جو آپ کے خلیفہ تھے بعد انتقال کے

اعلی حضرت نے اُنسے باتین کین اور وہ قبر سے جواب دیتے تھے۔

دیگر

سفر کابل مین لوگون نے کہا کہ حضرت روٹی پکانے کو آگ نہین ہے آپ نے اپنی پشت کھول دی اور کہا کہ پکالو آپ کی پیٹھ پر روٹیان پک گئین۔

دیگر

توجہ کیوقت ایک کسبی گانے بجانے والی آگئی اُسپر جو توجہ کا اثر پڑا وہ سب کچھ چھوڑکے تائب ہوگئی اور مجذوبہ بنگئی بغل مین بوریا ہاتھ مین تسبیح لیکر دہلی مین پھرا کرتی تھی۔

دیگر

اثنائے سفر کابل مین ایک دریا واقع ہوا جو سردی سے اُسکا پانی جما ہوا تھا اُسپر سے آدمی اور جانور چلتے پھرتے تھے جسوقت آپ وہان پہونچے نماز کا وقت تھا آپ نے فرمایا کہ اے دریا مین وضو کرتا ہون وہ برف پانی ہوگیا۔

دیگر

ایک عورت نے کہا کہ دعا کیجیے کہ مجھے اولاد عطا ہو آپ پان کھا رہے تھے او گال نکال کر دیدیا وہ عورت وہین بوریے کے نیچے ڈالکر چلدی۔ دو چار مہینے کے بعد پھر آئی اور پھر وہی درخواست کی آپنے فرمایا

کہ ہمنے تجھے وگال دیا تھا اوسنے کہا کہ ہمین ڈال گئی تھی فرمایا کہ کہان ہے
دیکھ تو سہی دیکھا تو وہ اوگال بچہ بنکر رہگیا تھا فضل رحمانی۔
آپکا وصال ۱۲۱۵ھ ہجری مین ہی۔ آپ کا مدفن دہلی مغلپورہ عقب مسجد۔

تاریخ مندرجۂ فضل رحمانی

شاہ آفاق رفت از دنیا
از سر یاس گفت اہل جہان

ذکر حضرت قبلہ عالم مرشدنا مولانا حضرت شاہ محمد فضل رحمن قدس سرہٗ

سمایا ہے مری آنکھون مین جلوا فضل رحمن کا
جدھر دیکھو تو ہوتا ہے نظارا فضل رحمن کا

جمال ظاہری سے ہی کمال باطنی بڑھکر
کوئی لکھے تو لکھے وصف کیا کیا فضل رحمن کا

فنا فی اللہ کا ہوتا ہے دیکھو مرتبہ ایسا
حرم مین دیر مین گھر گھر ہے چرچا فضل رحمن کا

ہزارون مردہ دل زندہ کیئے اپنی کرامت سے
رہے گا تا قیامت نام زندا فضل رحمن کا

بہر انداز تلون شاہدا نہ دیکھنے کا ہے
کبھی کیسا کبھی کیسا ہے جلوا فضل رحمن کا

فنا فی الشیخ ہوکر ہے بشارت فضل و رحمت کی

پہونچتا ہے تجھے ہردم سندلیا فضلِ رحمٰن کا

دکھاتے ہین کسے اعجاز اپنا حضرت عیسیٰ

یہ ادنے کھیل ہے ادنے تماشا فضلِ رحمٰن کا

دلِ محزون عبث ہے فکر تجھکو دین ودنیا کی

دو عالم مین تجھے بس ہی سہارا فضلِ رحمٰن کا

حقارت کی نگاہون سے نہ دیکھے کوئی وارث کو

بھلا ہے یا بُرا لیکن ہے بندا فضلِ رحمٰن کا

مجمع فیوض وبرکات منبع خوارق وکرامات محرم اسرار خدائی واقف رموز مصطفائی افضل المحدثین لمعۂ مصباح العاشقین عالم باعمل ازہمہ افضل واکمل قطب الاقطاب مجدد دوران مولانا ومرشدنا حضرت شاہ فضل رحمان صاحب قبلہ علیہ الرحمہ۔ آپ حضرت شاہ محمد آفاق علیہ الرحمہ کے خلیفۂ اعظم ہین۔ آپ کا وطن موضع ملانوان ہی آپ کا نسب حضرت مصباح العاشقین چشتی تک باین سلسلہ پہونچتا ہی۔

نسب نامہ

حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن بن شاہ اہل اللہ بن شیخ محمد فیاض بن شیخ برکت اللہ بن شیخ نور محمد بن شیخ عبد اللطیف بن شیخ عبد الرحیم بن شیخ الشیوخ حضرت محمد رحمۃ اللہ المعروف بہ حضرت مصباح العاشقین

محمدی صدیقی چشتی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین آپکی پیدایش کاسال ۱۲۰۹ھ ہجری ہے۔ آپکا اسم مبارک تاریخی ہے آپکا مولد شریف موضع ملانوان ہی علم فقہ لکھنؤمین مولوی نورصاحب سے حاصل کیا۔ بعدازان مولاناشاہ عبدالعزیز صاجب قدس سرہ سے تکمیل حدیث فرمائی اُمراؤعلی صاحب جوحضرت قبلہ کے مریدہین اون کا بیان ہے کہ جس وقت حضرت قبلہ بارادۂ بیعت حضرت شاہ آفاق علیہ الرحمہ کے دولتخانہ پر چلے تواعلیٰ حضرت نے اپنے خلفا ومریدین کوآپ کے استقبال کیلئے دورتک بھیجا اور فرمایاکہ اس وقت وہ شیخ میرے پاس آرہا ہے کہ جسکی مریدی سے مجھکو فخرہے۔ الحاصل بعد بیعت خلعت خلافت حاصل فرمایا۔ اعلیٰ حضرت فرمایاکرتے تھے کہ فضل رحمٰن تمھاری آخرعمر مین تمھاراشہرہ بلند ہوگا۔ اورطالبون کی اتنی کثرت ہوگی کہ بھاگتے پھروگے۔ اوروہ تم کو نہ چھوڑینگے۔

نقل ہی کہ بعض لوگون نے اعلیٰ حضرت سے کہاکہ ہم مریدان قدیم ہین ہمپراپنی نظرعنایت نہین ہی جتنی شاہ فضل رحمٰن پرہے فرمایاکہ تمکومین چاہتاہون کہ ہوجاؤاوراونکوخودخداچاہتاہی۔ **اسرارمحبت**

سلہ صاحب فضل رحمانی سن ولادت ۱۲۰۸ھ ہجری لکھتے ہین اسم مبارک مین اگرالف کے عدد شمار نہ کئے جائین تو ۱۲۰۸ھ ہجری نکلتاہے۔ نہین تو ۱۲۰۹ھ ہجری ہی۔ ۱۲

ابتدای حالات مولف ہو قبل از بیعت و بعد ظہور مین آئے دس بارہ برس کی عمر سے مجکو فقیرون کے ساتھ محبت اور کاملین کی تلاش بھی فقیری در بار مین ہمراہ نواب رشید الدین خان بہادر مرحوم و مغفور دہلی مین گیا وہان بھی متلاشی رہا اوس زمانے مین مولوی شاہ عبد الغنی صاحب مہی قدس سرہٗ دہلی مین تشریف لائے ہوئے تھے اونسے بیعت کی مگر دلجمعی نہ ہوئی اور جستجو سے شیخ مین کچھ کمی نہ آئی جہان سنتا تھا کہ فلان جاے فلان بزرگ ہین جانا ملاقات کرنا رفتہ رفتہ حضرت مولانا صاحب قبلہ کی کیفیت سنی اور آپ کے حالات امراؤ علی صاحب سے معلوم ہوئے پھر تو ولولہ عشق روز افزون ہونے لگا انہین ایام مین حضرت قبلہ خواب مین تشریف لائے اور بیعت سے مشرف فرمایا۔ اسوقت تک مین حضرت کے شکل و شمائل سے واقف نہ تھا۔ امراؤ علی صاحب سے خواب کی کیفیت بیان کی اور حلیہ بھی ظاہر کیا اونہون نے کہا کہ ہان یہ سب شکل و شمائل مولانا کے ہین پھر اور زیادہ آتش شوق مشتعل ہوئی اوسی جوش مین ایک قصیدہ لکھا جس کا مطلع اول یہ تھا۔ مطلع

بایماے نمائی شرح راز سر پنہانی
کہ ہست ابروی تو بسم اللہ تحریر پیشانی

غرض اوس قصیدے کو خوشنویس سے لکھوا کر آئینے مین نصب کر کے

مع امراؤ علی صاحب و ماموں اعظم خان صاحب مین روانہ مرادآباد ہوا المختصر منزل مقصود کو پہونچا حضرت قبلہ دروازے کے باہر ٹہل رہے تھے گویا کسی کے منتظر ہین حضرت کو دیکھتے ہی اوس قصیدے کے چھپانے کا ارادہ کیا کیونکہ مین سُن چکا تھا کہ آپ مدح سے خوش نہین ہوتے ۔ اِستنے مین خود حضرت قبلہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ہم بھی تو دیکھین کہ تم یہ کیا چیز پُر تکلف لائے ہو مجبور دینا ہی بن آیا وہ قصیدہ لیکر اوس جاے تشریف لیگئے جہان مراد خان کی قبر ہے اور وہین حضرت کی چارپائی بھی تھی حضرت قبلہ تبسم کنان ایک ایک شعر پڑھتے گئے بعض بعض اشعار دو دو تین تین بار پڑھتے تھے جب یہ شعر زبان پر آیا کہ شعر نہ من از تو جدا ہستم نہ تو از من جدا ہستی ؛ چو رنگ گل ہنم ظاہر چو بوی گل تو پنہانی ؛ تو بہت دیر تک مُسکراتے رہے جب اس شعر کی نوبت پہونچی کہ ؎ من از اندیشۂ شرک جلی راز خفی دارم ؛ وگرنہ ذات باری را احد و تو نیز لاثانی ؛ تو فرمانے لگے کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ مجکو دیکھو اور یہ مبالغہ دیکھو معاذ اللہ نعوذ باللہ اس خفگی سے مجھے کسیقدر ملال ہوا تو معاً فرمایا کہ نہین نہین مصرع اولی سے تمنے بچاؤ کا پہلو نکال لیا۔ اسکے بعد جب مقطع کا شعر پڑھا یعنی ؎

چگوئی از لب ناقص ثنای مرشد کامل ‎ ‎ ‎ ‎ ‎ مقام فضل رحمٰن وارث نادان نمیدانی

تو مسکراتے ہوئے ارشاد ہوا کہ ہان نبی دانی الغرض اوسی روز بعد مغرب
بیعت کے لئے عرض کیا فرمایا کہ وضو ہے مین نے کہا جی ہان وضو سے
ہون پھر میرا ہاتھ پکڑ کے کچھ آپ ہی آپ پڑھنے لگے اور تھوڑی دیر توجہ
و یکر ارشاد ہوا کہ بس جاؤ۔ یہہ سنتے ہی مین نے اپنے جی مین کہا کہ
بیعت کیسی نہ کچھ مجھ سے پڑھوایا نہ کچھ کہا نہ سنا ذراسی دیر
مین بیعت کے طریقے ادا بھی ہوگئے۔ بس اس خیال کے
ساتھ ہی مسکراتے ہوئے گھونسا مارنے کے ارادے
سے زور سے ہاتھ اوٹھایا اور فرمایا کہ تم واہی ہو جس روز تمنے
یہان آنے کا ارادہ کیا اور ریل مین سوار ہوئے اوسی وقت
ہمارے مرید ہوگئے پھر ارشاد ہوا کہ کیا تم بھول گئے جو ہمنے تمھین
خواب مین مرید کیا تھا یہہ کہکر منہ پر ہاتھ رکھ کے مسکرائے اوسوقت
جو مارے خوشی کے میری حالت تھی مین بیان نہین کرسکتا۔ اتنے
مین اومراؤ علی مٹھائی لائے فرمایا کہ یہہ ڈھکوسلا کاہے کو۔ یہہ کہکر بعد
ایصال ثواب بخواجگان طریقہ مٹھائی تقسیم فرماکر نماز عشا کی تیاری
مین مشغول ہوئے مین بھی حضرت کے ساتھ فارغ ہوا اور جب تک وہان
رہا یہہ سعادت نصیب رہی وہ لطف نماز جو حضرت قبلہ کے ساتھ تھا پھر کبھی
نصیب نہوا۔ دوسرے روز بعد نماز عشا حضرت قبلہ پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے

مین نے عرض کیا کہ مجھکو زیارت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی آرزو ہے فرمایا واہی ہوگیا ہے یہی منہ ہے دیکھنے کا۔ بس جاؤ بڑے غصہ سے کہکر کروٹ لے کر سو رہے۔ مین بھی مسجد مین آکر سو گیا۔ آنکھ لگتے ہی شرف زیارت سے مشرف ہوا۔ دس بجے رات سے تین بجے رات تک برابر جمال جہان آرا دیکھتا رہا پچھلی رات کو جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ میرے سرہانے حضرت قبلہ حسب عادت روبہ قبلہ مراقب بیٹھے ہین حضرت کے ڈر سے وہان سے ہٹ کر پھر سو گیا تاکہ پھر وہی خواب دیکھون مگر پھر نیند ہی نہین آئی وضو کرکے مین بھی بیٹھ گیا۔ الغرض بعد نماز اشراق حضرت قبلہ مسجد سے باہر نکلے اور اپنی چارپائی کیطرف لیٹنے کے لئے جا رہے تھے مین بھی پیچھے پیچھے ہولیا حضرت نے پلٹ کر دیکھا اور فرمایا کہ کیا اب کہنا ہی ضرور ہے بس جاؤ عرض کیا کہ جو مرد ضعیف جانب راست حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اونکو مین قیاس سے سمجھا کہ حضرت صدیق ہین رضی اللہ عنہ مگر دوسرے جانب بدوی وضع بال بکھرے ہوئے گلے مین تسمہ پڑا ہوا دراز قامت یہ کون تھے تو جھنجھلا کر فرمانے لگے کہ خدا جاہلون سے پناہ مین رکھے کیا تمنے کتابون مین نہین دیکھا کہ حضرت عمرؓ طویل القامت تھے رضی اللہ عنہ پھر تم پوچھتے ہو کہ کون تھے۔ واہی کہین کے بس جاؤ ہمین ذرا لیٹنے دو اوسی روز بعد

عصر مین نے عرض کیا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کی اجازت سی سرفراز
فرمائیے ارشاد ہوا کہ شریعت والون کو اسکے جائز و نا جائز ہونے مین
کلام ہے مگر ہم اسی کو درست سکے دیتے ہین یہ کہکے یہ الفاظ لکھے کہ
اللھم صل علی سیدنا محمد و علی الی الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالےٰ
عنہ۔ اور ارشاد ہوا کہ تم اسے پڑھا کرو مین نے کہا کہ کسقدر پڑھون فرمایا
جتنا گڑ ڈالوگے اوتنا میٹھا ہوگا۔ پھر نفی اثبات کا طریقہ ارشاد فرمایا کہ
ننانوے دفعہ لا الہ الا اللہ پڑھکر ایک مرتبہ محمد رسول اللہ کہا کرو اور جتنا
ہوسکے کر لیا کرو مگر ناغہ نہ کرو۔ اوسی شب کو بعد نماز عشا مجھکو طلب فرماکر
ارشاد ہوا کہ دیکھو جسطرح ہم لیٹے ہوئے ہین یعنی داہنی کروٹ لیٹ کر
سو بار سبحان اللہ بحمدہ اور سو بار سورۂ اخلاص پڑھکر
بعد ایصال ثواب بروح رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم
دعا مانگ کر سو رہا کرو اور فرمایا کہ پانچ سو بار آیت کریمہ
اول و آخر درود شریف سو سو بار پڑھا کرو۔ جب مین
حجرۂ انور سے باہر آیا تو غلام صفی جو آپ کا

ف اس وظیفے سے سواے امور باطنی کے اسکا بارہا تجربہ ہوا ہے۔ کہ جب مین پڑھکر
سوتا ہون برابر پچھلی رات کو آنکھ کھل جاتی ہے۔ پھر نیند نہین آتی اور طبیعت
بشاش رہتی ہے۔ ۱۲

خادم تھا میرے ہمراہ ہوا۔ مجکو او میرے مقام تک پہونچا گیا۔ تھوڑی
دیر کے بعد آمراؤ علی صاحب اور ماموں اعظم خاں صاحب
بھی تشریف لائے۔ اور صحبت گرم ہوئی۔ ساری رات
حضرت ہی کی روشن ضمیری۔ صاف باطنی اور کشف
وکرامات کے تذکرے مین بسر ہوئی۔ اوس رات کا لطف۔
اوس رات کی شب بیداری کا سرور۔ اوس رات کے مبارک
تذکرے کے مزے نہ بھولا ہون اور نہ کبھی بھولوں گا۔ ویسی
راتین اب کہاں نصیب ع وہ دھوپ تھی جو ساتھ گئی
آفتاب کے ؛؛ دوسرے دن بغرض قدمبوسی وحصول اجازت
رخصت حاضر ہوا۔ قلب کا کچھ اور ہی عالم تھا۔ آیا تھا رخصت
کی اجازت لینے کو۔ مگر زبان سے رخصت کا لفظ نکلنا دشوار
تھا۔ بار بار دل یہی کہتا تھا کہ ایسے آستان کو چھوڑ کر کہاں
جاتا ہی۔ رقت شروع ہو چلی تھی۔ زبان کو لغزش تھی
بیخودی مین کچھ کہنے ہی کو تھا کہ حضرت نے مسکراتے ہوئے
ادھر دیکھا۔ پھر کیا تھا قلب کو ایک تسکین سی ہو گئی۔ خود ہی
ارشاد ہوا۔ آج جاتے ہو۔ مین نے سر نیچا کرکے دبی زبان سے
عرض کیا۔ جیسی اجازت ہو۔ حکم ہوا اچھا جاؤ۔ اپنا کام کرتے رہنا

ہم لوگ وہان سے رخصت ہوئے اور اوسی دن کوچ کیا۔ اور بخیریت گھر پہونچ گئے۔ فالحمد للہ۔

دوسری دفعہ جب آستانۂ عالی پر حاضری کا اتفاق ہوا۔ تو مین تنہا چلا تھا۔ اپنے جوش اور ولولہ کے آگے راہ کی مسافت سے گھبرا گھبرا اوٹھتا تھا کہ کب تمام ہوگی اور کس وقت زیارت کا موقع ملے گا۔ ایک ایک منٹ کا وقفہ پہاڑ۔ اور ذرا ذرا دیر بھی جبر معلوم ہوتی۔ بارے خدا خدا کر کے منزل طے ہوئی۔ اور مین مرادآباد پہونچ گیا۔ اللہ رے دل کا جوش۔ صرف مرادآباد پہونچنے کی وہ خوشی ہوئی کہ مین آپے سے باہر تھا۔ مسجد مین پہونچکر شکرانہ کی نماز پڑھی۔ مسجد سے باہر نکلا تو پہلے احمد میان سے ملاقات ہوئی۔ بہت خلوص سے ملے۔ اونھین کے ہمراہ زیارت کو چلا۔ دل بار بار یہ خیال ہوتا تھا کہ دیکھئے حضرت قبلہ اس مرتبہ کس طرح ملتے ہین۔ اوس دفعہ تو امراؤ علی صاحب کے ہمراہ آیا تھا اسلئے حضرت نے توجہ فرمائی۔ اب کے تن تنہا خالی ہاتھ جاتا ہون۔ دیکھئے کیا اتفاق ہوتا ہے۔ اسی خیال مین غلطان پیچان اپنے اوپر نفرین کرتا حجرۂ مبارک تک پہونچ گیا اور اپنے خیال سے چونکا۔ پہلے تو اندر قدم رکھنے سے جھجکا پھر ہوش سنبھالے اور اندر جا کر قدمبوس ہوا۔ یہان تو یہ سب خیالات اور خدشات تھے اور وہان وہی انداز۔ اللہ رے روشن ضمیری اور بے تکلفی دیکھتے ہی فرمایا

کہ جاؤ بھی تم حیدرآباد سے آئے اور ہمارے لیے آم نہ لائے مین نے
عرض کیا کہ حضرت یہ موسم آمون کا نہیں ہے کہا واہ ابھی تھوڑے دن
ہوئے کہ ہمنے ایک شخص سے ایسا ہی کہا تھا اوسنے بھی ایسا ہی جواب
دیا جیسا کہ اسوقت تمنے عذر کیا تو پھر ہمنے ایک آدمی سے کہا کہ جاؤ فلان
آم کے درخت مین کچھ آم لگے ہوئے ہین سو لے آؤ وہ اوسنے جا کر دیکھا تو
خدا کی شان تین چار آم لگے ہوئے تھے وہ لے آیا یہ فرما کر مسکرائے
پھر قرآن مجید کی صحت مین مشغول ہوئے مجکو یاد ہے کہ اوسوقت مولوی
عبدالکریم صاحب بھی وہان موجود تھے تھوڑی دیر کے بعد محل مین
تشریف لیگئے وہان سے دال روٹی دامن ڈھانک کر خود ہی لائے اور
ارشاد ہوا کہ لو کھاؤ میری نگاہ دال پر پڑی تو دیکھا کہ دال مین چھلکے بھی پڑے
ہوئے ہین مین نے اپنے جی مین کہا کہ کسی نے اسمین سے پوست بھی
نکالے نہین اس خیال کے ساتھ ہی گھونسا اوٹھا کر مسکراتے ہوئے فرمایا
کہ اصحاب کبار کچھ تکلف نہین کرتے تھے۔ اگر تمسے کیا کھائی جاتی ہے یہ کہکر
پھر محل مین تشریف لیگئے اور سرکے کا آچار جسمین کیری پڑی ہوئی تھی پیالے
مین لائے اور فرمایا کہ لو اب مزہ دار ہو گئی۔ یہ کہکر فرمایا کہ اچھا اور بھی کچھ ہم
تمھارے لیے ڈھونڈھ لائین ہرچند مین نے کہا کہ آپ تکلیف نہ فرمائین
یہ جو کچھ ہے نعمت عظمیٰ ہے مگر نہ مانا حجرے مین تشریف لیگئے اور نہ معلوم

یہان سے عمدہ زعفرانی برفی جو [illegible] کے مرادآباد مین میری نظر سے
نہین گذری تھی لاکر ارشاد ہوا کہ [illegible] بھر کے کھاؤ گے اُسوقت
کی لطف وعنایت وبندہ نوازی [illegible] کچھ کہہ نہین سکتا ابتک وہ
حالات وعنایات ہر [illegible] پیش نظر ہین ؏

کیا بتائین تمھین ہم لطف و کرم کا باعث — ہمدم ہمسے نہ تم پوچھو انھین سے پوچھو
ہے غم یار کو معلوم حقیقت دل کی — اس مکان کا ہے جو احوال مکین سے پوچھو

بعد نماز عصر چارپائی پر نشست [illegible] ارشاد ہوا کہ یاحی یاقیوم یاذالجلال
والاکرام سو بار بعد نماز صبح پڑھا کرو [illegible] اعظم ہے پھر ارشاد ہوا کہ نواب دکن
کے کچھ کوائف بیان کرو اور وہان کے امیر دن کے حالات کہو مجھے کیا خبر
تھی کہ آپ سخت برہم ہونگے - جو صحیح صحیح حالات تھے عرض کیا - سنتے ہی
آستین چڑھا کر فرمانے لگے جب ایسا ہے تو جہاد کرنا چاہیے اور مارے
غصے کے بیتاب ہو کر صحن مسجد [illegible] آگئے دیر تک غصے مین
ٹہلتے رہے مین بہت گھبرایا [illegible] صاحبزادے صاحب جناب
احمد میان صاحب مغرب کی نماز کے لیے تشریف لائے دیکھا کہ حضرت
قبلہ بہت غصے مین ہین آہستہ [illegible] سے فرمایا کہو کیا ہے جو حضرت اسوقت
غضبناک ہین مین نے حقیقت [illegible] بیان کیا فرمایا کہ بھائی ایسی باتین
حضرت کے آگے نہین کہنا چاہیے پھر جناب احمد میان صاحب نے

ادھر اُدھر کا ذکر کرکے غصے کو فرو کردیا مجھے یاد ہے کہ اُس زمانے مین حضرت کو بوجہ ناسور کے زیادہ تکلیف تھی اُس روز نماز مغرب جناب صاحبزادے صاحب نے پڑھائی۔ بعد نماز پھر مین حضرت سے روبرو نہین گیا دوسرے روز حضرت سے رخصت لیکر گھر آیا۔

تیسری مرتبہ پھر آستانۂ عالی پر حاضر ہونے کا اتفاق ہوا اُسوقت مین بیمار تھا ضعف معدہ کی شکایت تھی اور میرے ساتھ والدہ صاحبہ اور اہلیہ وغیرہ تھین جسوقت کانپور مین پہونچا تو سنا کہ بٹھور کا میلہ ہے آجکل اسٹیشن پر اتنی کثرت ہے کہ درجۂ اول مین بھی جاے نہین ملتی یہ سنکر سب کو کانپور مین چھوڑا اور مین تنہا گنج مرادآباد شریف پہونچا جاتے ہی حضرت قبلہ نے بہت غصے سے فرمایا کہ واہی پردیس مین عورتون کو لاکر ایسا تنہا چھوڑکر آتے ہین مین نے اُسکا سبب عرض کیا فرمایا کہ نہین ابھی جاؤ اور لیکر آؤ الغرض تعمیل حکم کی گئی سب لوگ حاضر ہوئے محل مین اُنکو رہنے کا حکم ہوا بعد نماز ظہر حضرت قبلہ محل مین تشریف لیگئے سب کو بلاکر اپنی پیٹھ کے پیچھے بیٹھنے کا حکم دیا۔ والدہ صاحبہ کیطرف مخاطب ہوکر فرمانے لگے کہ آہا تم تو خواجہ بندہ نواز کی آل مین ہو یہ کہکر سب کو بیعت سے مشرف کیا اور دودھ دلیہ پیالے مین سامنے رکھا اور فرمایا کہ کھاؤ۔ خود بھی تھوڑا تھوڑا تناول فرماتے رہے۔ جب سب فارغ ہوگئے

تو والدہ صاحبہ کو جانماز اور ایک حقہ ایک تسبیح ایک کٹورہ مرحمت ہوا[1] والدہ صاحبہ نے عرض کیا کہ حضرت میری والدہ اور میری لڑکی آپ سے بیعت کرنا چاہتی ہین مگر وہ یہان حاضر نہین ہو سکتین فرمایا کہ وہ مرید ہوگئین[2] دو روز وہان قیام رہا اُسکے بعد والدہ صاحبہ وہمشیرہ کو حیدرآباد بھیجکر مین دہلی کو بغرض علاج چلا گیا وہان سے بعد صحت پھر جانب آستانہ شریف ہوا حضرت قبلہ اُسدن بہت خوش بیٹھے ہوئے تھے مجھکو دیکھتے ہی فرمانے لگے کہ تم محمود خان حکیم کے یہان سے آئے ہو عرض کیا کہ جی ہان فرمایا اُسکی ظاہر حال پر کچھ خیال نہ کرو وہ نیک شخص ہی یہ کہکر ارشاد ہوا کہ بھلا محمود خان نے کوئی نسخہ بھی تقویت قوت کا بتلایا ہی یہ سنکر مین چپ ہوگیا حالانکہ یہ بات بہت صحیح تھی پھر ارشاد ہوا کہ شرم کی کیا بات ہی کوئی یہ خلاف شرع نہین ہی کچھ کہو نہین تو ہم خود وہ نسخہ بتلا دینگے یہ کہکر ہر ایک دوا کا نام بتلانے لگے کہ فلان چیز اوس مین ہے یا نہین فلان جز ہی یا نہین غرض اسیطرح پورا نسخہ بتلا دیا۔ اوس روز سے مین تھراتا تھا کہ ایسا نہو کہ میرے افعال پر آپ واقف ہوکر مجھسے ناراض ہوجائین

---

[1] والدہ صاحبہ کو ذکر شغل کی تعلیم فرمائی اور کٹورے کی اجازت دی کہ جس بیمار کو اس میں پانی دوگی آرام ہوگا چنانچہ ویسا ہی اثر اب تک ہی۔ جس مرض مین وہ دیتی ہین آرام ہوتا ہے ۱۲

[2] والدہ صاحبہ بعد بیعت کے جب واپس آئین تو ہمشیرہ صاحبہ ونانی صاحبہ کی زبانی معلوم ہوا کہ حضرت نے خواب مین تشریف لاکر بیعت سے مشرف فرمایا اور جب تاریخ سے مطابقت کی گئی تو وہی تاریخ اور وہی روز تھا جس روز حضرت نے فرمایا تھا کہ وہ مرید ہوگئین ۱۲

کیونکہ اُن پر سب احوال ظاہر و باطن منکشف تھے اسی سوچ مین تمام
دن رہا اور اپنے نفس کو ملامت کرتا تھا کہ تو ایسے شیخ کا مرید اور ایسا سخت
گنہگار تیرا کیا انجام ہوگا اور اسی فکر مین سو گیا دیکھا کہ قیامت بپا ہی اور آفتاب
و ماہتاب ایک مشرق سے ایک مغرب سے نکل کر برابر وسط آسمان
پر آ ملتے ہین اور پھر طالع ہو کر اپنے اپنے مقام پر آجاتے ہین اور پھر
وہان سے دونون نکل کر بدستور آکر ملتے ہین اور پھر اپنی اپنی جاے
آجاتے ہین غرض آفتاب و ماہتاب کا یہ ایک عجیب تماشا نظر آیا
اوسکے بعد دیکھتا ہون کہ مسلمانون کے دو گروہ ہین ایک
شفاعت شدہ دوسرے شفاعت طلب جو گروہ کہ شفاعت شدہ ہی
اوسمین مین داخل ہون اور مین ایک ایک سے پوچھتا ہون کہ یہ مجمع کیسا
ہی تو ایک بزرگ کہتے ہین کہ قیامت کا مجمع ہی مین نے کہا کہ ابھی سے
قیامت کیسی ابھی تو ہم زندہ ہین مرنے کے بعد قیامت آئیگی تو وہ بزرگ
کہنے لگے کہ جنکے دل زندہ ہین وہ ہمیشہ زندہ رہین گے مین نے کہا خیر تو
فرمایئے کہ ہمارے مولانا صاحب کہان ہین کہا کہ دیکھو یا تو میزان پر ہونگے
یا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہون گے غرض مین حضرت
کی تلاش مین نکلا اور آنکھ کھل گئی میرے دل نے کہا کہ کل تجھے جو فکر تھی اور
جس سوچ مین تو سویا تھا اُسکے اطمینان کے لئے حضرت نے یہ کھلایا ہی –

الہی فدای تو دل و ایمان من — دوسرے روز بعد نماز ظہر مسجد مین
کوئی نہ تھا حضرت قبلہ صحن مسجد مین اکیلے کھڑے ہوئے تسبیح پڑھ رہے ہین
مین مسجد کی آڑ سے دیکھکر مین چھپا ہوا کھڑا ہوا تھا حضرت نے آواز دی
کہ مردارون کہان گئین - مین حیران رہا کہ کسکو فرما رہے ہین تھوڑی دیر کے بعد
دیکھا کہ چند بکریان دوڑتی ہوئی دیوار مسجد پھاند کر اندر آئین ہانپ رہی
تھین یہ معلوم ہوتا تھا کہ کہین دور سے دوڑتی ہوئی آئین ہین الغرض
ان سے مخاطب ہوکر حضرت نے فرمایا کہ خبردار صحن مسجد مین آکر قدم رکھا
تو ہم ٹانگ توڑ ڈالین گے - مین دیکھ رہا تھا کہ وہ تمام بکریان مثل آدمیون
کے وہین کھڑی رہگئین پھر حضرت نے فرمایا کہ ٹھیرو ہم اندر جاتے ہین
اگر کچھ ہو تو تمھارے واسطے لیے آتے ہین یہ کہکر محل مین تشریف لے گئے
اور وہ بکریان بدستور اُسیطرح کھڑی رہین جس حالت پر حضرت نے
انھین چھوڑا تھا اُسمین کچھ تغیر نہوا تھوڑی دیر مین باہر تشریف لائے کچھ
روٹی دامن مین چھپائے ہوئے لائے اور ذرا سا ٹکڑا توڑکر انکی طرف پھینکا
وہ سب کی سب اُس ٹکڑے پر جھگڑا کرنے لگین آپ نے غصے سے
کہا کہ خبردار ہمنے ایک کو دیا ہے تم کیون اُس سے چھینتی ہو یہ کہتے ہی
سوائے ایک کے باقی سب چپکی سی کھڑی رہگئین اور حضرت کا منھ
تکنے لگین فرمایا کہ جان کیون نکلتی ہے ذرہ صبر کرو ہم تمھین بھی دیتے ہین

یہ کہکر روٹیون کے ٹکڑے کیے اور تھر پر بچھائے اور فرمایا کہ لو اب تم سب مل کر کھاؤ وہ کھانے لگین جب روٹی سب ہو چکی تو ہر ایک پیر حضرت کا منہ دیکھنے لگین فرمایا کہ اب کیا دیکھتی ہو جو کچھ تھا تمھین کھ دیا بس اب جاؤ یہ سنتے ہی اُن سب نے اپنی اپنی راہ لی۔ اُسوقت کا لطف کوئی میرے دل سے پوچھے کہ کیا تھا ہمارے مولانا کے تصرف سے حیوان انسان کا کام کر رہے تھے۔ ولنعم ما قیل شعر

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ... کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

تیسرے روز حضرت سے رخصت ہو کر کانپور آیا وہان سے مین اپنے شہر کو روانہ ہوا۔

چوتھی مرتبہ۔ باب عالی پر جانے کا پھر اتفاق ہوا اُسوقت وہان کے کفار رام لیلا کے معاملے مین صاحبزادے صاحب جناب احمد میان پر کچھ تہمت لگائی تھی اور مقدمۂ فوجداری قائم کیا تھا دیکھا کہ تمام مرادآباد سنسان ہی اور ایسی اُداسی چھائی ہوئی ہی کہ جسکا ٹھکانا نہین مین بہت گھبرایا لوگون سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ صاحبزادے صاحب مع گروہ مسلمانان جناب حاکم وقت فلان مقام پر تشریف لیگئے ہین اور اُن پر الزام فوجداری قائم ہوا ہی یہ سنکر بہت پریشان ہوا اُسی حالت مین حضرت کے پاس گیا فرمایا کون ہی مین نے اپنا نام عرض کیا ارشاد ہوا کہ اپنا اسباب مسجد مین

رکھو۔ مین نے حکم کی تعمیل کی۔ اور فوراً مسجد چلا آیا۔ وضو کیا اور نماز سے فارغ ہوکر معمولاً کچھ وظیفہ پڑھنے لگا تھوڑی دیر کے بعد بہت سے لوگونکی آواز سُنائی دی۔ نظر اوٹھاکر دیکھا تو مسلمانونکی ایک جماعت کثیر کے ساتھ احمد میان چلے جا رہے ہین۔ مین جلد جلد اپنا وظیفہ تمام کرکے اُن سے جا ملا۔ اور مقدمہ کی کیفیت دریافت کی۔ اونھون نے کہنا شروع کیا۔ ہملوگ سب کے سب سُنتے چلے جا رہی تھے حجرے تک پہونچ گئے اور رات تمام نہوئی دیکھا تو حضرت قبلہ بھی حجرے کے باہر جیسے کسی شئے کا انتظار فرما رہی ہین۔ ساری جماعت قدمبوس ہوئی حضرت نے سبھون کو دعاے خیر دیکر رخصت کیا۔ اور حجرہ مین تشریف لیگئے مجکو اور صاحبزادے احمد میان کو اندر بلایا۔ اور صاحبزادے صاحب سے حاکم کی ملاقات کی کیفیت دریافت فرمائی۔ صاحبزادے صاحب نے بالتفصیل حالات بیان کئے۔ اور حضرت قبلہ خاموش سُنتے رہی۔ پھر مجھسے فرمایا کہو کیسے ہو۔ مین نے عرض کی آپکی دعا سے ہر طرح خیریت ہی پھر فرمایا۔ اور کچھ کہو۔ مین چُپ تھا کہ کیا عرض کرون۔ فرمایا واہی ہو کہتے کیون نہین مین نے عرض کی حضور اس عاجز کو صفاے باطن کے لئے کوئی وظیفہ ارشاد فرماتے۔ فرمایا۔ واہی ہے جو کچھ بتا دیا گیا ہی اوسی سے سب کچھ ہوگا۔ مین نے عرض کی صرف حضرت کی توجہ کی ضرورت ہی فرمایا عجب طرح کے واہی ہو۔ ہم تو برابر تمکو

توجہ دیتے رہتے ہین۔ اچھا اور رہی یہ کہکر مراقب ہوئے اور توجہ سے سرفراز کیا فوائد باطنی کا کچھ حال کہہ نہین سکتا عرض کیا کہ دعا فرمائیے کہ مین پھر شرف قدمبوسی جلد حاصل کرون ارشاد ہوا کہ ؎

دل کے آئینے مین ہی تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی۔

ہم ہر وقت تمھارے پاس ہین اور تم ہمارے پاس پھر ارشاد ہوا کہ ہم ایک دفعہ سخت بیمار ہوگئے تھے نماز بھی بیٹھکر بمشکل پڑھتے تھے ایک روز ہم لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے تشریف لاکر مجکو اپنے سینہ مبارک پر ڈال لیا آپ کے پستان مبارک میرے منھ کو لگے ایک طرف سے غوث پاک نے بازو پکڑا اور دوسری جانب ایک صاحب[1] نے پکڑا غرض تھوڑی دیر کے بعد پھر تشریف لیگئے اسکے بعد مین بالکل اچھا ہوگیا گویا بیمار ہی نہ تھا تم کلامہ العالی عرض کیا کہ بعض بزرگ شغل آفتاب بتاتے ہین وہ کسطرح ہی۔ بہت غصے سے ارشاد ہوا کہ استغفر اللہ نعوذ باللہ یہ کس جاہل نے تمسے کہا بس جو کچھ تمھین تبلا دیا ہی اسی سے سب کچھ ہو جائے گا۔ دو روز کے بعد مجھے اجازت ملی مین گھر آیا۔ اُسکے بعد پھر وہان جانے کا اتفاق نہوا۔

ایک بار بذریعۂ امراؤ علی عرض کرایا کہ میری شادی ہوکر عرصہ ہوا کوئی اولاد

[1] مجکو اُنکا نام یاد نہ رہا ۱۲

نہین ہوئی اس التماس پر ایک تعویذ مرحمت ہوا جسکی برکت سے اُسی سال مین برخوردار عبدالصمد خان پیدا ہوا حضرت کی دعا کی برکت سے اُنمین بعض بعض باتین ایسی اچھی ہین کہ اس سن و سال مین اکثر نہین ہوتین اور اللہ سے امید ہی کہ وہ ہمیشہ فارغ البال رہیگا۔

ایک دفعہ بذریعۂ امراؤ علی اپنے رفع افکار کے لیے عرض کرایا تھا ارشاد ہوا کہ ہان ہمنے جو کچھ بتلایا تھا وہ اُسکے پابند نہین رہے فکر مین مبتلا رہے پھر شروع کردین سب فکر دور ہوجائے گی۔

فی الحقیقت اُس زمانے مین بوجہ افکار وظائف معمولی چھوٹ گئے تھے بعد ارشاد پھر شروع کیا اللہ تعالی نے مشکلین آسان کین۔

بعض فضائل و کشف و کرامات

حضرت خلیفۂ اعظم فرماتے ہین کہ ایک بار مین فکر مین تھا کہ دیکھیے انجام کیا ہو حضرت قبلہ نے فرمایا کیا سوچ ہی عرض کیا کہ فکر انجام ہی فرمایا کہ ہمین بھی ایک بار ایسا ہی تردد ہوا تھا سو ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ تم کیا بلکہ تمسے جو محبت رکھے گا اُسکا بھی انجام بخیر ہوگا۔

لہ یعنی مصنف مولانا مولوی محمد علی صاحب قبلہ مدظلہ۔ ۱۲

اور جناب احمد میان صاحب قبلہ حضرت قبلہ سے نقل فرماتے ہین کہ جو شخص
اس مسجد مین قدم رکھے گا اُسکی عاقبت بخیر ہوگی۔ اسرار محبت
اس مسجد کی جو حضرت نے خصوصیت بیان فرمائی غالبًا یہ وجہ ہوگی کہ مین نے
زبانی امراؤعلی صاحب کے سنا ہے کہ ایک روز مسجد مین کسی شخص نے یہ ترجیع بند پڑھا
قد رعنا کی ادا جامۂ زیبا کی پھبن   سرمگین آنکھ غضب ناز بھری وہ چتون
الخ۔ دوسری شخص نے یہ اعتراض کیا کہ مولوی شہید صاحب نے یہ تعریف
معشوقان ظاہری کی سی کی ہے۔ ایسی تعریف اچھی نہین اسی بحث مین
حضرت قبلہ نے سنا اور تشریف لائے اور فرمایا کہ مشکوۃ شریف لاؤ۔
اور آپ کا سراپا پڑھنا شروع کیا پڑھتے پڑھتے ایک چیخ ماری سب کے سب
بیہوش ہوگئے اور حضرت کی آنکھ سے آنسو جاری تھے غرض کسیکو جلدی
کسیکو دیر سے ہوش آیا ہر ایک اپنی اپنی کیفیت بیان کرنے لگا حضرت قبلہ
نے فرمایا کہ کوئی یہ نہین کہتا کہ حضرت خسرو دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تشریف لائے تھے یہ کہکے آپ حجرے مین تشریف لیگئے اور دو تین روز
تک حضرت پر وہی کیفیت طاری رہی۔ اُسی مسجد کی تعمیر کے لیے بہت
لوگ آمادہ ہوئے مگر حضرت نے منع کیا اُسکی بھی شاید یہی وجہ ہوگی۔

حضرت محمود خان صاحب جو حضرت شاہ آفاق صاحب کے

لہ آپنے ایک مرتبہ جنگل مین گھوڑا چھوڑ دیا اور کہدیا کہ خبردار کسی کھیت مین منھ نہ ڈالنا وہ گھوڑا ویسا ہی کھڑا رہا۔ ۱۲

پیر بھائی تھے حضرت قبلہ کی عالم طفلی مین وہ فرماتے تھے کہ یہ شخص کئی سو برس کے بعد پیدا ہوا ہی جناب احمد میان صاحب قبلہ فرماتے ہین کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ زیر عرش ہجوم ملائکہ ہی وہان ایک شخص مجرم گرفتار ہوکر آیا کسی نے کہا کہ یہ مرید مولوی فضل رحمن کا ہی ندا آئی کہ کیا وہ آفاقی- اوںھون نے کہا کہ ہان حکم ہوا کہ چھوڑ دو وہ چھوڑ دیا گیا- اسرار محبت بڑے بڑے مجذوب جب حضرت قبلہ کے پاس آتے تھے تو جذبا ونکا جاتا رہتا تھا وضو کرکے آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سے فرمایا کہ تمھاری نسبت کے آگے انکی کیا حقیقت ہی حسن معاملہ

ایک بار اعلیٰ حضرت نے ہمارے حضرت قبلہ کو امام کیا اور خود مع خلفا مقتدی ہوئے بعد نماز کے اعلیٰ حضرت نے اپنے خلفا سے کہا کہ ہمنے یہان سے لیکر ولایت تک بہت سے مشایخ کے پیچھے نماز پڑھی مگر یہ مزہ نہین آیا جو اس کے پیچھے آیا- ارشاد رحمانی۔

ایک بار حضرت قبلہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب مین دیکھا حضرت موصوفہ نے فرمایا کہ تو میرا بیٹا ہے اسرار محبت بعض جنات بھی حضرت کے مرید تھے۔

ملفوظات

صاحب ارشاد رحمانی فرماتے ہین کہ مین نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ حضرت حالتین سب کچھ طاری ہوتی ہین مگر وہ جو بات ہی وہ نہین ارشاد ہوا کہ کوئی آسمان پر اُڑنے نہین لگتا ولایت اسی کو کہتے ہین کہ احکام شریعت بے تکلف ہونے لگین اور افعال شریعت ایسے ہوجاین کہ گویا امور طبعی ہین

دیگر

حضرت خلیفۂ اعظم فرماتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ حضرت بڑی مشکل ہی کہ حضرات نقشبندیہ تو حصول مقصود کو صحبت شیخ پر منحصر رکہتے ہین اور حضرت کے یہان کوئی رہنے نہین پاتا پھر طالب کیا کرے فرمایا کہ تمنے سنا ہی کہ قازایک جانور ہی وہ انڈے دیکر اُڑ جاتا ہی اور محض خیال سے انڈے سیتا ہی اس خیال ہی سے بچے پیدا ہولیے ہین پھر کیا اللہ تعالی نے انسان کو اتنی قدرت بھی نہین دی۔ ارشاد رحمانی۔

ارشاد ہوا کہ اگر مرشد اول صاحب نسبت تہوا اور دوسرا صاحب نسبت ہو تو تکرار واجب ہی صاحب نسبت سے بعیت کرنا باعث نجات ہی قیامت کے دن جب اُسکے حال پر عنایت ہوگی تو اُسکا پرتو اُسکے مریدون کو پہونچیگا اور سب اُسکے ہمراہ جنت مین جائین گے تم کلامہ ارشاد رحمانی

صاحب ارشاد رحمانی فرماتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ صاحب نسبت کسے کہتے ہین فرمایا کہ جاگتے اور سوتے کسی حال مین اوسے غفلت نہو

اور جس امر کے دریافت کی طرف متوجہ ہوا اُسکی طرف سے اُسکا القا ہوا ایسے لوگ بہت کم ہین ارشاد رحمانی۔

حضرت قبلہ فرماتے ہین کہ جو شخص پابند ارکان اسلام ہو وہ ولی ہی۔ کسی نے عرض کیا کہ اگر پابند ارکان اسلام ہو اور ارتکاب حرام بھی کرے تو فرمایا اُسکی مثال ایسی ہی جیسے کوئی اچھی غذا کھاکر اُسپر زہر بھی پی لے اور جو خدا کو حاضر ناظر جانیگا وہ کیونکر ایسا کام کریگا اسرار محبت

ایک شخص تذکرۂ مشائخ لکھ رہے تھے حضرت قبلہ کے پاس بھی کسیکو بغرض دریافت حالات بھیجا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا حال کچھ نہ لکھو۔ مگر یہ اُسنے کہدیا کہ فضل رحمٰن سب کو درکار ہی۔

ایک مشائخ زادے حضرت کے پاس آئے اور حضرت قبلہ کو دیکھکر بیہوش ہوگئے آپ نے پوچھا کہ کیا سبب تھا جو تم بیہوش ہوگئے تو کہا کہ آپ کے پاس رسول پاک کو دیکھا تو بوجہ حسن و جمال بیہوش ہوگیا فرمایا کہ بس ایک ہی جھلک مین تمھارا یہ حال ہوگیا۔ اسرار محبت

حضرت قبلہ کا ارادہ ہوا کہ اجمیر شریف جائین اُسی شب کو خواب مین خواجۂ بزرگ علیہ الرحمہ تشریف لائے حضرت قبلہ خواجۂ بزرگ کی تعریف مین فرماتے ہین کہ اگر نبوت ختم نہوتی تو یہ بزرگ نبی ہوتے۔ واللہ اعلم۔ اسرار محبت۔

یہ شعر حضرت قبلہ قدس سرہ کی زبانی اکثر سنا گیا ہی اسلیے اسپر چند مصرع لگائے گئے۔ وہ شعر یہ ہی۔

مورے پیا پر تن من واروں جو واروں سو تھورا رے
ندیا کنارے رے مورلا بولے مین جانو پیا مورا رے

یہ دو مصرع الگ الگ ہین ایک کا مضمون دوسرے سے بالکل جدا ہی اسلیے ایک ہی مصرع پر مصرع لگائے ہین۔

فهو هذا

نین رسیلے موہنی مورت رنگ پیا کا گورا رے
مکھڑے سے آنچل سرکاکے پران لیوہی مورا رے
سیس چرن پر دھرکے پیا کی بنتی کر۔ کر جورا رے
کایا مایہ سگری لٹاکر کرم دھرم سب چھورا رے
مورے پیا پر تن من واروں جو واروں سو تھورا رے:

جسکو دیکھو عشق ہی تیرا جو ہی تیرا شیدا ہی
جسکو دیکھو نشۂ الفت سے تیرے متوالا ہی
انسان تو انسان ہی پیارے لیکن کیا یہ تماشا ہی
جان کو اپنی کرکے فدا بلبل یہ چمن مین کہتا ہی
مورے پیا پر تن من واروں جو واروں سو تھورے

کبر و مسلمان سب ہین اُسکے دیر و حرم سب اُسکا ہی
اُسکی وحدانیت کی ہی مجھکو قسم سب اُسکا ہی
سر مین سودا ہی اُسکا دل مین بھی غم سب اُسکا ہی
دین ہی اُسکا ایمان اُسکا تن من دم سب اُسکا ہی
مورے پیا پر تن من وارون جو وارون سو تھورا رے
تیری جدائی مین عاشق کی پوچھ نہ کچھ جو حالت ہی
درد جدائی ہی اور رہ ہی جنگل ہی اور وحشت ہی
چاہت بھی کیا چیز بُری ہی پیلی پڑ گئی رنگت ہی
اور زبان پر ہر دم جاری بس یہی نغمۂ فرقت ہی
مورے پیا پر تن من وارون جو وارون سو تھورا رے
پردہ نشینی کیسی ہی یہ کیسا گھر گھر چرچا ہی
گھونگٹ کیسا پردہ کیا سب جانے اُسیکا جلوہ ہی
آئے تو اک بار یہان وہ پھر دیکھو کیا ہوتا ہی
جان و دل ایمان کے سوا کیا پاس ہمارے رکھا ہی
مورے پیا پر تن من وارون جو وارون سو تھورا رے
اب ہجر پیا مین راتون کو گنتے رہتے ہین تارے
تیری ادا کے دھیان مین ہر دم چلتے ہین دل پر آرے

کہتے ہین یہ تڑپ تڑپ کے عاشق تیرے بیچارے
آنکھون کا سکھ دل کی ٹھنڈک میری جان میرے پیارے
مورے پیا پر تن من وارون جو وارون سو تھورا رے
رزق دیا ایمان دیا اور اپنی اُسنے چاہت دی
بے مانگے بے مطلب مجھکو دونون جہان کی نعمت دی
اسپر وارث لطف یہ ہی جو نعمت دی بے منت دی
ایسے سخی کے قربان جاؤن جسنے مجھے یہ دولت دی
مورے پیا پر تن من وارون جو وارون سو تھورا رے

بعض کشف و کرامات

حضرت قبلہ قدس سرہ سے اسقدر کرامات اور خوارق عادات کا ظہور ہوا ہی کہ اگر اُنھین لکھا جائے تو ایک ضخیم کتاب ہو جائے کشف کا تو یہ حال تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بات اللہ تعالی آپ پر پوشیدہ نہین رکھتا چند کرامات کا بیان ذکر کیا جاتا ہی۔

اول۔ ایک زمانے مین آپ اکثر ضلع فرخ آباد مین تشریف لیجایا کرتے تھے آپ کو کوئین کی طہارت کا بہت ہی خیال رہتا تھا اُسی ضلع کے ایک گانون مین تشریف فرما تھے اتفاقاً گانون مین نکلے دیکھا کہ کوئین پر

ایک نوجوان ہندو نہا رہا ہی اور اس بے احتیاطی سے کہ پانی کی چھینٹین کوئین کے اندر جاتی ہین آپ نے اُس سے کہا کہ علیحدہ کھڑے ہو کر نہا کنوئین کو کیون نجس کرتا ہی وہ نوجوان کہنے لگا کہ میرے باپ کا بنایا ہوا کنوان ہی مین نہاتا ہون تم کون ہو آپ نے فرمایا کہ تیرے باپ نے لوگون کی آرام کے لیے بنایا ہی یا تیرے نجس کرنے کے لیے غرضکہ اُسنے کچھ اور کہا آپ عصا کو ماتھے پر لگا کر خاموش کھڑے ہو گئے تھوڑی دیر مین کنوئین کے پانی نے جوش مارا یہان تک کہ اوپر سے نکلکر بہنے لگا اور اُس نوجوان کو بھاگنے کی نوبت نہ ملی پانی نے ایسا تھپیڑا مارا کہ وہ گر پڑا اور وہین مرگیا جب گانون تک پانی پہونچا تو گانون کے لوگ دوڑے دیکھا کہ حضرت قبلہ سر جھکائے لاٹھی ماتھے سے لگائے کھڑے ہین اور پانی کنوئین سے اُبل رہا ہی جسوقت اُس نوجوان نے حجت کی تھی اُسوقت ایک دو شخص اور بھی تھے اُنھون نے یہہ واقعہ گانون کے لوگون سے جاکر بیان کیا تھا جب اون لوگون نے اعلی حضرت سے بہت التجا کی حضرت نے سر اُٹھایا کنوئین کا جوش بند ہو گیا اور پانی بدستور سابق ہو گیا۔

دیگر۔ ایک روز حضرت قبلہ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اور بہت سے ہندو مارنے کو چڑھ آئے اور تینچے فیر کیے مگر حضرت پر

کچھ اثر نہوا۔

دیگر۔ ایک روز حضرت خلیفۂ اعظم مولانا محمد علی صاحب قبلہ نے عرض کیا کہ حضرت مسجد دولاری واقع کانپور ٹیڑھی ہی۔ قبلہ رخ نہین ہی۔ ارشاد ہوا کہ تم سیدھی نہین کر دیتے۔ ایک گانوٗن مین مسجد تھی اُسکو لوگ ٹیڑھی سمجھتے تھے مین سنے وہان نماز پڑھی اور تھوڑی دیر بیٹھا خدا کی قدرت وہ مسجد سیدھی ہو گئی۔

دیگر

ایک کوڑھی کو حضرت سنے دوا دی اور دم کر دیا۔ اُسکو آرام ہو گیا۔

دیگر

ایک مرتبہ بھیڑیا ایک بکری کو لیے جاتا تھا لوگ اُسکے پیچھے غل مچاتے دوڑے آتے تھے حضرت بھی باہر نکلے اور آہستہ سے فرمایا کہ چھوڑ دے کیون لیے جاتا ہی اوسنے اوسی وقت چھوڑ دیا اور حضرت کو دیکھتا ہوا چلا گیا۔ ارشاد رحمانی

دیگر

حضرت قبلہ ایک کنوئین تسبیح پڑھ رہے تھے اُسکا پانی کھارا تھا اتفاقاً ہاتھ سے تسبیح چھوٹ گئی اوسیوقت سے پانی میٹھا ہو گیا۔

دیگر

ایک روز روغن زرد کے کاٹے گئے وہ سب بدمزہ ہوگئے تھے حضرت نے توجہ کی تو سب شیرین ہو گئے

دیگر

ایک شخص حضرت کی خدمت مین آتے تھے اثناے راہ مین ندی حائل ہوئی انھون نے اسمین گھوڑا ڈال دیا اسمین دلدل تھا گھوڑا غرق ہونے لگا اُس نے حضرت کو یاد کیا خدا کی شان وہ گھوڑا دلدل سے نکل آیا جب وہ حضرت قبلہ کی خدمت مین آئے دیکھا کہ آپ حجرے مین چادر اوڑھے ہوئے بیٹھے ہین اور انکو دیکھکر بولے کہ لوگ ہمکو تکلیف دیتے ہین اور پشت مبارک اپنی دکھلائی چارون سم کے نشان مع کیچڑ موجود تھے۔ اور ایسا ہی ایک تذکرہ جہاز کا ہی کہ سمندر مین ڈوب رہا تھا آپ کی برکت سے سلامت رہا۔ اسرار محبت

دیگر

خلیل الرحمان کا بیان ہی کہ ایک بار غلام مصطفی بیگ ناظم نظم جمعیت علاقہ سرکار نظام نے آنبوں سے پارسل حضرت قبلہ کی خدمت مین روانہ کیا اور میرے نام بلٹی اور ایک خط آیا کہ وہان جاکر وہ اسل کردو اوسوقت دریا پر جوش تھا مجھے خیال ہوا کہ یون تو والدین اجازت نہ دین گے پس کوئی بہانہ کرنا چاہیے یہ سوچ کر والدین سے کہا کہ

فلان جا رہے بلہور مین دعوت ہی مجھے اجازت دیجئے۔ غرض اُنسے رخصت لیکر بلہور مین آیا بڑی مشکل سے دریا پار ہوا وہان دلدل مین پہنس گیا غرض بہزار دقت مولانا کی خدمت مین پہونچا ہنوز زبان سے کچھ نہ نکلا تھا کہ مولانا نے فرمایا تمنے ہمپر بڑا احسان کیا کہ بے غرض بے واسطہ یہانتک آئے اور دلدل مین پھنسے اور دو روپیہ کا نقصان کیا مگر یہ تو بتاؤ کہ تمنے جھوٹ کیون کہا اپنے والدین سے کہدیا ہو تا کہ مین مولانا کے پاس جاتا ہون تمنے ماموں کا نام کیون لیا۔ یہ کہکے کسی کو آواز دی اور فرمایا کہ انھین دو روپیہ لا دو۔ مین نے عرض کیا کہ حضرت مجھے روپیہ کے بدلے دعا دیجیے تو مسکرا کر فرمانے لگے کہ کیا مین دو روپیہ کے لیے دعا کو بیچون یہ کہکر بنام غلام مصطفے بیک رقعہ لکھنے لگے۔ خلیل الرحمن کہتے ہین کہ میرے دل مین آیا کہ جو میرا کام ناظم صاحب سے متعلق ہی اُسکے لیے سفارش کردین تو بہتر ہی اس خیال کے ساتھ ہی ارشاد ہوا کہ یہ تو ہم نہین لکھین گے اسکے بعد وہ رقعہ ملفوف کر کے مجھے عنایت ہوا جسوقت مین حیدرآباد مین آیا وہ خط دیا ناظم صاحب نے مجھسے پوچھا کہ مولانا صاحب سے کچھ کہا تھا تو مین نے کہا کہ نہین مگر البتہ خط لکھتے وقت میرے دل مین یہ خیال آیا تھا کہ اگر حضرت سفارش کردین تو اچھا ہی۔ ناظم صاحب نے کہا کہ اُنکے روبرو خیال کا آنا

گویا عرض حال کرتا ہی۔

دیگر

حافظ فیض علی صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ ایک شخص حضرت قبلہ کیطرف آرہے تھے راستے مین اُنکو ایک بیراگی ملا پوچھا کہ تم کیا مولانا کے پاس جاتے ہو۔ کہا کہ ہان۔ بیراگی نے کہا کہ مولانا سے ہمارا سلام کہدینا وہ صاحب جب حاضر آستانہ عالی ہوئے اپنی ذاتی غرضون مین وہ سلام پہونچانا بھول گئے رخصت کیوقت حضرت نے فرمایا کہ تمھین اور کچھ کہنا ہو تو کہو عرض کیا کہ نہین فرمایا سوچو شاید کچھ کہنا بھول گئے ہون بہت دیر کے بعد خیال آیا عرض کیا کہ جی ہان راستے مین ایک بیراگی ملا تھا اُسنے آپ کو سلام کہا ہی۔ حضرت قبلہ دانتون مین اُنگلی رکھکر کہنے لگے نہین نہین ایسا نکہو وہ قطب تھے فلان جاے جاترہ تھی وہان کے انتظام کو بیراگی کی ہیئت سے جارہے ہون گے۔

دیگر

جریدہ رزگار مدراس مین ایک کرامت[^1] چھپی تھی جسکا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ ایک بیجرم پر الزام قتل عمد لگایا گیا مجسٹریٹ نے بعد دریافت قصاص یا حبس دوام کا حکم دیا اُس ملزم کی مان حضرت قبلہ کی مرید یا معتقد

---

[^1]: راقم نے اسکی صحت جناب احمد میان صاحب قبلہ سے کی حضرت ممدوح نے اسکی تصدیق کی۔ ۱۲

تھی۔ وہ مرادآباد پہونچی اور واقعات بیان کیا۔ حضرت نے حاکم وقت کو ایک رقعہ لکھا کہ وہ شخص جسپر الزام قتل لگایا گیا ہی بیجرم ہی۔ حاکم وقت نے حضرت کو اوسکے جواب دیا کہ مین اب مجبور ہون کسیطرح اسکے جرم کو معاف نہین کرسکتا آپ نے فرمایا کہ اچھا آج رات کو مجرم کو خواب مین دیکھے گا۔ حاکم وقت کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہین آج شب کو لوگ مجھے قتل نکرین اور یہ بھی خیال ہوا غرض دو پہرے اپنے کمرے مین کھڑے کر دیئے دو بجے رات کے اُس حاکم نے خواب مین قاتل کو دیکھا اور مکان کا پتہ بھی معلوم ہوگیا اور ثبوت قتل بھی اُسکے سرہانے دفن دیکھا یعنی ہتہیار اور خون آلود کپڑے اوسیوقت بیدار ہوا اور ہمراہ پولیس اسی پتہ اور نشان پر گیا دیکھا کہ قاتل جسکو خواب مین دیکھا تھا چارپائی پر سوتا ہی اوٹھایا اور سرہانے جو اشیا دفن تھے لیکر آیا۔ دوسرے دن وہ بیجرم بری ہوا اسکے عوض قاتل کو سزا دی گئی۔

حضرت کی کرامتین بیشمار ہین کوئی مرید ایسا نہوگا جسکو دو چار کرامتین نئی نہ معلوم ہون اگر اسکا انتظام کیا جائے اور کوئی مستعد ہو تو ایک بہت بڑی کتاب مرتب ہو حضرت قبلہ کے اخراجات میرانہ تھے سیکڑون آدمی آپکے مطبخ سے کھاتے تھے بظاہر کہین سے آمدنی کچھ نہین معلوم ہوتی تھی مگر ادنی اعلی ہر ایک کے ساتھ آپکا سلوک تھا آپکی ذات سراپا فیض و برکات تھی میرا عقیدہ ہی کہ جسنے ایک بار حضور کو دیکھا گویا صحابہ

کبار کے طریقے اور طرز معاشرت کو دیکھا آپکے تین فرزند ایک میان عبدالرحیم صاحب اور دوسرے میان عبدالرحمن صاحب دونون صاحبزادون کا حضرت کے پہلے انتقال ہوا ایک احمد میان صاحب جو اب حضرت کے قایممقام ہین مراد آباد مین تشریف رکھتے ہین حق تعالی انکی ذات بابرکات کو قایم رکھے اب وہی ایک چراغ خاندان ہین۔ حضرت قبلہ کا سن شریف جب ایک سو پانچ برس کا ہوا تو مرض الموت لاحق ہوا۔ یعنی تپ محرقہ اور روز افزون تھا ضعف انتہا درجہ کو پہونچ چکا تھا وصال سے تین گھنٹے پہلے یعنی بعد نماز عصر صاحبزادہ احمد میان صاحب قبلہ کی یاد ہوئی جب وہ تشریف لائے آپ نے اُنسے تخلیے کیلئے فرمایا اُسوقت لوگونکا ہجوم تھا بعد تخلیہ صاحبزادے صاحب کے دونون ہاتھ پکڑکے بہت دیر تک منہ دیکھتے رہے اور آنکھ بند کرلی اسکے بعد پھر کسی سے بات چیت نہین ہوئی بعد مغرب ۲۲ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ کو وصال ہوا رحمۃ اللہ علیہ اُسوقت حضرت مولانا محمد علی صاحب قبلہ لکھنؤ مین تھے وہان حاضر تھے بعد وصال سیوم مین مراد آباد تشریف لیگئے وہان مجمع کثیر تھا مزار شریف کے پاس عمامہ جانماز رکھا ہوا تھا جناب مولانا محمد علی صاحب نے چاہا کہ عمامہ صاحبزادے صاحب کے سر پر باندھین احمد میان صاحب سے مولانا محمد علی صاحب قبلہ نے فرمایا کہ اسطرف آئیے وہ حسب الطلب سامنے آکر بیٹھے اور دستار بندی ہوئی سب سے پہلے جناب مولانا محمد علی صاحب نے نذر دی اوسکے بعد احمد شاہ صاحب نے نذر دی جو آپ کے داماد ہین اور جناب مولوی عبدالکریم صاحب نے بھی نہایت خلوص کے ساتھ نذر دی۔ غرض کوئی شخص

حاضرین مجلس سے ایسا نہ تھا جسنے نذر نذری ہو۔ سنا ہی کہ جسوقت
عمامہ مولانا ے موصوف نے باندھا۔ تو احمد میان صاحب قبلہ
اُٹھکر باعلان فرمانے لگے کہ آہی مین جیسا ہون تو جانتا ہی مگر اُنکا فرقہ
یعنی اشارہ مزار شریف کی طرف کرکے فرمایا۔ پہنتا ہون تو اسکی
لاج رکھ اوس وقت ایک شور تھا اور ہر ایک دل پر صدمہ عظیم تھا
سلامت اللہ صاحب جو صاحبزادگان جناب احمد میان صاحب کے
اُستاد ہین اونھون نے ۲۷ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ ہجری شب جمعہ کو
خواب دیکھا کہ مولانا صاحب قدس سرہ تشریف لائے اور فرماتے ہین
کہ یہ مصرع طرح ہے اسکو کل بعد جمعہ سب لوگون کو سنانا کہ اس پر مصرع ثانی
لگائین مصرع یہ ہے پوچھتے کیا ہو کہ ہم کیا کر چلے ٭ سب نے سنا
مگر کسی سے اچھا مصرع نہ لگا صاحبزادے صاحب نے
بیساختہ یہ کہا کہ مصرع جانشین احمد کو اپنا کر چلے ٭

بعد وصال کے نو ہزار کئی سو کا قرضہ حضرت قبلہ کے ذمے
تھا صاحبزادے صاحب اور حضرت مولانا خلیفۂ اعظم مولوی محمد علی صاحب
کو اوسکے ادا کی فکر ہوئی چہلم کے روز مجمع تھا ٹھاکر عبد الغفار خان صاحب
اور راجہ ممتاز علی خان صاحب کے داماد راجہ جنگ بہادر رئیس نانپارہ
بھی تھے اسوقت خوب یاد نہین کہ فاتحہ کے قبل یا بعد مولوی محمد علی

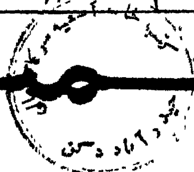
حجرے مین بیٹھے تھے راجہ صاحب اور ٹھاکر صاحب مولانا ممدوح
کے پاس آئے اور عرض کیا کہ تشریف لے چلیے اور حضرت قبلہ کا قرضہ
ادا کر دیجیے اُسوقت مولانا نے راجہ کو گلے سے لگایا اور بہت
روئے اور مزار شریف پر حاضر ہوئے اور قرض خواہون کو بلا کر دینا
شروع کیا اور اُسیطرح دیا جسطرح حضرت قبلہ دیا کرتے تھے یعنی بغیر دریافت
اور تحقیق کے جو جسنے کہا وہی دیدیا یہ بھی ایک کرامت ہی اوسکے
صلے مین حق تعالی نے دنیوی نفع یہ دیا کہ اُنکا ایک مقدمہ برسون
سے زیر دریافت تھا۔ اُسکا مجھے علم نہین۔ اُسمین وہ کامیاب ہوئے
اور لاکھون روپیہ جو تا وقت ڈگری جمع تھا تمکنت ملا۔
تاریخ ہاے رحلت کا ایک مجموعہ مطبع اصح المطابع لکھنؤ مین چھپا ہی اسکا نام
تواریخ نامہ ہی۔ اُسمین بہت سی تاریخین ہین مؤلف نے جو تاریخ لکھی ہی وہ یہ ہی۔

قطعۂ تاریخ وفات

کیون بجا آج کوچ کا ڈنکا	کیون بجی الفراق کی نوبت
مین بھی حیران تھا کہ ہی کیا بات	دفعتًا چھا گئی جو اک وحشت
تھا اسی سوچ مین سراسیمہ	کہ سنی یہ صدای پر حسرت
ہادی خلق فضل رحمان آج	کر گئے اس جہان سے رحلت

کمر اس حادثے سے ٹوٹ گئی — کیون نہ اب گوژ ہو پشت ہمت
آدمی کیا جہان مین کم سے تھے — کیون اجل آ کے توڑنے کی بیعت
سنکے یہ آرزو نے مجھسے کہا — اب نکلنے کی میری کیا صورت
کس سے اب راز دل کہونگا مین — کون پوچھیگا درد کی حالت
کچھ عجب ذات تھی سراپا فیض — اُنپہ نازل خدا کی ہو رحمت
وہ رہا ہی نہین مراد آباد — وہ کہان فیض وہ کہان برکت
وہی مسجد ہی اور وہی محراب — وہی عابد ہین اور وہی طاعت
وہی نقشہ وہی طرح وہی وضع — وہی دیوار و در کی کیفیت
وہی گھر ہی وہی ہین گھر والے — ہین وہی طور سب وہی حالت
وہ مکین ہی نہین رہا صد حیف — گھر کی تھی جس سے رونق و عزت
وہی اک جائے تھی ٹھکانے کی — واہ تقدیر واہ ری قسمت
محو دیدار یاس و حرمان ہون — میری وارثت عجیب ہی حالت
فکر سال وفات کیا کیجے — کہ نہین مجھمین کہنے کی طاقت

تو ہی کہدے دل حزین تاریخ
کہ ہوا گم وسیلۂ خلقت
۱۳ ھ ۱۳



صحت نامہ کتاب اخبار الاتقیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۵	توجے	توجیح	۵۴	۱۱	یہ	اسنے یہ	۱۶۲	۱۷	تک	یک
۲	۷	تذکرہ	یہ تذکرہ	۵۷	۱۷	سکھے سے	سکھے	۲۶۳	۲	ین	بن
〃	۸	تک	تک کے	۵۸	۵	بجسے	سبھکے	〃	۸	کے گی	کے
〃	۱۳	عَلیہ	عَلیہِ	۶۲	۷	ا	را	〃	۱۰	نست	نسبت
۳	۲	بہا بیگم	بہا بیگم	〃	۱۰	فقیر	فقر	〃	۱۴	یھان	جان
〃	۴	بعث	بعثت	〃	۱۷	یادگرو	یادگیرد	۱۶۸	۱۰	ہواجو	ہوا
۴	۴	جیساک	جیسا	۷۱	۹	سماسی	سماسیٰ	۱۷۰	۱۶	شیخ	شیخ
۶	۵	عظمی	عقلمی	۷۲	۱	ہوکر	ہوئے	۱۷۲	۷	جانا ملاکالرنا	جانا ملاقات کرتا
〃	۱۴	ہوگی	نہوگی	〃	۱۳	کرامت	یہ کرامت	۱۷۳	۱۰	بجلا	جدا
۷	۳	دیسا	ویسی	〃	۱۴	یہ دیکھی	دیکھی	〃	۱۳	ہول	حول
۱۳	۱۳	راص	راضں	۸۳	۱۵	مبول	قول	۱۷۵	۱	ریارت	زیارت
۱۶	۱۱	الاصفیاتعا	الاصفیاتعا	۸۴	۱۴	سکے	سگے	۱۷۶	۴	الی	الم
۱۷	۵	ہولی	ہوتین	۹۱	۲	بوسم	موسم	۱۷۷	۱	مجکواور	مجکو
۱۸	۱۱	تیرے	تیری	۱۰۵	۱۰	ملتا	ملنا	۱۷۸	۵	گھبرا کبھرا	گھبرا گھبرا
〃	۱۳	امر	اوامر	۱۲۵	۴	الدی	الذی	〃	۱۱	دل	دل میں
۱۹	۹	غافلمند	غافل اند	۱۳۰	۳	لیجاکر	لیجا	۱۷۹	۳	پہ	یہ
۲۰	۲	پرہیز	پرہیز	۱۳۳	۶	کملن	اکمل	〃	۶	ھرا	فرا
۲۳	۳	الاصفیاتعا	الاصفیاتعا	۱۴۰	۱۱	ورما	فرما	۱۸۰	۸	الا	والا
۲۵	۷	خزنیہ	خزینتہ	۱۴۱	۴	ستے	سے مٹے	〃	〃	مار	بار
〃	۱۳	یجکر	یجی	۱۴۳	۱	آیہ	آئہ	۱۸۵	۱۱	کفار	کفار سے
۲۹	۱۵	جعفر	جعفر	۱۴۵	۱	حدمت	خدمت	۱۸۶	۴	جا	آ
۳۰	۷	تحت	تحت	〃	۹	الشان	الشان	۱۸۸	۱۱	خیفہ	خلیفہ
۳۱	۱	اس بھاگے	اس سے بھاگے	〃	۱۱	جیس	جلیس	۱۹۰	۶	ھلہ	قبلہ
〃	۸	کبریائی	کبریائی	〃	۱۲	اولئک	اولٰئک	〃	۹	نست	نسبت
۳۳	۲	شام	شام میں	۱۴۶	۲	اید	آید	〃	۱۰	محو	محد
〃	۷	اونٹ پر	اونٹ	〃	〃	صبد	صید	۱۹۱	۷	ے	یہ
〃	۱۷	ملنے لگے	ماریں	〃	۱۷	ہت	بہت	۱۹۳	۱۰	بلی	ملتی
۳۶	۸	مین	پر	۱۴۷	۱	الملت	الملت	۱۹۴	۱۶	اب اہجر یامین	بجرجیا مین اب
〃	۹	مین	پر	〃	۱۴	کوئی	کوئی	۱۹۵	۱۶	ہت	بہت
〃	۴	کوشتا تھا	کوشتا بھی تھا	۱۵۰	۱۶	دیگر	دیگر	۱۹۷	۱۵	کوئین	کوئین بیٹھے
〃	۱۷	طرفسکہ	طرفیکہ	۱۵۲	۵	ہوئی	ہولی	۱۹۸	۹	مبارک	مبارک
۴۴	۱۶	ہنسے	ہنسے	〃	۱۰	ہے	ہو	۱۹۹	۴	لے	سے
۴۶	۱۲	جو	جہان	〃	۱۵	چنے	اپنے	〃	〃	سہانتک	سہانتک
〃	۱۳	ہان یہوچکا	پہونچا	۱۵۴	۱۶	قبلہ	قبلہ	〃	۱۰	بیک	ایکبار
۴۷	۱۲	گے	کی	۱۵۵	۳	پہلے	پہلے	〃	〃	لے	سے
۵۴	۱۰	فرہیے	فرمارہے	۱۶۲	۱۵	اب	آپ				

واضح ہو

کہ اس کتاب کو

عالی جناب

نواب سید

نورالحسن خان

صاحب دام اقبالہٗ نے بصرف زر کثیر

صحت کرایا اور چھپوایا ہے اس صحت مین زیادہ

حصہ مولنا محمد علی صاحب کا ہے اور جناب نواب صاحب

ممدوح کے احباب نے بھی اسمین حصہ لیا ہے ۔ پہلے نواب

صاحب ممدوح نے کسی پہچان کے مطبع مین چھپوانا شروع کیا تھا

بڑا حصہ وہین چھپا ۔ پانچ جز مطبع الیخ بانکی پور مین چھپا ۔ اسواسطے

اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب اس کتاب کو بغیر اجازت مشتہر کے

چھپوانے کا قصد نکرین جتنے نسخے مطلوب ہون مشتہر سے

منگالین ورنہ نقصان عظیم اوٹھائینگے ۔

المشتہر

سید تجمل حسین صاحب ایجنٹ

کتب نواب صاحب ممدوح

محلہ گھسیار منڈی

لکھنؤ

مطبوعہ الیخ

بانکی

پور